



عَالَمِيْ جَمَاسِ الْجَنَانِ نُبُوْتَهُ كَوْنَجَانِ

ہفت روزہ

اُنٹر نیشنل

جلد نمبر ۱۳ شمارہ نمبر: ۲۹

KHATME NUBUWWAT
(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)

نُبُوْتَهُ كَوْنَجَانِ

بِحَوْلَتِ تَرَیْسٍ

اسلامی شخص کی ضرورت اہمیت

گورنر پنجاب کا اظہار حقیقت

لکھ و طبع دوںوں کے غبار میں

قادریائیں

سے درخواست کی کہ "ان لوگوں کو اپنے پاس سے بخادری۔ ممکن یہ ہم لوگوں کے سامنے جری نہ ہونے پائیں" یعنی ہم ہڈوں کی چالیں یہ چھوٹے چھوٹے کر شوخ نہ ہو جائیں۔ ان کے ہوتے ہوئے ہم لوگ آپ کے پاس کیے جانے کے ہیں آپ نے شاید یہ سوچا ہو کہ یہ صحابہ کرام قو اپنے ہیں کسی طرح ان شرکوں کو مسلمان بنانا چاہئے۔ چنانچہ صحابہ کرام کو الحنفی کا نیال قلب مبارک سے گزاراں نیال کا آنا تھا کہ وہی نے یہ پیغام خلیل۔ ولا نظر الدین بدعون ربہم بالغذوۃ والعشی یبریدون وجهہ

الانعام

ترجمہ "ان لوگوں کو جو صحیح شام اپنے رب کو پکارتے ہیں اور اسکی رضا چاہتے ہیں مت دو رکو۔"

جس دین نے ان معلمات کو اس نظر سے دیکھا ہو۔ اور چھوٹے بڑے کی لکھ کلک کلک کو برداشت نہیں کیا۔ اس میں بھلاکوں کیا تھا کیس کس طرح کلک سکتی ہے۔ آگے فرمایا کہ ماعلیک من حسابہم من شنی و مامن حسابک علیہم من شنی فنظر دهم فتکون من الظالمین

الانعام

ترجمہ "ان کے حساب میں سے تم پر کچھ نہیں ہے۔ اور نہ ان پر تمہارے حساب سے کہ تم ان کو دور رکھے لگو۔ ہبھی تم نے انسانوں میں ہو جاؤ گے۔"

الانعام

جس کا حاصل یہ ہوا کہ اگر آپ نے دونہندوں کی خواہش کی ہوئی میں ان غریب خدا پرستوں کو اپنے پاس سے بٹالا اور دونہندوں کے اس نظریہ کی تائید کی کہ یہ دزیل ہیں تو یہ بڑی بے انسانی کی ہو گی۔

آن دنیا میں کثوروں کی تائید کا لختہ ہے۔ یہ سب صدقہ ہے پھر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی تعلیمات خداوندی کی تحقیقت یہ ہے کہ اگر اسلام نہ تھا تو دنیا میں انسانی مساوات کی خوشبوتوں پہنچنے۔

آج کل خوشی کے موقع پر عموماً یہی ہوتا ہے کہ مل دادوں کو دعوت دی جاتی ہے اور غریبوں کو نظر انہوں کی جانب کیا جاتا ہے۔ حدیہ ہے کہ امروں کی دیکھادیکی غریب لوگ بھی کی روشن انتیار کرنے لگے ہیں۔

مگر اللہ کے پارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ترجمہ "ولیس یعنی شادی کی خوشی کے موقع پر وہ کہا۔ ہب ترین کھاتا ہے جس میں مدداروں کو دعوت دی جائے اور عذابوں کو نظر انہوں کی جانب کیا جائے۔"

اگر تعلیماتِ الہی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث پر عمل کیا جائے تو اسکیں کتنی اصلاح و بھالی ہے۔ یہیں انہوں کو ہب ترین اسلامی تعلیمات کو مسلمانوں نے نظر انہوں کر دیا ہے جس کی وجہ سے کمروں اور بیکن تو کیا اچھے خلصے لوگ بھی میبیت میں جتنا ہیں اور حقوق سے محروم ہیں اللہ تعالیٰ ہم سب کو دین اسلام پر پلٹکی کی ترقی عطا فرمائے۔ (آئین)

قادری نور محمد غفری شاخ ہنور

اسلام میں معیارِ عزت

گرانی فرماتا رہتا ہے۔ ایک نہ کے لئے بھی وہ کسی نے غافل نہیں ہے۔

اس آیت پر جوابیں کال رکھے گے۔ سوچنے والے کسی کی کمزور انسان کو ہاتھ سٹانے کی جرأت کر سکتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ جس انسانی رشت کے احرام کا حکم دیا گیا ہے اس کی خلاف ورزی کسی ایسے مسلمان سے ہوتا ہے مثلاً امر

حدیث قدیم ہے رب العزت فرماتے ہیں کہ "بُو مُحَمَّدُ اسِ رَسُولِنَا بْنِ ابِي هُبَيْلٍ" اسِ رَسُولِنَا بْنِ ابِي هُبَيْلٍ کے حرمی کرے گا میں اس کی بے حرمی کوں گاہو اس کو کاٹ دے گا میں اس کو کاٹ دوں گاہ اور بہو شخص اسِ رشت کا لالہاڑ رکھے گے۔ میں اس کا لالہاڑ رکھوں گا۔" صدرِ حکمی اس کا نام نہیں کہ کوئی بھالانی کرے تو اس کے جواب میں ہم بھی بھالانی سے پیش آئیں۔ یہ توبہ ہے صدرِ حکمی یہ ہے کہ کوئی اس کا لالہاڑ رکھا ہو یا رکھتا ہو۔ بہر حال دوسرے اس کے ساتھ صدرِ حکمی کا ہر کوئی کرے۔

ان احکام کے ہوتے ہوئے کوئی دوسرا مسلمان کو کمرہ ہت کرے گا کہ اپنے مسلمان بھائی کی ساتھ حسن سلوک کا پر تکون کرے اور خدا کے عکاب و غصب کا اپنے کو مستحق قرار دے۔ دوسرا طرف اسلام اس کا بھی اعلان کرو۔ کہ بزرگی شرافت اور بیانی ذات پات رنگ و نسل اور بہبہ میں نہیں ہے۔ بلکہ اس کا دار و مدار قربتی اور خدا تری ہے۔

قرآن پاک کا صاف ارشاد ہے۔ لِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ الْمُعْتَقَلِمْ "تم میں سب سے بہتر وی ہے جو زیادہ متی ہو۔"

لہذا دنیا میں کمزوری کی وجہ سے بڑی وجہ ہے اسلام نے اس کی جزوی کاٹ دی۔ اور ان تمام دروازوں کو بند کرو۔ جمال سے کبر و غور کے سوچے پھوٹنے ہیں۔ اور فتنہ و فساد کے چیخت اٹھتے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ علی ہم مصلحتِ عالمی زندگی میں اسے برداشت کرے کہ مسلمانوں کے ساتھ میتی جاتی میں میں چھوڑ گئے۔

مثلاً حضرت سعد بن وقارؓ کا بیان ہے کہ چچ آدمی کی گئی ہے کہ جو سب انسانوں کا غافل ہے۔ اس کا لالہاڑ بھی کرو اور اس سے ذریعہ ہی۔ اور ساتھ ہی ساتھ بھائی رشت قم میں حضرت آدم علیہ السلام کی نسبت سے قائم ہوا ہے۔ اس کا بھی پاس رکھو اور ان دونوں رشتوں کا لالہاڑ پاس اس قدر اہم ہے کہ رب العزت اس سلطنت میں بھی تمہاری پوری

غیریوں، مزدوں اور کمزوروں کے کام پر یہی ساری جماعتیں زندہ ہیں۔ دنیا کا کوئی ملک کوئی جماعت اور کوئی انجمن نہیں جو بے بسوں کی حیات کا دعویٰ نہ کر سکتی ہو۔ روس، امریکہ، برطانیہ، پاکستان اور روئے زین کے دوسرے سارے ملک میں بھی یہی ایک بھگہ بہپا ہے۔ مگر حال یہ ہے کہ غریبوں کے غریب اور انسان ہونے کے نتائج سے کہیں بھی امداد و امداد نہیں کی جاتی۔ کہیں کاٹے گوئے کی تیز نظر آجیل۔ کہیں اوجی خیچ اور برہم دشود کا فرق نہیں ہے۔ کہیں ملکی غیر ملکی کی بیٹھ چجزی ہو گی۔ کہیں ہم نہ جب اور غیرہم بہب ہونے کا تصب نظر آئے گے۔ کہیں برادری اور غیر برادری کی ترقی کا شائر سنائی دے گے اور کہیں کسی اور ہم اپنے انسان کے درمیان فرق کی لکیر جو جب سب نی تھر آئے گی۔ لیکن یہ صرف دین اسلام ہے جس نے ہر تم کے فرق اور تصب کو ختم کر کے خاص اللہ کے واسطے اور محض انسان ہونے کے نتائج سے انسان کو انسان سے اہدروی کرنے کی تعلیم فرمائی۔ اسلام نے ا manus کیا تہذیب "لَوْ كُنْتُ مَمْتُّعًا" اسے ایک جان سے پیدا کیا اور اس سے اسکا ہوا پیدا کیا اور پھر ان دونوں سے بست مردوں اور عورتوں کو پھر لیا۔" (السما) اور فرمایا کہ "ذرتے رہو اللہ سے جس کے واسطے سے آئیں میں سوال کرتے ہو اور خود اور رہبر قربات و الولی سے۔" آپ کلام مجید کی اس آیت پر غور فرمائیں کہ کس طرح رب العالمین نے پوری کائنات کے جملہ انسانوں کو ایک لڑی میں پر وجا ہے۔ یعنی ایک جان سے اس کا لہو زاید کر کرے اور اس ہوڑے سے اس کی نسلوں کو جنم میں سارے ای انسان شاہی ہیں پر وان چڑھا کر گویا یہ ہتھوا ہے کہ انسانوں کے درمیان سب سے بڑا مطبوط اور بیانی دلیل کو تعلق رکھا۔ "بھلائی کرنے سے یہ ہے کہ اس کے ساتھ میں اس کا دلیل ہے کہ اس کا دلیل کے ساتھ اس کا دلیل کو تعلق رکھنا۔" بھلائی کرنے اور اس کے ساتھ دمغت سے گزارنا انسان کا الغایقی سائی اور دنیاوی فریضہ ہے۔ چنانچہ آیت کے دوسرے حصہ میں اسی کی تائید کی گئی ہے کہ جو سب انسانوں کا غافل ہے۔ اس کا لالہاڑ بھی کرو اور اس سے ذریعہ ہی۔ اور ساتھ ہی ساتھ بھائی رشت قم میں حضرت آدم علیہ السلام کی نسبت سے قائم ہوا ہے۔ اس کا بھی پاس رکھو اور ان دونوں رشتوں کا لالہاڑ پاس اس قدر اہم ہے کہ رب العزت اس سلطنت میں بھی تمہاری پوری



عَالَمِيِّ مجلِّسِ حَفْظِ خَتْمِ نُبُوَّةِ كَاتِحَمَان

ختم نبوت

اعضوی پیشہ

KHATME NUBUWWAT
(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)

جلد ثالث ۱۳ • شمارہ نمبر ۲۹ • تاریخ ۲۰ ربیع المیہ ۱۴۱۵ھ • برتاطاں یے اڑ دیکھ رہا تا ۲۳ مئی ۱۹۹۴ء

اس شمارے میں

- ۱۔ اسلام میں معیار عزت
- ۲۔ اواری
- ۳۔ محبت رسول کی کامل خلیلیں
- ۴۔ آزادی کشمیر کے خلاف قراردادیں کی حاصلیں
- ۵۔ پاکیں کی تربیت میں اسلامی تشخیص کی اہمیت و ضرورت
- ۶۔ بعد سرکاری ایوری سرستی قانونیت کے فروع کی کوششیں
- ۷۔ کل ہند مجلس حفظ ختم نبوت کی سرگرمیاں
- ۸۔ قاضی احسان احمد شجاع آبدی
- ۹۔ انگریز اور اسلام
- ۱۰۔ آپ کے مسائل
- ۱۱۔ افشار ختم نبوت
- ۱۲۔ مشاہدات و کاٹرات
- ۱۳۔ آخر کیوں ہیں ہر پہنچ؟
- ۱۴۔ مدارس عربی کے نصاب پر بے چال اتفاقات
- ۱۵۔ قلبی ملک و ملت دنوں کے غاریں

حضرت ولاد اتواج خان گورنمنٹ گورنمنٹ

حضرت مولانا محمد یوسف لدھانی

سید ابرار حسن باوا

مولانا احمد الرحمٰن جالندھری

مولانا فاٹر عبد الرزاق اسکندر

مولانا اللہ درسایا • مولانا حنفی احمد عینی

مولانا محمد اقبال خان • مولانا سعید احمد علی پوری

سید احمد نجیب

محمد اور راما

ڈاکٹر ناصر

حشت علی حسیب ایڈوکٹ

ڈاکٹر عاصی

غوثی عو انصاری

جامع سجدہ باب الرحمٰن (زست) پرانی نماش

ای اے جاتی روڈ کراچی فون 7780337

کھوپری خانہ

کھوپری خانہ

کھوپری خانہ

ایران ملک چندہ

امیرکمپنی ایڈیشنز - آسٹریلیا ۶۰ ایکر
یورپ اور افریقہ ۲۰ ایکر
جمہوریہ امارات ۲۰ ایکر
بیک اور ایٹ ۳۰ ایکر
ایرانی وکیل خودی ایکر رائی ایک ایکٹ ۲۰۰۰۰
کراچی ایکان ادھال کریں

ایران ملک چندہ

سالانہ ۵۰ ایکر دے
شماہی ۷۵ روپے
سماں ۳۵ روپے
لی چڑ ۳۰ روپے

..... 2000

LONDON OFFICE:
35 STOCKWELL GREEN
LONDON SW9 9HZ U.K.
PHONE: 071-737-8199.



گورنر پنجاب کا اظہار حقیقت

پورے ملک میں وہشت گردی کی کارروائیوں نے ہر امن پسند شہری کو کرب میں جلا کر رکھا ہے۔ تحریک کارروائیوں کی زد سے مسجدیں اور دیگر عبادات گاہیں بھی گھوٹا نہیں رہیں۔ حکومت کی بے شمار فحیہ ایجنسیاں اس و میں عاصمی سرگرمیوں پر نظر رکھنے کے لئے کام کر رہی ہیں اور ان کی روپر نہیں پہنچ پڑے۔ اسے تحریکی مخصوصیوں کی تکالیفی کر کے پہنچنے مکاروں اکٹ پہنچائی جاتی ہوں گی تو گورنر پنجاب چوبوری الاف صیہنے نے اپنے مخصوص انداز میں ان کارروائیوں کا ذمہ دار مرزاں قاریانہوں کو فصلراہا ہے۔ حقیقت حال کمل جانے اور اس کے برما اختمار کے پار ہو مرکزی اور صوبائی حکومتیں قاریانہوں کو اسلام کے خلاف کلے عام تبلیغ کے ذریعے مسلمانوں میں ارتقا و پہنچانے سے روکنے کی کوئی کارروائی نہیں کر رہیں۔ اس کی واضح مثال گورنر پنجاب کے ذریعہ سایہ ذریعہ اعلیٰ کے قاریانی والد کی تبلیغی سرگرمیاں ہیں جن پر نہ صرف کوئی گرفت نہیں ہو رہی بلکہ وزیر اعلیٰ نے اپنے آہل علاقے کو عملاً قاریانی ایشٹ بنا دیا ہے۔

قاریانہوں کو آئین پاکستان میں غیر مسلم اقلیتیں قرار دیا جا رہا ہے۔ مگر قاریانی آئین پاکستان کو تسلیم کرنے سے انکاری ہیں۔ آئین کی مسئلہ میثت سے انکار مداری اور ملک ریاستی کے ساتھ ساتھ بناوت کے زمرے میں آتا ہے۔ صدر، وزیر اعظم، وزراء اعلیٰ کی طرح گورنر بھی آئین کی پاسداری اور خانست کا حافظ اخراجی ہے اس لہذا حکومت کا اولین فرض ہے کہ اپنے لوگوں پر غداری اور بناوت کے مقدمات قائم کریں اور اعلیٰ عدالتون سے ان کو قرار داتی سزا دوا کر اس نے اور وہاں کی گردی کی کارروائیوں سے ملک و قوم کی خانست کی اذمداداری سے عدو برآ ہوئے کی راہ اختیار کریں۔

بصورت دیگر حکمرانوں کو اس پہلو پر بھی غورہ فکر کرنا ہو گا کہ آئین و قانون سے بناوت کے مرعکب گروہ کی سرستی اور ان کی سرگرمیوں سے جرم کی حد تک پیش پوشی خود ائمیں آئین و قانون کے بانیوں اور نہادوں کی صفائح میں کمزرا کر دینے کا سختی تو نہیں ثابت کر رہی؟

سرکاری تعلیمی پالیسی..... حقائق اور ذمہ داری

دولت مشترک کے وزراء تعلیم کی چار روزہ کانفرنس کے انتظامی اجلاس سے صدر پاکستان سردار فاروق احمد خان لٹخاری نے خطاب کرتے ہوئے اعتراف کیا کہ :

”ہمیں یہ حقیقت تسلیم کرنے میں کوئی پہنچاہت نہیں کہ تعلیم اور خواندگی کے سلطے میں ہمارا ریکارڈ اچھا نہیں..... ہم میں پیشہ اس بارے میں مگر مدد ہیں کہ تعلیمی کلام بھر اشان اور ذمہ دار شہری پیدا کرنے میں ناکام ہو گیا..... آج کی دنیا میں برصحتی ہوئی کشیدگی اور تشدد معاشرے میں روز افراد عدم برداشت اور انجطام پذیری اخلاقی اقدار سے میاں ہے کہ ہم اپنے بچوں کو بہتر تعلیم نہیں دے رہے۔“ (روزانہ جنگ نومبر ۱۹۹۳ء)

ہم اگر بزر کے سیاہ تبلیغ سے پہنچا کر اپنے تقریباً نصف صدی تکمیل ہونے والی ہے۔ اگرچہ یہ استعارہ یورپی اسٹریپٹ کیا گرمتا میں افسوس ہے کہ بخششت قوم ایک آزاد ملکت میں اگر بزری دو رکی دوسری یادگاروں کی طرح سرکاری خرچ پر قائم تعلیمی اور اس میں ”نظام قوم“ کے لئے اس کا ترتیب دیا ہوا تعلیمی نظام ”جبرک یادگار“ کے طور پر ہم سینے سے لگائے ہو رہے ہیں۔ اگر بزروں نے بر صیری میں جو تعلیمی نظام رائج کیا اسے میکالے نے اس کے افزاض و مقاصد میں بخداوی نکھر یہ پیش کیا کہ ”ہمیں ایسی جماعت بنا لی جائے ہو ہم میں اور ہماری کروڑوں رعایا کے درمیان مترجم ہو اور ایسی جماعت ہوئی جائے جو خون اور رنگ کے انتہاء سے توہن دستی ہو گرداں اور رائے اور الفاظ اور سمجھ کے انتہاء سے اگر بزر ہو۔“ اس نظام کا سب سے بروائی مدد ہی تھا کہ انتظامی شعبوں کے لئے کلرک و فیرہ مالازمین مہیا ہو سکیں تو نصاب تعلیم ایسا ترتیب دیا گیا کہ مغربی سائنسی علوم کی توہن ایسی نہیں پہنچتی تھی۔ البتہ یہ نتائج ضرور برآمد ہوئے کہ بقول ڈبلو ڈبلو ہنزہ صاحب کے ”ہمارے ایگلو اینڈ میں اسکوں سے کوئی نوجوان خواہ ہندو ہو یا مسلمان ایسا نہیں لکھا جائے گا اسے آپنے آپوں اجدا کے نہ ہے۔“ اور سڑی میلٹن نے یورپی کمائیا کہ ”اگر کبھی اگر بزروں کو ہندوستان اسی طرح چھوڑا پڑا جس طریقے میں نے انگلستان چھوڑا تھا تو وہ ایک ایسا ملک چھوڑ جائیں گے جس میں نہ تعلیم ہو گی نہ حفظان صحت کا سامان ہو گا اور نہ ہی دولت ہو گی۔“

ایسے حقائق یقیناً تمام راہنمایان ملت کے سامنے تھے۔ قیام پاکستان کے فوراً بعد سب سے اہم کام یہ ہوا چاہئے تھا کہ آزاد قوم کی تحریر و ترقی کے لئے ملکی و قومی تعلیم اور ضرورتوں سے ہم آہنگ ایسا نظام تعلیم مرتب کرنے کی طرف توجہ دی جاتی۔ جس کے رگ و ریشے میں نظر ہے پاکستان کی روح باری و ساری ہوئی۔ صدر محترم کے اس اعتراف میثت کے بعد ان کی اولین ذمہ داری ہے کہ ارادہ میکالے کے نظام تعلیم کو پاکستان کے تعلیمی اور اس سے فائز کر کے از سرنو اسلام کے بنیادی اصولوں پر بنی یا نظام تعلیم

ہائی کریں۔

توہین رسالت کے مجرم کی رہائی

لاہور ہائی کورٹ نے قانون تحفظ ناموس رسالت کے تحت سرگودھا کی عدالت سے بڑائے موت پانے والے مجرم گل سچ کو حکمی کر دیا تھا اور ثبوت جرم کے لئے مشادات کو انفراد از کر کے رہائی کے لئے اس بات کو کافی لور و زنی قرار دیا کہ مجرم ذریعہ کھینچنے تک توہین کا ارتکاب کر تاریخ اور اس کے خلاف کوئی رو عمل ساختے نہیں آیا۔ لہذا مجرم بڑائے موت کا سختی قرار نہیں دیا چاکتا۔ اس مقدمہ سے متعلق ہیں پر وہ گھرستِ عوام کی اطاعت انتہاوی کی زندگی تھی رہیں۔ صدر پاکستان کے امریکی حکومت سے اس مقدمہ اور گورنمنٹ کے واقعات کی معالیٰ ناگذیر کے لئے امریکہ کا فتحی دورہ کا پروگرام ہٹالیا گیا، جس پر کروڑوں روپے کا خرچہ دکھایا گیا۔ اس معاملہ کو اتنی اہمیت دی گئی کہ سنادرش کے لئے قابویانی کی نعمات حاصل کرنے کی غرض سے ہلکا کے وزیر اعلیٰ مختار و نو کو صدر کے دندیں خصوصی طور پر شامل کیا گیا۔ یہ تحفظ ناموس رسالت کا مفاد ہے 'بُو خالص دینی و اسلامی مسئلہ اور نے کے ساتھ ساتھ مسلمانوں کا ارشی چھڈتائی معاملہ بھی ہے' عدالت عالیہ کے قج صاحبوں کو ان خارجی عوامل سے متاثر ہوئے بغیر خالص اسلامی ادازہ گلر کو پانہا چاہئے تھا۔

کریم مظہر کیجے یعنی تھے۔ اس وقت جاہد ابو علی الصادقی (ح) آوازِ سنائل رہی تھی۔

"میری بیان آپ پر قربان اور میرا چہرا آپ کے چڑھے مبارک پر ٹوار۔"

پھر اللہ کا یہ سپاہی ابو علی جس کی توازی تھی اپنے

تخفیر مکمل ہے کے لئے ڈھال بن جاتا ہے اس دن ایک نہیں دو نہیں تھیں اس کے باخصوص نہیں۔ تیر تھے

کوئی نہیں کے لئے موت کا یام لے کر فون کی پنکی سے نکلتے۔

اس روز جملہ آدوں کا منہ پھیر دینے میں ابو علی الصادقی کا

بڑا پاک تھا۔ اس لاؤن میں ان کا یہیں ہاتھ زندگی بھر کے لئے

بیکار ہو گیا۔ کیونکہ اس پر دو ان تمدودوں کی ہارش روک رہے

تھے جو رسالت پناہ مکمل ہے تو ہری تھی۔ یہ تھی پیسی

معبت۔

غزوہ احمد میں دشمن کا ہدف صرف آپ کی ذات تھی۔

آپ پر تمدودوں کی ہارش ہو رہی تھی۔ حضرت وجہ

آپ مکمل ہے تو ہری تھی کچھ سامنے تھے جو تمدود کی

حیثیت ہے تو ہری تھی کچھ سامنے تھے جو تمدود کی

حبلہ اور ہوا گیں حضرت صوبہ بن گیری تو ملبردار گلر

تھے جس میں مالک ہو گئے اور نہت مقابلہ کے بعد شہید

ہو گئے۔ اس موقع پر حضرت ابو علی اپنی شفاقت کے

خوب ہو ہر در کھائے۔

اسلام کی ایک تھیں جس کے لئے میری بیان ہے تم میں

تمدن نے ان کے جرات مندانہ کارتا تھے کی ہمارے ام عمارہ

کے کام سے نہ ہو جائی ہو رہا تھا۔ وہ میدان جنگ میں کب

اور کیوں کھڑکیں پہنچیں یہ تم معلوم نہیں ہو سکا گیں تاریخ انسیں

اس بیان کا ذکر کیا گی کیم کیم مکمل ہے تو ہری تھی کے پاس دیکھتی

ہے۔ آپ تمدودوں کے زندگی میں تھے۔ صورِ تمدن اس

تدریج خلڑاک و میب تھی کہ بڑے بڑے ہزارہلاں کا گز ہرہ

گداز ہو گا تھا جیسیں ام عمارہ آپ مکمل ہے تو ہری تھے

یہ پر ہو گئیں اور اس سے جگری سے لے زیں کہ اگر اس

ذمے میں جرات و بیداری کے افراد کا رواج ہو تو اور اعلیٰ

ترین اعوازوں کی سختی قرار پائیں۔ ان کی یہ معمولی جرات و

ضیافت اور ہماں فردیت کو اگر ادازہ اس واقعہ سے لے کیا

باختہ فرمائے اپر

محبّت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل مشاہدیں



حمد کی محبت دین حق کی شرط اول ہے صدور مکمل ہے کے بغیر میں طواف کروں یہ مجھ سے اسی میں ہو سکتا۔ مشق رسول مکمل ہے کے بغیر میں پنچی لور محض مصلحت احمد بھنگی مکمل ہے کی محبت میں ایمان پنچم تک نے بت کر دیکھا گا۔

حضرت امیں سے روایت ہے کہ جب صدور مکمل ہے لے بیتِ رسول کا حکم دیا تو اس وقت حضرت مکمل مکمل ہے صدور مکمل ہے کے سفری جیش سے کہ گئے ہوئے تھے۔ اس موقع پر حضرت مکمل مکمل ہے کے سفری میں اس کا اس سے بہتر مظاہرہ مل گئے۔

ذبب تک کٹ کر مروں میں خواہ بہٹک کی عزت تھی۔ مذا شام ہے کامل میرا ایمان ہو دینی ملکا حضور مکمل ہے کے سفری میں اس کی مثال شاید کہیں دل گئے۔

حضرت امیں کہ دو میرے بغیر طواف کریں۔" حضرت مکمل مکمل ہے لے بیتِ رسول کا حکم دیا تو اس وقت حضور مکمل ہے کے سفری میں اس وقت مکمل ہے لے رہے اور صدور مکمل ہے کا پیام پہنچاتے رہے۔ جب والیں ہوئے لگے تو قبیل نے خود در غاست کی کہ تم کہ میں آئے ہو تو طواف کر جاؤ۔ آپ نے ہواب رکا۔

"یہ مجھ سے نہیں ہو سکتا کہ صدور مکمل ہے تو روکے گئے اور میں طواف کروں۔" قبیل کو اس ہواب پر غصہ آیا جس کی وجہ سے انہوں نے حضرت مکمل ہے کو روک لیا۔

یہیں یہ مشورہ ہو گیا کہ حضرت مکمل ہے کا لائے کی ولی کو ہر دفعے گئے۔ پانی کی مکمل ہے کو روک رہے تھے۔ بھی بھی رسالت پناہ مکمل ہے سر اغا

لئے بڑی پوری اور ایمان آفرین لفاظ ہیں کہ "www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

حامد میر

آزادی کشمیر کے خلاف قادیانیوں کی سازشیں

سے اپنی جماعت کو مظلوم کرنا رہا۔ مشورہ کیوں نہ انشور عبد اللہ ملک نے اپنی کتاب "نیجاب کی سیاسی تحریکیں" میں لکھا ہے کہ "سامراجیوں کی سازشوں پر لاہور کے کچھے قادیانیوں پر لاہور کی ضروری ضروری ہے۔" ہندوستان کے مسلمانوں میں قادیانیوں کے متعلق بڑے ہوتے ہوئے شعور کا تبادلہ تھا کہ قادیانیوں نے اپنا بیٹہ کوارٹر برطانیہ منتقل کر دیا۔ قیام پاکستان کے بعد قادیانیوں نے برطانیہ میں پینچھے کروادی کشمیر میں جزیں مظہبوط کرنے کی کوشش کی جبکہ درسری طرف

اسراکل میں یہودیوں کے متعلق وغیرے بھارت آتا شروع کردا جان میں سے اکثر وغور کشمیر کا دوڑہ ضرور کرتے تھے۔ ۱۸۷۷ء میں اے فیر تیصری انگریزی تصنیف "حضرت میتی کشمیر میں فوت ہوئے" الدین سے شائع ہوئی۔ اس کتاب میں مرزا نلام قاریانی کے اس دعوے کو صحیح ثابت کیا گیا کہ مرزا نلام قاریانی کے نور الدین جماعت احمدیہ کے غلبہ اول مفتر مولوی نور الدین جماعت احمدیہ کے غلبہ اول مفتر ہوئے۔ ۱۹۰۳ء میں مولوی نور الدین کے انتقال کے بعد مرزا نلام قاریانی کے بیٹے مرزا بشیر الدین محمود قاریانی ظلیف ہائی ہائی کے گے۔ مرزا بشیر الدین نے بڑی خاصیت کے ساتھ دنیا بھر میں قادیانیوں کو مظلوم کرنا شروع کیا اور مولوی کشمیری خصوصی توجہ دی۔ ۱۹۰۴ء ہولائی ۱۹۰۴ء کو سری گردیل کے باہر مسلمانوں پر حشیان فائزگ کے بعد شہد میں زوابِ ذو القادر علی کی کوئی پر ایک اچلاس ہوا۔ اس اچلاس میں مرزا بشیر الدین کے علاوہ علماء اقبال، خواجہ صنفی، مولانا اسماعیل فرزنجی، مولانا نور الحلق، سید حبیب شاہ اور مولانا عبد الرحم در اصل یہودیت کا بچہ ہے اور جس طرح ذو القادر علی بھنو بیساکھیور ملٹھ میں قادیانیوں کو فیر مسلم قرار دینے پر مجبور ہو گیا تھا کہ قادیانیت کے عقیدے کو اچھایا برائیں کوئونا گا۔

بلکہ یہودیوں اور قادیانیوں میں شال اتنا پندوں کی سرگرمیں کا ذکر کروہ اپنے نہ موم مقاصد کی تکمیل کیلئے نہ صرف کشمیر پر اپنا نائب قائم کرنے کی کوشش میں مصروف ہیں بلکہ پاکستان کو بھی انوری انور سے کمزور کر دیتے ہیں۔ کسی غیر مذکور کتاب کو جزو کردیتے ہیں۔

یہ اتفاقیت میں ہوتے ہیں تھیں ان کی سرگرمیوں سے اکثریت بھی ممتاز ہوتی ہے اس لئے اکثریت کو اتفاقیت کے متعلق کڑوے بچے بھٹکے دل سے کمزور کرنا ہو گکہ سن ۱۸۹۰ء کے لوگوں میں قادیانیت کے پہلے مرزا نلام احمد

لے دعویٰ کیا کہ حضرت میتی نہ ملیپ پر فوت ہوئے نہ آئیں کی طرف اخراجی گئے بلکہ جب وہ ملیپ پر نہیں ہوئے تو ان کے شاگردوں نے انہیں مجروح حالت میں

ملیپ سے اترلیا۔ ان کا علاج کیا جس کے بعد حضرت میتی کشمیر پلے گئے اور دو دن پر ان کی طبی موت واقع ہوئی۔ مرزا

نلام قاریانی نے اس عقیدے کو مکالمہ قرار دیا کہ حضرت میتی

تیامت سے پہلے اپنے اصلی جسم عضوی کے ساتھ دیوارہ قابو

اول گئے۔ مرزا نلام قاریانی نے دعویٰ کیا کہ حضرت میتی

ہم روشن کیجئے۔ الفرض دنیا کی اعلیٰ سے اعلیٰ تعلیم دلائیئے یہ وقت کی ضرورت ہے مگر یہ تعلیم نہیں بخاطر کہ مسلمانوں کے ساتھ ہوئی چاہئے۔ مسلمانوں کا شخص اور شعار قائم رہنا چاہئے اگر شخص کی حادثت کے بغیر تعلیم والی جائے کی تو وہ رحمت نہیں بلکہ جیسا کہ رحمت ہن جائے گی۔ جائے ہرست ہے کہ اُج تعلیم اُج تعلیم کے پڑھوں کے پڑھوں کے قوم اپنی نہیں بخاطر کو سید سے لگائے ہوئے ہے جس کے نتیجے میں صادرات عقلی سے لے کر اولی سے اولیٰ ماحصل پر اس کے افراد متعدد نظر آتے ہیں اور ہر جگہ سر احترام کر پڑھے ہیں جبکہ مسلمان زبردست مرغوبیت اور احسان مکتبی کا فکار ہو گئے ہیں۔ یہ دراصل بھپون کی ذاتی مرغوبیت اور اسلامی شخص سے ناشکتی کی دین ہے اگر اسلام کی سہندری اور تعصیات احسان پر کی تعلیمات ہمارے دلوں میں جاگزیں ہو تو مرغوبیت کا سوال تپید انہیں ہو سکتا۔

یہ غلطات

اف ایقان، ہمیں کا نہ نہ خلیا پائی، بخاطر کا جا بجا
ڈھیر اور کوڑے کر کت کا نہ ادا، اسی باحوال میں کچھ بچے قید
لباس سے آزاد اور آتے جانے والوں کی حادثت آمیز
لطفوں سے مطلقاً بے نیاز، ٹالوں کی کچھ سے بچتے میں
مست ہیں۔ اس کھلکھل کی ذمہ میں صرف بھیتے والے بچے ہی
نہیں آتے، بلکہ رواں گیوں کو بھی وہاں سے داں پھاگ کر گزرا
پتا ہے کہ مبدأ کسی "منصب پیچے" کی بخاطر میں اس
پتے گیند اسے ٹپاک نہ کر دے۔ بچوں کی تدبیب کا یہ "اعلیٰ
معیار" آج ہمارے شہروں کے مسلم محلوں کا طرز انتہائی گیا
ہے۔ یہ بچے بونگٹوں گورنمنٹوں میں پل کر جوان ہوتے
ہیں ان کی طبیعتیں بھی نیلیا اور گندی ہو جاتی ہیں اور ہماری
گندیں اپنی جنم کا ایڈ حصہ بنا دیتی ہیں۔ ظاہر کا اڑ پاہن
بچے پڑا لڑی ہے اور جگہ سلسلہ ہے کہ ظاہری ٹپاکی کا زر اندر
بچکے ضرور پہنچتا ہے۔ ہو والین اپنے مقصود پچوں اور
لااؤں کو ظاہری ٹپاکی سے بچانے کی کوشش نہیں کرتے،
اجام کار ان کی اولاد بالائی اور اندر گولی گندگیوں اور بری
خصلتوں میں چلتا ہو کر خود اپنے والدین کی زندگی انجمن
کر دیتی ہے۔

انہوں اور اسلام جس نے پاک رہنے والوں اور پاکی کا
اهتمام کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ کی محبت کا مژہ دیتا (ترمذی ۲
۱۷۰) اور جس نے طمارت کو انصاف ایمان قرار دیا (مکہر ۱۹)
۲۹۰ اسی اسلام کے مانتے والے دوسری قوموں کی دیکھا
وکھی ٹپاکی کے راستے پر گھرزن ہیں۔ گھر میں پاکی و ٹپاکی کا
کل کی اہتمام نہیں، بخوبی کی طمارت کی ٹکر نہیں اور سنائی
سخراکی کا وہ شریٰ معاشر قرار نہیں ہو شریعت میں مطلوب
ہے۔ بخوبی ظاہری طور پر بخوار و دعاء اور ادا رائگ کر دو
سچا یہاں نہ است پسندی نہیں بلکہ طمارت کے بارے میں نہ
اسلامی کے شابلوں اور بدائعوں پر عمل کرنا اور اصل نہ است
ہے اس کا ہمیں خود بھی اہتمام کرنا ہے اور اپنے بیوں کو بھی

محمد سلمان منصور پوری

بچپوں کی تربیت میں

اسلامی شخص کی اہمیت و ضرورت

جہنم کی آگ سے بچانے کی فکر والدین کی ذمہ داری ہے

اوادجہار ہو جائے، والدین یہ بیان ہو جاتے ہیں۔ پچ کے ہیں (ترمذی)۔

بسم پر پڑت لگ جائے، مل بپ ہے مجھن ہو جاتے ہیں۔
لخت جگردنی ہلکے الاراء کو ہاتھ سے اخالے لا
چوٹے میں گر کر بسم ہو جائے تو والدین کی راتوں کی خند
رام ہو جاتی ہے۔

کیوں؟ اس لئے کہ کوئی بچے سے ہذا تنکل بھی اپنی اوالوں کو ہلکا کایدہ حسن بخیت نہیں دیکھ سکتا۔ اپنے جگر گوش کو ہلکا سے مخنوٹ رکھنے کے لئے ہل بپ ہری سے جویز تربیتی دینے سے درجے نہیں کرتے۔ وہاں کے ہر معاشروں میں بچانک کراس فلٹری تھیت کا مشینڈہ کیا جاسکا ہے۔ گر ہل سرافی بھی نہیں ہو، بھیں دنایاں دکھالی دیتی ہے بلکہ ایک اور بھی ہل ہے۔ بس کی وہیت تاکی کا اس سے اندازہ لے کیا جاسکا ہے۔ کہ اس میں ایڈھ حسن کے طور پر لکھیا نہیں جاتی بلکہ انہوں کے کوشت پا سوت اور پتھر اس میں ایڈھ حسن کی پک استبل ہو جائے ہیں۔ (سورہ بقرہ ۴۳، سورہ توبہ ۶۲)

اس ہل کی گری اور جلسادینے کی صلاحیت دنیا کی ہل سے انہر کا پیدا ہوئی ہے۔ (بنخاری جلد اس ۳۴)
وہ ہل ایک ہے جسے پہلے ایک ہزار سال تک دکھالا کیا جائے
جس سے وہ سرخ ہو گی۔ پہلے ایک ہزار سال تک دکھالا کیا جائے
وہ کی لوڑ بر تیری مرتبہ ایک ہزار سال تک دکھالا کیا جائے جس سے وہ خست سیاہ ہو گی ہے۔ (ترمذی جلد ۲ ص ۸۶)

یہ جہنم کی ہل ہے (الله ہمیں اس سے مخنوٹ فرمائے۔
آنہن) اگر ہم واقعی اپنی لواحدہ اور گھر والوں سے محبت
رکھتے ہیں تو جس طرح ہم اپنی دنیا کی معنوی ہل کے
بچائے کی کوشش کرتے ہیں اس سے کہیں زیادہ ان کی جہنم
سے خافت کی ٹکر کرنی چاہئے۔ اسی طرف قرآن کریم نے
یاد رکھنا چاہئے کہ بچوں پر جنم سے بچانے
کی ٹکر نہیں کرتے۔ کیا قرآنی آئین اور خدا ایں بد ایشیں ان
کے وطنی جذبات میں حالم کا سبب نہیں بخیت؟ کیا جاہل
رسول ﷺ کی تعلیمات ان کے دلوں میں جائز
نہیں ہوئیں۔ آخر یہ ہے پر والی گیوں؟ اور پچ کے ساتھ یہ
علم و ناصیل کب تک؟

یاد رکھنا چاہئے کہ بچوں پر اسلامی رنگ کے مادہ دوسرو
تدبیب کار رنگ چھ جانے کی سر اسرد۔ والدین یہ ہو گئی
اور بہب قیامت کے روز اس کے متعلق سوال ہو گا، تو
سوائے کہ النہیں مل کے چارہ کار نہ ہو گا۔ اولاد کو
انگریزی پڑھانے یہ الجائز اور ناکمزی بنائے بیانات کیا کر ملک کا

برائیوں کے پوچھ لئے ملکے ہیں۔ والدین کو چاہئے کہ پچھوں کو شروع سے ہی کسی نہ کسی کام میں لگائے رکھیں اور انہیں ہرگز خالی نہ رہنے دیں ورنہ یہ بیکاری کی عادت اُسیں جنم کے راستے پر لگادے گی۔ اس کے والدین کی شریٰ زندگی میں نہ داری ہے کہ اپنے بچکے تجویں کو اپنی خصلتوں میں نہ پڑے دیں جن سے ان کی دنیا و آخرت کا ناتسان ہو۔ اس معتقد کے لئے انہیں بیکاری سے حتی الامرکان پہنچانا لازمی ہے۔ آدمی مصروف رہنے تو بے شمار برائیوں سے خود بکھر رہتا ہے۔ فیر قوموں میں اس کا خاص انتہام ہے کہ وہ اپنے بچوں کو بچہ اور ہی سے تعلیم کے ساتھ ساتھ فارغ اور اکات میں اپنے کاروں کا ماٹھن ہا کر اُسیں جنم کی ہلکی تکالیف کے لئے کاروں میں ساتھ لگانے کا اہتمام کرتے ہیں۔ مگر مسلمان دانے راستے پر دھکیل رہے ہیں۔ یہ قلموں میں کام کرنے والے مرد و مرد دنیا کے سب سے پڑتائی لوگ ہیں اور آختر میں سب سے زیادہ عذاب کے سحق میں۔ یہ بد نسب خود بھی بد کار ہیں اور دوسروں کو بھی بد کار بنا لئے ہیں۔ یہ لوگ فاشی اور عراحت کا سرہندر ہیں۔ یہ شیطانیت کے مبلغ اعلم اور ہے جیلی اور ہے غیرتی کے فرع کے لئے طائفی طائفوں کے کامیاب ایجنس ہیں۔ ان سے محبت رکھنا ان کا ہم لہماں ان سے تعلق کا درجہ بہتر ہے۔ اور اللہ کے غضب کو دعوت دینے کے خلاف کاروں کا ہے۔ والدین اُسی سمجھ میں اولاد کے خرچوں میں اُسیں کوشش کرنی ہو گی کہ ہمارے لئے جگری زبان ان بد کاروں کے ہاتھوں اور تم تکوں سے آگوونہ ہو بلکہ اللہ اور ان کے رسول ﷺ نے اُسی سے خداوندی کی عاقبت کی خرابی سے آنکھیں موندہ کی ہیں۔ ابتداء ہے ضروری ہے کہ پچھوں کی تربیت میں ان کی زبان کی صحیحیٰ کا خیال خاص طور پر لٹا ل رکھا جائے۔ درست یہ زبان کی بد عملی اُسیں جنم کا ایڈ میں ہوادے گی۔ ضرور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ لوگوں کو ان کی زبان کی تربیت میں اونچے مندرجہ ذیل درج کر دیں گے۔

حضرت ﷺ کو ہر ہی عادتوں سے پچھوں کو پچائے کا سرخیاں کا اندازہ اُپس سے لگائیں کہ آپ نے کسی بھائی کا سرخیاں کا اندازہ اُپس سے لگائے کہ جب پچھوں کا اہتمام کرے تو اُپس کا بزرگ لگ کر دو ہم معمون کو ایک جگہ نہ لیجئے وہ۔ فیر وہ دفعہ (مکملہ شریف) ۱/۵۸ اسی طرح جب وہ ان ہوں تو ان کی شادیوں کی قفر کرد (مکملہ شریف) ۲/۴۱۔ اس لئے کہ شدید کے قابل ہونے کے بعد زیادہ تاخیر معاشروں کے مراجع کو پہنچوں ہی ہے اور ایسا معاشرہ جن میں جو ہر مرکے کواروں کی کثرت ہو، بھی بھی پاکیزہ نہیں رہ سکا۔ اُسیں اپنے آپ کو ذات و رسول کے سو بچائے اور پچھوں کو اُسیں سمجھ میں اُسیں بھی محبت سے اسی طرح پچائے کا اہتمام کرنا ہو گا جیسے ہم کسی دشمن سے اسے چلانے کی لگر کرتے ہیں۔ یہ بھی سچیتی پچھوں کے مستقبل کو داغ دار رہانے والی اور ان کی عاقبت کو خراب کرنے کا سب سے بڑا ذریعہ ہیں جو والدین ان کا خیال نہیں رکھیں گے۔ اُسیں پہنچا گون کے آئسوں و پانچوں کے گل اور وہ ایسی بھی محبت میں رہنے والے پچھوں سے اپنے لئے جس بھائی کی بھی قوچ کریں وہ ہرگز پوری نہیں ہے گی۔ پچھوں کو ایک محبت کا عادی ہاتھ چاہئے۔ اللہ والوں کا تعلق اور احرام اپنے دل میں پیدا کرنا ہائے اور دینی مخلوقوں میں پچھوں کو اہتمام کے ساتھ شرک کرنا ہائے۔ اس سے طبیعت پر بست منید اڑات مرتب ہوتے ہیں۔

تربیت کیسے؟

حاصل یہ کہ صالح معاشروں کی تعلیمات کے لئے ہم کی کو تربیت کا اوپرین مقام ہے جس کے اڑات عمر بہانہ میں پائے جاتے ہیں۔ پھر کچھ شعروں آجائے کے بعد کمر کے اندر اور باہر اپ کی محمد اشٹ کی سخت ضرورت ہوتی ہے۔ باقتہ مکے پر

کس سے ہوگی؟ اور جب ان مخصوصوں کے ساتھ گھر کے بیٹے چھوٹے "کاکا کاروں" کا یہ ذکر خیز کرس گے جو اُسیں کاروں کے ملاوہ آشنا ہو گی تو کس سے؟ اور اس آشنا یہ والدین بھی دلویں کے کہ وہاں ہمارا پچھہ ہوا ہیں ہے۔

دیکھئے اُسی ہی عربی اسے پوری قلم کی کملی یاد ہو گئی۔ بارہاں

اس کا عادی ہاتھ ہے مگر ان کے ساتھ پیغمبر محبت کا ثبوت دیتے ہوئے اُسی جنم کا ایڈ میں بننے سے محفوظ رکھ سکیں۔

بد زبانی

یہ پچھے ہو سوک پر چارہا ہے اسے ذرا پہنچ کر تو دیکھئے۔ آپ کو ایک ہی سال میں الی ملاقات نائے گا کہ آپ کے خاتمے کے طبق اڑا جائیں گے اُن کا ملکوں کا مقابلہ ہوئے گے تو شاید ملکی سطح پر یہ پچھے اپنے فن کا ایسا شاذ اور مظاہرہ کرے گا کہ رہائی بھی اس کے حن میں "فرست پر زیشن" کا نیمذہ کرنے پر بھروسہ ہو جائیں گے۔ اس کے والدین توہ سکا ہے کہ اپنے پچھے کی اس قلمیں کا ملکی بھی خوشی سے پھوپھانے ہائیں لیکن ہمارا بچہ اسے دیکھ دیکھ کر پہنچا جا رہا ہے۔ اس لئے کہ یہ پچھے اپنی "کلامِ فتحاری" کے ذریبہ اپنے کو جنم کی دلچسپی ہو دیکھ کر اسے اور ساختہ ہی اپنے دنیا بھی بھا رہا ہے۔ کوئی اپنے کو جنم کی دلچسپی ہو دیکھ کر پہنچا جا رہا ہے۔ کل جب یہ ملکوں کا عادی ہیں کرپ و ان چھے گا تو معاشروں میں اس کی عزت خاک میں ملی ہو گی۔ شریف آدمی اس سے مل گلابی گوارانیں کریں گے اور بہافت گرانے والے اس سے بات کرنے بھی کروائیں گے۔ ابھی اپنے پچھے ہے اسے اپنے بھرے کا احسان نہیں گرا اس کے خیر خواہ والدین کو کیا ہوں وہ کیوں اسے ملکوں کا عادی ہیڈا کیہے کر خاؤش ہیں؟ یہ تو اُسیں اس پر ایک کا احسان نہیں پا ہے انہوں نے اپنے بچوں کی عاقبت کی خرابی سے آنکھیں موندہ کی ہیں۔ ابتداء ہے ضروری ہے کہ پچھوں کی تربیت میں ان کی زبان کی صحیحیٰ کا خیال خاص طور پر لٹا ل رکھا جائے۔ درست یہ زبان کی بد عملی اُسیں جنم کا ایڈ میں ہوادے گی۔ ضرور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ لوگوں کو ان کی زبان کی تربیت میں اونچے مندرجہ ذیل درج کر دیں گے۔

بد کاروں سے محبت

آپ اپنے ملک میں جائیے اور کسی مسلمان "باشور" پیچے سے پوچھے ہیا! ازاں فلاں مشور قلم کے ہیرو اور ہیروئن کے کیا ہم ہیں۔ وہ اس سوال سے یہاں خوش ہو گا اور فر فر سارے یہوں کے ہم گوادے گا اور آپ کی خواش ہو تو پوری دنچی سے اس قلم کی کمل "اسٹوری" بھی کڑے کڑے سنا دے گا اس کے بخلاف اُنکے کسی پچھے سے پوچھ لے۔ چنان کیا تھیں معلوم ہے ہمارے ضرور مکملہ شریف ﷺ کی کتنی صافیزادیاں اور کتنے ساہزادے تھے؟ یا ایسا ہی کوئی معمول سا سوال آپ اس سے کر دیں تو مجھے پیچن ہے کہ موجودہ مسلم معاشروں کے سازمانے نہ لے۔ یہ مدد پیچے ان معمولی اور ضروری نہیں معلومات کا ہوا پہنچنے سے ماہر لفڑی کیں گے۔ اور عالمی کیوں نہ ہوں۔ جب وہ آنکھ کھول کر نی دی کے پڑے پر قمری کوئی تصوریں لور قلموں کے سازمانے نہیں ہیں تو اُسیں ان ہیں کیوں اور ہیروئن سے محبت نہ ہو گی تو اور

بیکاری کی خجوصت

پان کی دکانوں پر چائے کے سدا بہار ہوٹوں پر اور گھویں اور شاہراہوں کے ٹکووں پر یہ ہم معمون کی بھیز کسی؟ ہو ہنسی مذاق میں مشنوں اور اور احرار گزار ٹکاہیں والے میں صروف ہے۔ جائیے قریب جا کر معلوم کر لیجئے۔ ہر ایک اپنی شاخافت "اسلامی ہم" سے ہتا دے گا۔ لیکن یہ مذہت میں یہاں گھر لے ہو کر گناہ لوٹنے میں کیاں دلچسپی لے رہے ہیں۔ کیا اُسیں کوئی روک نوک کرنے والا اُسیں ہے۔ ہم گردوں کے نوکے کوئی۔ اگر غیر دو کے گا اور اس کی عزت کی خرچیں اور والدین کو اپنے بچوں کی بیکاری اور مفرطی پر لگ رہی تو رہا کیسی ہے۔ بیکاری درجہ بیکاری اور جنگی ٹکان اس کی ٹکانوں کو گھوکلا کر دیتا ہے۔ بیکاری ہزار خراپوں کے پو و ان چھٹے کا سبب نہیں ہے۔ بیکاری سے

حجید اللہ عابد

ہندوستان کی زیر سرپرستی قادیانیت کے فوج کی گوششیں

قادیانیوں کا سب سے بڑا بیوف ہے۔ اخبار "بندے مازم" کی ۲۲ نومبر ۱۹۸۲ء کی اشاعت میں "اکٹھر داں مرانے پر آگئی تھی۔ آج ۲۳ سال بعد بھی اس بیان کو جعلیائیں جا سکتے ان کے بقول "ہندوستان کے مسلمان اپنے آپ کو ایک ملیحہ قوم تصور کرتے ہیں اور اب وہ بھی اسلامی دین کا گنگھے ہیں اور اس پر اپنی جائیں پنچار کرنے کو بے تاب ہیں۔ ان مسلمانوں کا اگر بس طبق تودہ اس بھارت کو عرب میں تبدیل کر دیں تو اس تاریکی و امیدی کی حالت میں قادیانیت امید کی کرنیں ہیں کہ ابھری ہے جس سے ہمارے دلوں کو سکون اور اطمینان نصیب ہوا ہے۔ جس شخص نے بھی قادیانی مذہب اختیار کیا اس کا تعلق محکی شریعت سے فرم ہو گیا بلکہ دین اسلامی سے متعلق اس کے نظریات ہی بدل گئے اور یہ وجہ ہے کہ اسیں معلوم ہے کہ یہی وہ تحریک ہے جو اسلامی عقائد کے لئے پہنچنے والے عکتی ہے جوکہ یہ تحریک ہمارے لئے میں سرت اور غوثی کا باعث ہے۔

ہندوستان کے عام مسلمان ہو قادیانیت کے نئے نئے پوری طرح آگئے نہیں، رہ راست ۶۰ ہوتے رہے ہیں۔ اگر یوں کے دور افقار میں قادیانیت ہندوستان میں ہر یہ تجزی سے پھیل کر کہ قادیانیوں کو اگرچہ سرکار کی سرپرستی حاصل تھی۔ یہ سلسلہ بہادر میں پڑا رہا اور اب سرپرستی کا گھریں آئی، پیش ہیں ہے۔ ۱۹۸۹ء میں "صد سال احمدیہ مسلم جشن تفکر" میلاد گاہ میں اعلیٰ سطح کے حکومتی مددیہ ارلن شرک ہوئے۔ ان میں سرفراست سالیق ملکی کلمنڈر جنگل فی این رانکا تھے، جن کی قادیانیوں کے ساتھ ہمدردی و احکیمیتی تھی۔ اس وقت کے صدر دیکھتے رہے اور سالیق صدر گیالی و میل گلہ نے نہیں بیانات پیش کیے اور کہا کہ احمدیہ جماعت اسی پسند اور قانون کا لحاظ کرنے والی جماعت ہے۔ کیاں دلیل گلہ تو اتنا دو رنگ گئے کہ یہاں تک کہ رواکہ "احمدیہ جماعت در سرے مسلمانوں کی آپ نسبت زیادہ و سچ القاب اور حقیقت پر ہے۔"

قادیانیت کی مختصر تاریخ

قادیانیت کا آغاز بھی چونکہ ہندوستان سے ہوا اس لئے اصل بدف بھی عیسیٰ کے مسلمان ہیں۔ ۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء کو گورا اسپور کے قبضہ قادیانی میں اس جماعت کی تکلیف میں آئی تھی۔ ۱۹۰۰ء میں جماعت کا ہم باقاعدہ طور پر

کی رکھوت کے مسلمانی وی اپنے پروگرام پیش کر سکتا ہے۔ یہ میلی ویجن یک وقت سات زبانوں فرانسیسی، بھال، انگریزی، اردو، ایجینی اور بوسنیائی میں پروگرام پیش کرتا ہے۔ پروگرام کا عملی ترجمہ ساتھی ساتھی اسکرین پر لکھا ہوا آتا ہے۔ عالم اسلام کی بھی اور لاچاری بھی کھل دیتے ہے۔ سودوی عرب اور ایران "ڈش اینٹیگار پانڈی ہائے ہائی کارپوریشن" میں پانڈی ہائے ہائی کارپوریشن کے پروگرام پر دیگر طرف سے اس کا توڑا بھی میری دلچسپی کا موضوع ہے۔ تحریک اسلامی کے اداروں میں میری اطلاعات کی حد تک اس سے نیادو یہ تیک میلی ویجن ہائی ٹکنالوژی کی اور اوارے کے پاس نہیں ہے۔

۷ نومبر ۱۹۸۲ء کے روز دو در دریں سے خرس مانیز ٹکرے کے بعد ایک چینی تہذیب کرتے ہوئے میری ٹکرے کی سات زبانوں کی نظریات کو روکا بھی کسی کے بس کی بات نہیں بنت اس کا تاریک یوں ممکن ہے کہ مسلمان ممالک بھی اس میدان میں آگے پڑھیں وہ سیلہٹ کے زمانے میں تو داخل ہوئی چکے ہیں مگر تماہل اپنے پروگرامات کو معیاری اور اسلامی ثقافت و تہذیب سے ہم آپنگ نہیں کر سکے۔

احمیوں کی ہے باکی ملاحظہ کچھ کہ ان کے مجھ کے پروگرامات سے یہ احساس ہی نہیں ہوتا کہ یہ قادیانی پروپریتی ہے بلکہ ناگری اس ملکہ فتحی میں جھلا ہوتا ہے کہ یہ پروگرام کسی اسلامی ایجنسی کے تحت نشر کیا جا رہا ہے۔

دیہرے دیہرے یہ طبق اپنا خصوصی زیر سلاوہ لوچ مسلمانوں کے ذہن میں سرات کرتا ہے۔ ان نظریات نے احمدیوں کے عوام اور حوصلوں کو منزدہ ہلا جانشی ہے۔

قادیانیوں کے ہندوستان سے رشتہ

ہر قیامتیات میں ہماری دلچسپی سے بات دو رنگ کی۔ برصغیر ایک احساس پر نکل دیکھ ترکا ہے اس لئے بولے کا موقع ملے تو تحریک اسلامی کی اس سب سے بڑی کنوری پر بات پھیلی ہی پڑی جاتی ہے۔ ٹنگل کے اس پہلو کو نہیں ہے سیمیوں کا کہ اس تحریک کا جلد از جلد توڑ پیش کرنا ہو گا۔

احمیوں کے جماعت کے گانے پانے اسرائیل، جرمیت اور

لondon سے جانتے ہیں مگر اس شخص میں بھارت اور روس کو

بھی نظر انداز نہیں کیا جاسکا۔ روس کے تعاون سے پہلی

قادیانیوں نے ذرائع ابلاغ کے میدان میں مسلمان دنیا کو بڑا

چلتی دے دیا ہے۔ ہندوستان قادیانیوں کا مرکز ہوا ہے۔

ڈش اینٹیگار پیشہ اور ذرائع ابلاغ کا استعمال

میلی ویجن کے تقریباً ۴۰ میلی ویجن چینز روزانہ نامیز کرنے کا موقع ہاتا ہے۔ یہ سالہ اس سال کے لوائل سے جاری ہے اگرچہ میرا موضوع کشیر اور بھارت ہے مگر عام اسلام اس کے خلاف مغلی پر دیگنہ اور خود اسلام کی طرف سے اس کا توڑا بھی میری دلچسپی کا موضوع ہے۔ تحریک اسلامی کے اداروں میں میری اطلاعات کی حد تک اس سے نیادو یہ تیک میلی ویجن ہائی ٹکنالوژی کی اور اوارے کے پاس نہیں ہے۔

۷ نومبر ۱۹۸۲ء کے روز دو در دریں سے خرس مانیز ٹکرے کے بعد ایک چینی تہذیب کرتے ہوئے میری ٹکرے کی سات زبانوں کی نظریات کو روکا بھی کسی کے بس کی بات نہیں بنت اس کا تاریک یوں ممکن ہے کہ مسلمان ممالک بھی اس میدان میں آگے پڑھیں وہ سیلہٹ کے زمانے میں تو داخل ہوئی چکے ہیں مگر تماہل اپنے پروگرامات کو معیاری اور اسلامی ثقافت و تہذیب سے ہم آپنگ نہیں کر سکے۔

احمیوں کی ہے باکی ملاحظہ کچھ کہ ان کے مجھ کے پروگرامات سے یہ احساس ہی نہیں ہوتا کہ یہ قادیانی پروپریتی ہے بلکہ ناگری اس ملکہ فتحی میں جھلا ہوتا ہے کہ یہ پروگرام کسی اسلامی ایجنسی کے تحت نشر کیا جا رہا ہے۔

دیہرے دیہرے یہ طبق اپنا خصوصی زیر سلاوہ لوچ مسلمانوں کے ذہن میں سرات کرتا ہے۔ ان نظریات نے احمدیوں کے عوام اور حوصلوں کو منزدہ ہلا جانشی ہے۔

۷ نومبر ۱۹۸۲ء کو لندن سے سیلہٹ اور دنیا بھر میں ڈش اینٹیگار پیشہ کے ذریعے قادیانیوں کے پروگرام پیش کے جا رہے ہیں۔ یہ چیل روس کے تعاون سے شروع ہوا۔ ایشیاء کے ملے میں ڈش اینٹیگار پیشہ کی نظریات کا درادی ۲۰۰۰ کیجئے کا ہے۔ مسلمانی وی میں قادیانیوں کی تقدیمات اور موجودہ ظیفہ مروا طاہر احمد کی تقریروں اور بعد کے خطبوں کے علاوہ مختلف پروگرام پیش کے جانتے ہیں جن میں بیکت و میانے "ذارے"، "کھوانی حکیم" کے ذریعہ احتیام جا سی، "کھیلوں کے مقابله" خاکے اور حمادوت کے ملاوہ ایک نصوصی پروگرام "مقابلات" پیش کیا جاتا ہے۔ "مقابلات" میں مروا طاہر خود خلود کے ہواب دیتے ہیں۔ احمدیہ میں کے مطابق ہو لوگ ظیفہ کو خلا بیکھیتی ہیں وہ ساتھ میں تھی بھی بیکھیتی ہیں اس طرح مسلمانی وی نے اکٹھا اکٹھا کر لایا ہے کہ ایک سال تک بغیر

ameer@khatm-e-nubuwat.com
پڑا بھیں غیر ملکیوں کا افلاط منبع قد گر جش میں فرست
کے لئے آئے والے مندوین اور عام لوگوں کو خصوصی
تجزیہ فراہم کیا گی۔

سیاسی عزم

کتابی، مسلمانوں کے ملی و سیاسی مسائل میں وظیفی نہیں
لیتے، پڑا بھیں، تکمیر اور تین طاقوں کے اہم مسائل میں
وہ خالوش رہتے ہیں۔ ان کا کہا جائے کہ علم اسلام شریب
سمار ہے مگر قابویتوں کے پاس ایک قائد ہے۔ ابتداء میں
پاکستان بنا تو قابویتوں نے اس پر قبضے کی کوشش کی۔ اس
حکیم میں ظفرالله خان پیش چیز تھے۔ قبیم کے بعد اسیں
وزیر خارجہ بنا دیا گیا۔ مسلمانوں کے انتقام کے پابندوں
وزیر اعظم خواجہ ناظم الدین، ظفرالله خان کے خلاف کوئی
قدم اخالت سے الگ کرتے رہے ان کا کہنا تھا کہ اس
صورت میں پاکستان غیر ملکی اہم ادارے محروم ہو جائے گا۔ اسی
کے نتیجے میں نوازیہ اسلامی ملکت کے اہم عہدوں پر
قابوی قابش ہو گئے۔ حتیٰ کہ تینوں افوان کے سردار بھی
قابوی تھے۔ دیگر شہروں میں بھی کلک سے لے کر ۲۴ ہویں
گزیں تک کے لازم قابوی تھے۔ اس طرح کام اعلیٰ بنا دیا گیا
کہ پہلے درجے کے مسلمان قابویت قول کرتے تو اسیں
ترقی دی جاتی تھی۔ ظفرالله خان نے وزیر خارجہ ہونے سے
پورا فائدہ حاصل اور ستارت قابوں کو قابویتوں سے بہرداں
ٹھری اٹھی سے لے کر قابل تکمیر تکمیل قابوی بھرپول کے
گئے۔

کشمیر پر قبضے کا منصوبہ

اب احمدیہ جماعت کثیر کو حاصل کرنے کے ہنگامہ کوئی
ہے۔ ان کا عقیدہ ہے کہ حضرت میتین نبوت نہیں ہوئے تھے
 بلکہ حق پہاڑ ایران اور افغانستان سے ہوتے ہوئے کشمیر
آگے اور وہیں وفات پائی ان کی قبر سر زیر کریں موجود ہے۔
چونکہ مرتضیٰ خلام احمد قابوی کاد عوی ہے کہ وہ کسی موجود
یعنی ایک خاتون ایک غریب عورت اور چار بچوں کی
بلکہ وہ اسے حاصل کر کے اپنے دعوے کے حق میں منع
شوت بھی پہنچانا چاہتے ہیں۔ بعض محققین کاد عوی ہے کہ
جہل اخوار کے قیام کا مقصود وہ اصل آزاد کشمیر ریاست کا
حصول تھا۔ اس کے علاوہ اس مقصود کے حصول کے لئے
روزگاری ۱۹۳۳ء کو آں آنحضرت کشمیری کمیٹی بھائی گئی۔ جس کے
ذمہ دار مرتضیٰ خلام محمود احمد غیاذ دوم تھے۔ خود غیاذ
کشمیر کے لئے پہلے پورہ کو شہروں میں قابوی پیش ہیں۔
ایہم اخوار کے سامنے آئے سے کمزور ہیں کوئی کسی اس طرح
خود خار کشمیر کے نظریے کی تھافت میں نور پیدا ہو جائے
گا۔

عزم اور منصوبے

قابوی تھافت اپنے عزم اور منصوبوں کے خواہ
سے مرتضیٰ خلام احمد قابوی کی اس پیش گوئی کا حوالہ دیتے
ہوئے کہتے ہیں ”۱۹۳۰ء میں کتابیت کے اندر ترقی ہو گئی تو
۱۹۴۵ء میں ہوئے ہیں۔“ یعنی قابویت کو بہا کرنے کے لئے
اب مندرجہ ۱۹۴۵ء میں بال رہ گئے ہیں۔

امدیہ مرکز میں سری گجر اور دلی کو خصوصی اہمیت
حاصل ہے۔ سری گجر میں اہم ملکی افزاؤ کے پیچے حاصل
کر کے اپنی خدا دلکشی کے ذریعے قابویت کی تبلیغ کی
جااتی ہے۔ قابوی میں کاد عوی ہے کہ کشمیریوں کی ایک
کتاب خلاصہ تقدار نویز اور عالمگیر سے متاثر ہو رہی ہے۔ اس
دوسرے میں کتنی صداقت ہے یہ تو نہیں معلوم گردی دلی کے
مشتری اپنے خارج عہد الرشید ضیاء خود اور گرگشیری ہیں۔

طریقہ کار

یہ بات کامل خور ہے کہ ہندوستان کے جس علاقے میں
مسلمانوں کی اکثریت ہے وہیں قابویت کے ذریعہ مرتضیٰ خلام
ہیں۔ مثلاً کیرال، جہل مسلمانوں میں وہی، اقلیتی اور اخلاقی
قدرتیں بد رجہ اتم موجود ہیں۔ قابوی مسلمانوں جیسا بسا
پہنچے ہیں اور انہی کا طرز معاشرت اقتدارتے ہیں۔ قرآن و
حدیث کے ترشی و تحریکات نیز کہ طبیعہ اور آخری نیز
ایمان لائے اور ان کے خاتم النبیین ہونے کے دعویٰ سے
سادہ بوج تدریس کم علم اور بہل مسلمانوں کو گراہ کیا ہاتا
ہے۔ بھی بھی بہل دہاک کے علاوہ دوسرے ہمجاہز ذرائع بھی
استعمال کے جاتے ہیں۔ مثلاً بک پوری کی ایک خاتون سڑ
ایک مکان میں کراچی پر رہائش پر ہے۔ اتفاق سے یہ
مکان کسی قابوی کا تھا۔ خاتون سے کہا گی کہ وہ قابویت قول
کر لیں تو اس صرف کراچی میں پھوٹ دی جائے گی بلکہ ہر
ممکن طریقے سے ان کی مدد کی جائے گی بصورت دیگر وہ مکان
غالب کر دیں۔ سلسلہ خاتون ایک غریب عورت اور چار بچوں کی
ہی حقی اور لوگوں کے گروہ میں کام کرن کر کے گزر سر
کرتی تھی اس علاقے میں قابویتوں کے اور بھی مکانات ہیں
بپش مسلمان کراچی داروں نے جزا لامی میں قابویت
قول کر لیں جہنوں نے انہار کیا اپنیں مکان خالی کرنا پڑا۔

سرکاری سرگرمیاں

تھیم ہند کے بعد قابویتوں کی سرگرمیوں میں اضافہ ہوا
ہے۔ ایک بڑی وجہ رہا سی اور مرتضیٰ سرکاروں کی سرگرمی
ہے۔ ملک کی بعض اہم اور مختصر شخصیات قابویان کا دوڑہ
کر بھی ہیں۔ ۱۹۴۷ء میں دلی میں ایشیان کمپلیکس کے موقع پر
امدیہ جماعت نے بڑی تعداد میں اپنا تبلیغی لوزی پر تھیم کیا۔
۱۹۴۸ء میں سرگرمی کی تعداد ۲۰ ہزار تک ہوئی۔ اگر
غیاذ کی شرکاہ تھیں اور شرکاہ کی تعداد میں اضافہ ہو جائے
ہے۔ ہندوستان بھر میں جماعت کے ایک لاکھ بھرپیں کام
خواہیں بخوبی ملک کے مختلف ملکوں سے
شائع ہوئے ہیں۔

تقسیم کار

کام کی تھیم کو آسان ہانے کے لئے ملک کو کمی زون میں
تقسیم کیا گیا ہے۔ زون کی سطح پر سلانہ اتفاق منعقد ہوتا
ہے۔ جس میں شرکاہ کی تعداد ۲۰ ہزار تک ہوئی ہے۔ اگر
غیاذ کی شرکاہ تھیں اور شرکاہ کی تعداد میں اضافہ ہو جائے
ہے۔ ہندوستان بھر میں جماعت کے ایک لاکھ بھرپیں کام
خواہیں بخوبی ملک کے مختلف ملکوں سے
شائع ہوئے ہیں۔



کاروں میں ہم بھوٹ

مولانا مفتی سعید احمد صاحب پان پوری استاذ حدیث دارالعلوم دیوبند و ناظم مجموعی کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت دارالعلوم دیوبند اور حضرت مولانا سید ارشد صاحب مدینی استاذ حدیث دارالعلوم دیوبند تحریف لے گئے اور شرکاء کو قانونی ذمہ کی حقیقت شرح و بسط کے ساتھ سمجھا اور اس کی سروکی کے سلطنت میں ضروری بدایات و مشورے دیئے، جن کی روشنی میں مقامی ذمہ دار ان نے آنکھوں کے لا جھوٹ مل کا ناکہ مرتب فرمایا اور حضرت مولانا مرنغوب احمد صاحب مفتی دارالعلوم دیوبند کے ہم تحریر ارسال فرمائی ہے۔

کیرالا کے سفر میں حضرت مولانا مفتی سعید احمد صاحب رکن مجلس شوریٰ دارالعلوم و صدر مجلس تحفظ ختم نبوت تامل ہاں اور جانب پروفیسر فخرانشہ صاحب جعل سکریئری گلس تحفظ ختم نبوت تامل ہاں شریک رہے۔

بنگلور میں سہ روزہ تربیتی یکپ و عظیم الشان

اجلاس عام

براست کرناک کے شرکاؤروں وغیرہ میں قانونی گروہ کی رگری میاں چند سالوں سے تشویش ہاں جد تک بڑھتی جا رہی تھی۔ مقامی علائی کرام دعا مکون ان کی روک تھام کے لئے غیر منست تھے اور منابع مال تباہی اتیار فرماتے رہے تھے۔ تاہم وہ حضرات قانونی ذمہ کے خلاف عام پیدا رکنے کے لئے ایک سہ روزہ تربیتی یکپ اور اہلاں عام کی ضرورت شدت سے محبوس فرمائے تھے اور کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی وفترت سے زبانی و تحریری طور پر قانونی فرماتے رہے تھے کہ مذکورہ پروفیسر اموں کی ایجادت دے کر تاریخیں کاریابی کر دیا جائے۔ آخر کار ۲۰ جولائی ۱۹۹۳ء میں حضرت مولانا مرنغوب احمد صاحب مفتی دارالعلوم دیوبند و صدر کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت و حضرت مولانا مفتی سعید احمد صاحب پان پوری ناظم مجموعی کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت و استاذ حدیث دارالعلوم دیوبند کے مطوروں سے ۵ برآمدے برائیں الالوں ہادیں ملائیں۔ ۲۰ تیر ۱۹۹۴ء جمعہ ہار اقوار کی تاریخیں طے کر کے بنگلور کے ذمہ دار ان کو اطلاع کر دی گئی۔ جس کے بعد ان حضرات نے بھیور چاری شویں فرمادی اور مرکزی وفتر سے ضروری رانہلی حاصل کرتے رہے۔ مذکورہ پروفیسر اموں میں شرکت کے لئے دارالعلوم دیوبند کے مددوچہ ذیلی حضرات کے سڑک پر گرام طے ہوا۔

۱۔ حضرت مولانا مفتی سعید احمد صاحب پان پوری۔

۲۔ حضرت مولانا سید ارشد صاحب مدینی استاذ حدیث دارالعلوم دیوبند۔

۳۔ جانب مولانا مفتی محمود حسن صاحب بلند شری استاذ مفتی دارالعلوم دیوبند۔

۴۔ جانب مولانا مفتی محمود حسن صاحب بلند دارالعلوم دیوبند۔

۵۔ جانب مولانا محمد عزیزان صاحب بلند دارالعلوم دیوبند۔

کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت کی سگر میاں

مولانا محمد عثمان منصور پوری ناظم کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت

اکست کو دارالعلوم امدادیہ رائے پوئی ((آنہ ۱۹۸۷ء دیش))

انہاں عام میں شرکت ہوئی۔ جس میں مددوچہ ذیلی حضرات

نے رد قانونیت پر تقریب فرمائیں۔

۱۔ حضرت مولانا سید محمد امامیل صاحب بلند شری مفتی دیش

۲۔ جانب مولانا مفتی محمود حسن صاحب بلند شری مفتی دیش

استاذ دارالعلوم دیوبند۔

۳۔ جانب مولانا محمد یوسف صاحب امدادیہ

۴۔ جانب مولانا عبد العالم صاحب فاروقی۔

۵۔ جانب مولانا محمد یعنی صاحب مظلوم گری۔

۶۔ جانب مولانا محمد عزیزان صاحب براچی مبلغین دارالعلوم دیوبند۔

۷۔ جانب مفتی محمد اسرار صاحب سارپوری استاذ مظاہر

علوم دارجہ دیہ سارپوری۔

۸۔ راقم الحروف محمد عثمان منصور پوری۔

سکندر آپلوو حیدر آپلوو کا پروگرام :- جانب

مفتی محمود حسن صاحب بلند شری استاذ دارالعلوم نے ۲۰ تیر

ستمبر کو سکندر آپلوو حیدر آپلوو کے تعدد دارس کا درود کیا اور

ڈس دار ان سے اس علاقے میں قانونی سرگرمیں کامال معلوم

کر کے ان کے مقابلے کی تباہی جو ہار خیال فرمایا اور سے ستبر

کی مج کو بعد نماز فجر سکندر آپلوو کی مسجد میں رد قانونیت پر

عویی یاں فرمائی۔

پرہنم بٹ کا پروگرام :- حضرت مولانا عبد العالم

صاحب فاروقی اور جانب مولانا محمد یعنی صاحب جانب مولانا

محمد عزیزان صاحب مبلغین دارالعلوم دیوبند نے ۲۰ ستمبر کو

پرہنم بٹ میں رد قانونیت پر تقریب فرمائیں۔

مدراس کا پروگرام :- ۲۰ ستمبری شام کو بعد نماز

مغرب جانب مولانا محمد یعنی صاحب نے پری میٹ مدرس کی

مسجد میں رد قانونیت میں تقریب فرمائی۔

کیرالہ کا پروگرام :- ۲۰ ستمبر کو جامع کوثری

الوائی (کیرالہ) میں رد قانونیت کے موضوع پر ملائے کرام کا

ایک رووزہ اجتماع میں شرکت کے لئے حضرت

رائے چوئی کا پروگرام :- جانب مولانا سید محمد

صوصم ثاقب صاحب و احباب رائے پوئی کی دعوت پر ۲۰

- ۶۔ اقیم الحروف محمد علی مصوّر پوری۔
بگوار کے حضرات نے ملک کے دیگر مدارس کے علماء کرام کو بھی دعوت دیتی ہے تو قاریانیت لوار اس کی ترویجی خاص ملاحظہ رکھتے ہیں اور کام کرتے رہتے ہیں اور مرکزی وغیرے سے درخواست کی کہ ان حضرات سے ہدایت و دعوت تعلیم کرنے کی سفارش کرو جائے چنانچہ مندرجہ ذیل حضرات کو دفتر سے بھی مطلوب و دعا کے گے۔ بخاطل تعالیٰ وہ سب بگوار تحریف لائے۔
- ۷۔ حضرت مولانا سید محمد احمدی مالکی صاحب علی رکن مجلس شوریٰ دار العلوم دین و داد امیر شریعت اسلامیہ۔
- ۸۔ حضرت مولانا عبد العظیم صاحب قاروی مختصر دارالمعلمین کھنٹو۔
- ۹۔ جناب مولانا سید سراج الساہدین صاحب ہاشم مرکز العلوم سرگودھ ایسا۔
- ۱۰۔ جناب مولانا محمد علی صاحب علی اسٹار اسٹریٹ اسلامیہ۔
- ۱۱۔ بڑی بڑی مساجد میں رو رقایانیت پر علماء کے بیانات
- ۱۔ تخلیقین نے بگوار کے عام مسلمانوں کے استفادہ کے لئے یک تبریزی شرکی بڑی بڑی مساجد میں دارالعلوم دین و داد اور دیگر مدارس کے عموم مسلمانوں کی تقریروں کے لیے دیگر اس کے مذکور شدہ مندرجہ ذیل ائمہ تبلیغ ہیں۔
- ۲۔ امامتی کلمات اور دعا اپر اجلاس القائم پیر ہر ایام اجلاس میں یکپیش مذکور شدہ مندرجہ ذیل ائمہ تبلیغ ہیں۔ جن کی تائید تمام حاضرین نے کی۔
- ۳۔ امداد اس فریج کے ذمہ دار و اساتذہ حضرات سیدین میں ایک دو زور تحریکیات کے لئے مخصوص فرمائیں۔
- ۴۔ امامتی کلمات اور دعا کی تبلیغ ہے۔
- ۵۔ دوسرے میں رو رقایانیت کی کلائیں میاہوںی چاہیں۔ کتبہ دارالعلوم دین و داد وغیرہ سے مکمل ایک جائیں۔
- ۶۔ بگل تخلیقین کی تبلیغ ہے۔ جن میں بڑا دوں کا مجمع ہوتا تھا ان تقریروں سے تحریکیات کا کمروہ چورے بے ثابت ہو کر عام مسلمانوں کے سامنے آیا۔ جس کے بعد ایسے ہے کہ وہ تحریکیات کو فریب سے محفوظ رہیں گے۔
- ۷۔ دفتر کی جانب سے ایک سلسلہ مقرر کیا جائے۔
- ۸۔ بگل کے مہر ان ہر تین ماہیں موبک کے ان علاقوں کا ضرور دو رہ کریں جہاں تحریکیات کا تقدیر جزوی سے ہو گیں رہے۔
- ۹۔ ائمہ مساجد کو بگل کے ساتھ مطلوب کیا جائے اور ان حضرات سے گزارش کی جائے کہ وہ "خصوصاً" جس کی تقریروں اور "ما" دیگر بیانات میں اس مذکور شدہ دو شیخیتیں اور ائمہ مساجد عموم کو تحریکیات کی روشنی دو انوں سے باخبر کریں۔
- ۱۰۔ مسلمانوں کے چند قیمتی باتیں طبعوں کے لئے بھی وہ فوتو۔ رو رقایانیت پر دیگر اس کے لئے جائیں۔
- ۱۱۔ ہر حضرات علما کرام رو رقایانیت پر معلومات و مدارس رکھتے ہیں ان کی تکمیل کی جائے اور معلم کیا جائے کہ ہر مذکور حضرات کتابوں اس تقدیر کی سرکوبی کے لئے بگل کے پر دیگر اس کے تحت عطا کریں گے۔
- ۱۲۔ دفتر کی ذمہ داری ہو گی کہ ہر علاقہ میں تحریکیات کا سروے کرے اور ان کی سرگرمیوں کی رپورٹ کل ہند بگل تخلیقین کی تحریکیات کو بھیجا رہے اور اس کی ایک کالی مقابی اور فخر نہیں رکھی جائے۔
- ۱۳۔ شلواری بیوہ اور دیگر عالی تحریکیات میں تحریکیات سے کم قطع اعلیٰ کیا جائے اور مسلمانوں کے قبور حاضر میں قاریانوں کی دفن ہوتے سے روکا جائے۔

تریجیت یکپیش کاظم

- مقرر ہو گرام کے مطابق ۲۰ ستمبر ۱۹۹۳ء وہ دو زخم بیجے تھے سے تخلیقین کی تحریکیات میں شرکت مسجد جیل برس شاہ ولی اللہ میں ذی صدارت حضرت مولانا شاہ ابوالعادو صاحب مسجم برس سکیل الرشاد بگوار منعقد ہوئی۔ جس میں قائمین شرکے علاقوں پرے صوبہ کے تقریباً چھ سو علاقوں کرام نے شرکت فرمائی۔ اولاً جناب مولانا سید محمد علی صاحب فیض آبادی کو تخلیقین کیپیش نے خطبہ استثنیہ پیش فرمائی۔ پھر مندرجہ ذیل حضرات نے اتفاقی تقریر فرمائیں۔ حضرت مولانا عبد العظیم صاحب قاروی، حضرت مولانا مفتی سید محمد احمدی مصطفیٰ پان پوری اور راقم الحروف محمد علی مصوّر دوسری کے قریب صدر محترم کے فکر طلب اور دعائی کلمات پر انشتاد تکمیل خوبی عمل ہوئی۔
- تخلیقین کیپیش کی دوسری انشتاد اسی روز صدر کے بعد سے عشاہ تکمیل منعقد ہوئی۔ سر تبریز کو بھی اسی طرح دو شمشیں ہوئیں۔ سر تبریز کو پہلی انشتاد سب معمول ۸ بجے سے ایک بجے تک اور دوسری انشتاد اسی پیش آبادی مسجد برس رضاش الطوم بیلی و صدر جمعیت علما کے کتابوں کے لئے تحریکیات اور پورے اطبیان و سکون دوں ہیں۔
- ۱۔ حضرت مولانا سید محمد علی مصطفیٰ فرمائیں۔
- ۲۔ حضرت مولانا سید محمد احمدی مالکی۔
- ۳۔ حضرت مولانا مفتی سید احمد فیض آبادی۔
- ۴۔ حضرت مولانا مفتی اسٹار اسٹریٹ اسی مسجد میں ہوئیں جن میں خصوصی ملی کے فرائض حضرت مولانا سید محمد احمدی مالکی اور حضرت مولانا مفتی سید احمد صاحب پان پوری نے اپنام دیئے۔ ہر دو حضرات نے مندرجہ ذیل

- ... حضرت مولانا سید محمد امام امیل صاحب علی۔
- ... حضرت مولانا مفتی سید احمد صاحب پاں پوری۔
- ... حضرت مولانا سید ارشد صاحب علی۔
- ... حضرت مولانا قاری سید محمد علیان صاحب منصور پوری۔
- ... حضرت مولانا عبد العالیم صاحب فاروقی۔
- ... جناب مولانا محمد طاہر حسن صاحب کیوی۔
- ... جناب مولانا عبدالعزیز نیمن جو ناگزیری امیر جماعت ایجادیت کرنائک۔
- ... جناب مولانا عبد الغنیہ بنیدی المام سید شفیع بنگور۔
- ... جناب مولانا قاری انور صاحب خطیب محمد محمودی بنگور۔
- ... اور جناب مولانا احمد اللہ خاں صاحب مظفر صدیقی ساقعہ دیا۔ سی تجویت علماء کرنائک نے خاص شیئے دو تکالیفاتیں اپنے شانع کے اور عموم کو قادری وہیں دفتر سے اٹھ کیا اور ایک گیب ہات یہ دیکھنے میں آئی کہ ہر کتب فقر اور ہر جماعت کے لوگوں نے پورے علموں کے ساتھ اس تحفہ کا ساقعہ دیا۔
- ... ان پر گراموں میں منتظرین کی دعوت پر ملک کے ان مخصوص علماء نے بھی شرکت کی ہو تکالیفاتیت کی ترویج میں تخصص کا درج رکھتے ہیں۔ یا اس سلطے میں اپنی اپنی چک کام کر رہے ہیں۔ مثلاً
- ... جناب مولانا مفتی محمود حسن صاحب بلند شری دارالعلوم دیوبند۔
- ... جناب مولانا محمد یاہین صاحب مبلغ دارالعلوم دیوبند۔
- ... جناب مولانا محمد عرفان صاحب مبلغ دارالعلوم دیوبند۔
- ... جناب مولانا محمد یوسف صاحب استاد احمد اسلامی جام سید امروہ۔
- ... جناب مولانا شاہ عالم صاحب استاد دارالعلوم بستی۔
- ... جناب مولانا سید سراج السالدین صاحب بہب شمس مرکز العلوم سونگھوڑہ۔
- ... اور جناب مولانا مفتی محمد اسرار صاحب درس مطالعہ طوم دار جدید سارپور۔

رائے چھوٹی میں اجلاس عام

بنگور کے پر گرام سے پہلے ۱۳ اگست کی شب میں دارالعلوم امدادیہ رائے چھوٹی میں تحفظ ختم نبوت کے موضوع پر فلکیم اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں حضرت مولانا سید محمد امام امیل صاحب علی، حضرت مولانا سید محمد علیان صاحب سمیت علماء نے ظہرات فرمائے۔

کاروان ختم نبوت تمکور میں

۱۵ اور ۱۶ ستمبر کو خلیل و شرٹکور میں مولانا مفتی محمد قربان صاحب اسدی یا علمی یاد میں تکالیف حسینہ محلہ پور بنگور نے مجلس تحفظ ختم نبوت خلیل و شرٹکور کے اعلان نے پڑے ہوئے اجلاس منعقد کئے جس میں ذکر کردہ اللہ اکثر علماء نے شرکت فرمائی۔ پر نام بہت (تمل ناؤ)

حضرت مولانا عبد العالیم صاحب فاروقی اپنے رفتہ کے باقاعدہ ملک

- کی اجتیہت پر علماء کرام کی پر مفترضہ بری سے لال ایمان کے جوش و خوشیں اور اضافہ ہو گیا۔ پسخ کے روز شری و سچی جائیج مسجد میں شاندار اجلاس عام بھی ہوا۔ اس جماعت انگیزدھی پر کو دیکھ کر قادری مفتی شری کے لوگ بولکھا اٹھے اور انہوں نے نفس امن کا ہوا کمزرا کر کے آخری اجلاس کی پوری۔
- ... حضرت مولانا عبد العالیم صاحب فاروقی۔
- ... جناب مولانا محمد طاہر حسن صاحب کیوی۔
- ... جناب مولانا عبدالعزیز نیمن جو ناگزیری امیر جماعت ایجادیت کرنائک۔
- ... اور ایکنیزی کے انجارات نے خاص شیئے دو تکالیفاتیں اور دو ایکنیزی کے انجارات نے خاص شیئے دو تکالیفاتیں پر شانع کے اور عموم کو قادری وہیں دفتر سے اٹھ کیا اور ایک گیب ہات یہ دیکھنے میں آئی کہ ہر کتب فقر اور ہر جماعت کے لوگوں نے پورے علموں کے ساتھ اس تحفہ کا ساقعہ دیا۔ سی تجویت علماء کرنائک نے باقاعدہ اخباری یا ایمان چاری کر کے مجلس تحفظ ختم نبوت اور تجویت علماء کی تائید کی۔ اسی طرح جماعت اہل حدیث دارالعلوم سیکل الرشاد اور جماعت اسلامی کے افراد بھی پر گرام میں شرکت کرتے رہے۔

یاد رہے کہ اس یکپ کا انتظام مجلس تحفظ ختم نبوت کرنائک اور تجویت علماء کرنائک نے کیا تھا۔ جلد اس کی کمل گرانی کل بند مجلس ختم نبوت دارالعلوم دیوبند نے کی۔ کافی حصہ سے بنگور میں قادری ریشہ دنیاں علیں سہ تک بڑھ گئی تھیں جس کی بنا پر درود مدنان ملت نے تحفظ ختم نبوت کے لئے رائے عام پیدا کرنے کی شدت سے ضرورت محسوس کی اور اس فلکیم کام کا پیرا اعلیا۔ یکپ کے کوئی مفتی مولانا مفتی محمد صدیق اعلیٰ اعلیٰ۔ اور جماعت دارالعلوم دیوبند کے ہونہار فاضل اور دارالعلوم امدادیہ رائے چھوٹی کے بہب مختصر ہیں۔ یکپ کے پسلے اجلاس کی صدارت مولانا ابوالسعود صاحب مفتی مفتی دارالعلوم سیکل الرشاد بنگور نے فرمائی۔ اور خصوصی ملی کے فرائض حضرت مولانا سید محمد امام امیل صاحب علی اور حضرت مولانا مفتی سید احمد صاحب پاں پوری استاد حدیث دارالعلوم دیوبند نے انجام دیئے اور مسئلہ کی کمل تھی فرمائی۔

حضرت مولانا سید ارشد صاحب مدینی استاد حدیث دارالعلوم دیوبند حضرت مولانا سید محمد علیان صاحب منصور پوری استاد حفاظہ کاروائی مفتی نسبت ایجادیت کے اعلان نے دو قدم تک پیش کیا گیا۔ اسی طرح ابتداء میں قادری پر سکوت کا شام طاری ہو گیا ہے۔ واضح رہے کہ یہ شاندار یکپ درس شاہ ولی اللہ نیازی روڈ بنگور میں ۲ سے ۳ ستمبر ۱۹۹۳ء تک چاری رہا۔ جس میں علاقہ کے چھ سو سے زائد علماء نے ذوق و شوق کے ساتھ حصہ لیا اور رو قادریت کے لئے تینی معلومات حاصل کیں۔ آخری دن ہر یکپ کو شرکے مشور پچھوٹا میدان میں شام ہجۃ سے رات ساڑی سے دس بجے تک عدم الشال تاریخ اجلاس عام ہوا۔ جس میں ایک جتنا اندازے کے مطابق ۳۰ ہزار سے زائد فرزندان توجیہ نے شرکت کی سعادت حاصل کی۔ اطلاع کے مطابق تین دن تک شرٹکور کی گلی گلی میں نرٹہ ختم نبوت گونجتا رہا۔ جو کے دن شری و جی ہی ہمیں مسجدوں میں نماز جمع سے قبل عقیدہ ختم نبوت

- ۲۷۔ گلک کی طرف سے اردو، بندی، انگریزی اور مقامی زبان میں حسب ضرورت پہنچات کا پانچ شانع کے جائیں۔
- ۲۸۔ ہر تین ماہ پر مرکزی دفتر کی قسط سے کسی غصہت کو دعوت دی جائے۔

قادری مفتی سازش اور ناکامی

بنگور میں بھرپور تھاری اور قادری مفتی سازش کو بے نقاب ہوتا کچھ کر بنگور کے قادری مفتی کو دوست پولیس کشکزے سائنس تھوڑے امن کا ہوا کمزرا کر کے چھٹے میدان کے اجلاس عام کی اجازت دو روز قبل مخصوص کراوی گر بنگور میں بھرپور میں بھرپور مفتی سازش کے بوقت الدام اور میں برحقیقت و ضاہری سے مطلقاً ہو کر مقامی انتظامی نے اسی روز دوبارہ نہ صرف یہ کہ اجلاس عام کی اجازت دی بلکہ اس بات کی بھی وہی داری لی کہ قادری کا ہجایا لوگ اجلاس کے پر گرام میں کسی قسم کی رخصی نہ ایجاد کر سکیں گے چنانچہ اجلاس کے جملہ پر گرام انتظامی پر سکون اور سببی کے داخل میں پایہ تھیں کیوں۔ فللہ الحمد والمنة۔

ارکان مجلس تحفظ ختم نبوت و تجویت علماء کرنائک و مجلس استبدالیہ و دیگر احباب نے بنگور کے ترجیح یکپ دارالعلوم دیوبند کے پر گراموں کو کامیاب کرنے اور مسلمانوں کی ناطر خواہ ضیافت و راحت رسانی میں شب و روز ہو انجک چد و دید فرمائی وہ قابل رٹک اور قابل تکمیل ہے۔ فرمایہ اللہ تعالیٰ۔ بنگور کے اخبارات پاسبان و سالار خواہ صورت نے مذکورہ پر گراموں کی خبریں اور مضامین تفصیل کے ساتھ شائع کئے۔

ندیورنڈ کیم ان تمام حضرات کی مسامی جبلہ کو قبول فرمائے اور ہر مسلمان کو قادری نکل کے شرست محفوظ رکھے (آئین)۔

نرٹہ ختم نبوت کی گونج

مرکزی دفتر کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت دارالعلوم دیوبند اور تجویت علماء بنگور کی طرف سے موصول شدہ رپورٹوں کے مطابق لاکھ تک ستمبر ۱۹۹۳ء میں بنگور میں مختلف ہوئے والے ذریعہ سوت رو قادریت ترجیح یکپ اور اجلاس عام سے پارے جنوبی بند میں قادری مفتی پر سکوت کا شام طاری ہو گیا ہے۔ واضح رہے کہ یہ شاندار یکپ درس شاہ ولی اللہ نیازی روڈ بنگور میں ۲ سے ۳ ستمبر ۱۹۹۳ء تک چاری رہا۔ جس میں علاقہ کے چھ سو سے زائد علماء نے ذوق و شوق کے ساتھ حصہ لیا اور رو قادریت کے لئے تینی معلومات حاصل کیں۔ آخری دن ہر یکپ کو شرکے مشور پچھوٹا میدان میں شام ہجۃ سے رات ساڑی سے دس بجے تک عدم الشال تاریخ اجلاس عام ہوا۔ جس میں ایک جتنا اندازے کے مطابق ۳۰ ہزار سے زائد فرزندان توجیہ نے شرکت کی سعادت حاصل کی۔ اطلاع کے مطابق تین دن تک شرٹکور کی گلی گلی میں نرٹہ ختم نبوت گونجتا رہا۔ جو کے دن شری و جی ہی ہمیں مسجدوں میں نماز جمع سے قبل عقیدہ ختم نبوت

بعد بہب قاضی صاحب نے یہ محسوس کیا کہ انگریز کی غافل ساز نبوت ملک و ملت کے متعلق سرگرمیوں میں سرگرمیں ہے جس کا سالانہ کسی دشمنی طرح اپنے ملک چاری ہے تو قاضی صاحب نے دشمنان ملک و ملت کے ناموں اور اداؤں کو طشت اڑاہم کرنے کے لئے اپنے بڑے کام کیا۔ آپ نے قریب قریب "بھتی بھتی جا کر خادمِ کین اور اس وقت کے صاحبِ اقدار سے ہر سلسلہ پر ملاقات کر کے اس خلبرے کی نمائندگی کی۔ اس سلسلے میں یاں یا کوٹ روپے اسٹیشن پر کھڑے ہیں جوں میں قائدِ ملت خان یا اس وقت علی خان مژوم سے ان کی آمدی اور تفصیلی ملاقات اور انکھوں اور خود ایسیت کی حالت ہے۔ ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت میں آپ نے "خش منیر انگریزی کیش کے سامنے اسلام اور عقیدہ تحفظ کیم نبوت کا مروان وار و فاعل کیا۔

قاضی صاحب "کوشاش تعالیٰ نے حسن یا بن، حسن کروار اور حسن گلدار کے نامزوں پر عطا فرمائے ہے۔ وہ بہب جو تھیست تھے اور خواص میں تبلیغات اور مدعاہنی کا انسیں ممتاز مقام حاصل تھا۔ وہ اپنی ذات میں ایک ایجمن تھے۔ ملک کے ہر حصہ میں خواص ان کی تحریر میں کے لئے بے قرار رہتے تھے۔ مدارس عربی اور اسلامی انجمنوں کے سلسلہ جلوں میں خصوصی طور پر شرکت فرماتے اور پاکستان میں مدارس عربی کی ترقی و کامیابی کے لئے کوشش رہتے۔ وہ ایک عرصہ تک جلوں میں ختم نبوت کے صدر رہتے۔ وہ اپنے اکابر کا بے حد احترام کرتے۔ آپ حضرت را پروردی کے اسی طریقے سے بارت تھے۔ اسلام اور پاکستان کی اخلاص دیوبندیوں پر خدمات کی بنا پر وہ علاوہ جن کے محبوب تھے۔ حضرت رائے پوری "حضرت امیر شریعت" حضرت مولانا احمد علی لاہوری "حضرت درخواستی" اور دیگر الائیں آپ سے شفقت و محبت کا محبوب انداز رکھتے تھے۔

قاضی صاحب "اطلاعے گھوٹ اخی" بیان فرماتے وہ بہب طبع، تکمیل و ذہانت اور شہزاد اور کامل تھے۔ اسی طبقہ میں خوبصورت تھیست کوشاش تعالیٰ نے بے شمار حسن عطا فرمائے تھے۔ آپ کے زدیک ملٹی رول میں پیش ہیں، تحریک آزادی ملت اسلامیہ کی مہماں تھے۔ اسی طبقہ میں پیش ہیں تھے۔ اس نے بھل اخوار نے خصوصی طور پر "جناب" کو اپنے بدد و بہم کا مرکز بنا لیا ہے اور اس وقت انگریزوں کے قلعہ تھا اور اسی طبقہ میں امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہزادی "تھی" خلائق کا بہت شہر تھا۔ ۱۹۴۹ء میں شاہزادی ملک میں ایک کانفرنس میں خلائق کرنے کے ترتیب لائے تو ایک دوست کے قسم سے قاضی صاحب کی ملاقات شاہزادی سے ہوئی اسی ایک ملاقات میں قاضی صاحب یو شیو شی کے لئے شاہزادی کے ملک اور ان کی بدوہم کے لئے وقت ہو گرہا۔

ملک اسلامیہ کا پہنچانی قتل خور ہاماں پڑھا۔ اسی علاالت کے بعد ۱۹۴۹ء کو اپنے اللہ کی طرف چاہیا۔ آپ کے مقابلے ملک و ملت کے ہر بدقسم کی طرف سے انکسار تحریک کیا گیا اور علی رہنماؤں سمیت خواص نے اپنی ذہروت خراج عقیدت پیش کیا۔ اللہ تعالیٰ قاضی صاحب کو کوت کوٹ جنت نصیب کریں (اللہ تعالیٰ)۔

اب کمال دنیا میں ایسی بہتیاں

خطیب رضا پرسروی

خطیب ختم نبوت

قاضی احسان احمد شجاع آبادی

پہلی ناہم سے ملی و دینی خدمات بجا لاتے ہوئے وہ امیر شریعت کے قاتل اعتماد ساختی بن گئے اور کاروان علاء حق کے محبوب حدی خوان ہو گئے۔ شاہزادی شی کے فیضان نظر، جنہیں قاضی صاحب "آکڑا" لوگ دے لیکارے" سے تعمیر کی کرتے تھے۔ وہ تحریر کرنے کے لئے اور وقت گزارنے کے ساتھ ساتھ میدان خلائق میں شاہزادی کے جانشین قرار پائے اور انکار نے بجا طور پر اپنیں خطیب پاکستان کے ازادہ ال طلب سے سرفراز فرمایا۔

جس دفت قاضی صاحب نے اپنی بدد و بہم شروع کی اس وقت ہر صیفی میں رائٹ ایمیر فرم نہایت مکمل اور لوگوں سیاست و حکومت پر اچکا تھا۔ انگریز نے اپنے کاس بیوں کے ذریعے آزادی پرندے خاص خصوصی ملکوں کے بند سلاسل اور داروں کے سلسلے انتہائی و سمع کو دیئے تھے۔ انگریز ان جزوں کے ذریعے ہر صیفی میں اپنے اقدار کو خول دیا جاتا تھا جیکن ان کی باد اور یہم آرائیوں کا صن اتنی بھی ہزاروں دلوں میں ایمان و ایجاد کی روشنی نے ہوئے۔

قاضی صاحب "کا تعقیل شجاع آباد کے ایک دینی گھر میں سے تھا۔ آپ کے والد مرحوم حضرت قاضی محمد امین علیہ شب زندہ دار بزرگ تھے اور علامتی میں بڑی محترم تھیست کے مالک تھے۔ قاضی صاحب نے اپنی ابتدائی تعلیم شجاع آباد میں حاصل کی۔ وہ اخوارہ سال کے تھے اور ہر صیفی میں اس وقت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہزادی "تھی" خلائق کا بہت شہر تھا۔ ۱۹۴۹ء میں شاہزادی ملک میں ایک کانفرنس میں خلائق کرنے کے ترتیب لائے تو ایک دوست کے قسم سے قاضی صاحب کی ملاقات شاہزادی سے ہوئی اسی ایک ملاقات میں قاضی صاحب یو شیو شی کے لئے شاہزادی کے ملک اور ان کی بدوہم کے لئے وقت ہو گرہا۔

یہ لیفان نظر تھا یا کہ محب کی کرامت تھی سکھائے کس نے اہمیل "کو آپ فرزندی پر ساری مرشدانی کی قیادت و سیاست میں گزارو۔" ملک کانفرنس سے شاہزادی شجاع آباد گئے تو قاضی صاحب "کو اپنا شرک سفر کر لیا اور پند سالوں میں جلس اخوار اسلام کے

الدین صاحب اور ناگفِر سین مزا صاحب ہندی، قاری احمد
ثٹ کے مسودات مجھ سے لے کر اپنے پاس تھے کلرا کرتے
تھے۔ سو ان دونوں گھروں پر بجاودہ پھر گئی۔ نہ کتاب رہی نہ
اسباب رہا۔ مغرب کے اپنے نلاموں پر یہ کرم فرمایاں آئے
سے ایک مددی قتل کی ہیں۔ آپ مغرب کے رویے ہے
ایک طازہ اور نظرِ حال چلتے۔ امریکہ آج کی تدبیب کا سب
سے بڑا چودھری کھلا آئے ہے۔ اس کا علمبردار بھی مشهور ہے
یعنی امن اور سلامتی کے ہم یہ کی خوبی جنگلیں لڑ کاہے۔
کیا اس نے امن، سلامتی، انسانیت اور تدبیب کے ہم پر
اپنے نلاموں کو معاشرتی آزادی دی؟ کیا اپنے نلاموں پر علم

و فضل کے دروازے کھولے؟ کیا کوئی بد نصیب نلام امریکی
درس گھر میں بادوی دیستھن میں علم شامل کر سکا ہے؟ علم تو
درست کرنا کیا یہ کام اپنے گورے آتا ہوں کی آبادیوں میں
انی بستیاں بسا سکتے ہیں کیا یہ حقیقت نہیں کہ محض اپنی کامل
رکھت اور نلامی کے الزام کی وجہ سے گزشت کی صدیوں میں
سیاہ قام لوگوں کا بے درجہ قتل کیا گیا۔ کسی نے پوچھا تھا
نہیں۔

کس زبان سے کہہ رہے ہو آج تم سو اگر وہ
دیر میں انسانیت کے ہم کو اونچا کر
شکتیں کہ اس پر نصیب قوم کا ایک لمبی لیدر ان
سو اگردوں کو پچھے لیتے کی جاتی کہ رہا تھا کہ اسے نکالنے
لگا تو اکیا۔

مظکوم کی فریاد پر بیٹھ آتا ہے ان کو کہتے ہیں زبان کا کٹ
کے مٹاں پانچا اور حقیقت یہ ہے کہ یہ بیڑہ صرف اسلام یہ
کاٹتے کہ اس نے اس پر ہوئے طبقے کو سوسائیتی میں سہنہ
کیا۔ علم و فن کے دیستھن ان پر کھول دیئے گا۔ رین و دنما
کے مبتلات ان پر واضح ہو گئیں۔

یہ اعجاز ہے اگ سحر اٹھیں کا
بیشتری ہے آئندہ داری خوبی
ای میں خلافت ہے انسانیت کی
کہ ہوں اگ جنیوں و اور بیشتری
ایک تاریخی اور عجیبنا پاہی کے تحت اسلام نے نلامی
کی لعنتِ قسم کی ا TZ اور صورت کو نلام بنا لاما حرام قرار
داد۔ جنک میں دستیاب قیدیوں کو نلام ہاتے کی صرف اس
صورت میں اجازت دی کہ جب ان قیدیوں کو سوت کے لئے جائے والا
کوئی نہ ہو۔ غور بھگلی قیدیوں کی سوت کے لئے جب اسیں
چالہ بین میں قسم کیا گیا تو کیا تاریخ اس حقیقت سے اثار
کر سکتی ہے کہ ان قیدیوں کی ضوریات کو میا کرنا جالہ بین
کے لئے سفر اول قرار پا۔ کیا قسم تک لے ہفت نادری
اعظم لفظِ تعلیماتی کے سوا بھی کوئی ایسا فراز و راستے ممکن
دیکھا ہے کہ یہی المقص کے ستر میں لعنت کی سواری کے
لئے بھی صورتِ ممکن تباہی یا کیجی ان کا نلام۔ شریں
پہنچنے کا استقبال کرنے والے روساہ شرمنے یہ بیج پھر دیکھا
کہ نلام لورٹ پر سوار ہے اور صورتِ ممکن اس کی صور

سید الرسل و نبی

انگریز اور عالمِ اسلام

کمال الدین حیدر مرحوم و محفوظ لکھتے ہیں :

کمال الدین حیدر مرحوم و محفوظ اسلام سے
تل متفق حتم کے تحدیب گروپ میں تعمیر تھا۔ ایک
بلند نلام کے عنوان سے انتہائی ذلت اور هارت کی نگاہ سے
وکھا جاتا تھا ہونسل در نسل در نسل محرومی اور مظلومی کا فکار رہتا
تھا۔

انسانی قلچ و بہود کے پروگرام بننے رہے ہیں اور نیائے
انسانیت کو تدبیب و تمدن کا گاؤوارہ بنانے کے لئے چودھو
ہوتی رہیں گیں مذہب اور متعدد اقوام اور ان کے مذکورین
نے انسانیت کے اس سوز دروں ناگائے اور شدت جائزے سے مرکز
رو گئے۔ اور جو امان شرود ایں اسلام جو باہر رہ گئے تھے
ب کو گرفتار کر کے چھانی دے دی گئی۔ الفرض ۳۲۴ ہزار

اڑاوے پہنچی پائی۔ سات دن تک ہر ابر قتل ہام رہا اس کا
حرباب یہ ہے کہ کتنے لمحے ایک چوں تک کو مار ڈالا۔ مستورات کے
نسل تیوری کو ملا دا۔ یہ چوں تک کو مار ڈالا۔ مستورات کے
ساقیوں جو سلوک کیا کیا وہ بیان سے باہر ہے جس کے قصور سے
دل دل جاتا ہے۔ مغرب کی گوری پھری والوں نے صرف
یہی نہیں کیا کہ بر صفتی کو نلام بنا کر اس کے انسانوں کو بے

درجہ قتل کیا۔ ان کے گھروں کو ہلکا اور نیلام کیا گا۔ ان
نلاموں کے درستے؟ اکب خانے اور دروس گھروں تک کو چاہ
و برپا کیا۔ سیکھوں ملادہ اور شہزادہ کو قتل کیا اور اکب
نلاموں کو ٹالگا کری۔ سلاطین ولی کے سازھے سات سو

سالہ کلہوں کے ذخیرے اور علاجی قدمی کی تفصیلات بہباد
کردی گئی۔ مسلمان پادشاہوں کے اس سازھے سات سو

سالہ ذخیرے میں شانی قلعے کے کتب خانے کی بہبادی کا ایک
عظیم سامنہ ہے یہ وہ کتب خانہ تھا کہ جس میں ہمیوں کے
ذخراں تھے۔ جامائیکی مٹانی اور کارگردانی کے نوٹے
مودود ہوتے۔ یہ کتب خانے ایک ایسا قبیتی ذخیرہ تھا کہ حضرت

شام عبد العزیز محدث دہلوی اس کتب خانے سے کتابیں
مکھواتے تھے۔ حضرت میاں ناصر حسین محدث دہلوی اس
خواب ہو چاہی۔ اور ان کو دیکھنے سے میرا خون نہ پیتا تو میرا دلخیل

خواب ہو چاہی۔ اور جس کو دیکھنے سے میرا خون نہ پیا تو میرا کہا
تھا۔ شریروں کے قتل کے بعد ان کے سر کائے گئے اور
سروروں کو پادشاہ کے سامنے لایا گیا اور پہنچنے سے کامیاب آپ کی

نذر ہے ہونڈ بوجی تھی اور جس کو جاری کرنے کے لئے
آپ نے ندر میں شرکت کی۔ بہادر شاہ نے جوان بڑاں اور
جوان پتوں کے لئے ہوئے سر دیکھی تھی جو جریتِ امگیز انتہائی
سے دیکھ کر من پھیر لیا اور کماکر الحمدش تھوڑی کی اولاد ایسی
سرنو ہو کر پاپ کے سامنے آیا کرتی تھی۔ اس کے بعد
شراووں کی لاشیں کو توالی کے سامنے لایا اور جس اور سر
بیل خانے کے سامنے خوبی دروازے میں نکال دیے گئے
پہنچیں ہزاروں آدمیوں نے دیکھا۔

پکنے ہوئے ہے۔ مصر کے مشورہ مورخ اسلام زاکر حسن ابراهیم لکھتے ہیں کہ اسلام نے مسلمانوں کی حالت سدھارنے اور انہیں آزادی اور اعلان کی ہر ممکن کوشش کی۔ خود اُک دلباس اور دوسرے تمدنی اور معاشرتی حقوق میں انہیں بر ایر کا حصہ دی۔ آزاد ہونے کے بعد اپنے آقا خدا تعالیٰ نجات اور قبائلی عز و شرف میں ایک خلام بر ایر کا حصہ دار ہیں جاتا تھا۔ رسالت مابین نبی مسیح میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ حضرت مسیح پیغمبر جو ان ہے کیسیں اس کا خلام کرو جائے۔ آپ نے طبقات ایک دوسری میں یہ واقعہ کو ہے کہ ابن الی کو خدمت رسول مختار کی میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ حضرت مسیح پیغمبر جو ان ہے کیسیں اس کا خلام کرو جائے۔ آپ نے فرمایا تھیں بالل پسند ہے۔ دوسری مرتبہ یہی سوال پیش نہادت کیا رسلات ماب مختار کے فرمایا تھیں کہ ایسا کام کیا جائے اور زندگی اور امام خلیفہ و رضی ہو گے اور حضور مختار کو نکاح کرنے کی اجازت دے دی گی۔ چنانچہ حضور مختار کے بہت ایلی کر کر کا خلام حضرت بالل سے کر دیا۔ آپ نے کسی نکاح کے قابل ہے کہ کم کے منیشان کرام میں ایک حجہ بن جس کا قیام کیا جائے اور خاصہ۔ ملامہ ابن قیم کا قول ہے کہ مذکورہ کی ایک حورت سے بھی نکاح کیا جائے اس کا کام بند اندازہ تھا۔ جب خلام مسلمانوں کے پاس آئے ان کی تعلیم و تربیت کا خاص خیال رکھا گیا۔ اسلام میں تعلیم کی جو تھی۔ جب بات کرتے تو موقی جائز تھے۔ موالی میں ایک فقیر فضیلت تھیں جن حرام کی ہے۔ جس کے بارے میں مشورہ ہے کان الحفظ الناس للحدیث اللئ کوفہ کے علماء میں سے سعید بن جیز، جبلہ، عکرمہ اور شحابہ۔ ملامہ ابن قیم کا قول ہے کہ مذکورہ کی ایک حورت سے بھی نکاح کیا جائے اس کا کام بند اندازہ تھا۔ جب خلام کا خلام میں ہے کہ جبلہ نہایت ہی فتح و بلطف تھے۔ جب بات کرتے تو موقی جائز تھے۔ موالی میں ایک فقیر فضیلت تھیں جن حرام کی ہے۔ جس کے بارے میں مشورہ ہے کان الحفظ الناس للحدیث اللئ کوفہ کے علماء میں سے سعید بن جیز، موقی نبی والد حسن بن یسیار، موقی زید بن ثابت اور محمد بن سیرن ہیں۔ محمد بن زیرن کے بارے میں مشورہ تھا کان ابو من سبی میسان تعمیر روایا میں انہیں خاص صفات تھیں۔ درود راز سے لوگ خوابوں کی تعمیر کے سطھ میں حاضر نہادت ہوا کرتے تھے۔ ایک دن آپ کے ساتھ ایک یہ و غریب و اتفاق ویش آیا۔ آپ دوپر کا کھانا تکال فرار ہے تھے کہ میں اس وقت ایک حورت خاطر نہادت ہوئی اور اپنا خواب سلاکر میں نے چاند کو ریڑا میں کم ہوتے دیکھا ہے اور ساتھ ہی پہنچا کر مجھے کہا گیا کہ اس خواب کی اطلاع ان سیرس کو کرو۔ آپ خواب سنتے ہی کھڑے ہو گئے۔ رنگ فتنہ ہو گیا۔ آپ کی بہن نے پوچھا حضرت کیا ہو؟ اتنے پر بیان کیوں ہو گئے؟ فرمایا پہنچان کیوں نہ اہل جنگ یہ حورت ساتھیں دن سبھی سوت کی خراطی ہے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا تھیک ساتھیں دن آپ کی وفات ہوئی۔

و كذلك الحسن البصري و كان أبوه يضمون سبي میسان۔

رئیت ہتھ بھرنے نہیں خرید کر آزاد ایک حضرت مولی شہادت سے تقریباً دو سال قبل پیدا ہوئے۔ ان کی والدہ حضرت ام المؤمنین ام سلطہ کی کنیت تھیں۔ اگر ان کی والدہ کمریں نہ ہوتی یا کسی کام میں زیادہ مشغول ہوتی تو حضرت سلطہ اپنی دودھ پارا کرتی تھیں۔ امام نبودی فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری میں جو غیر معمولی ذہانت اور صلاحیت اپنی جاتی ہے دو اس پاک شیر خوارگی کا نتیجہ ہے۔ آپ اس وقت پیدا ہوئے جب کیفر محلہ بیدقی جیات تھے اور تربیت اپنے اسلامی موالی تھے یا اس کے قلم میں آئے تھے۔ چنانچہ مددستہ الرسوا میں، مسلمانوں کا نہیں۔ اگر اس کے مطابق مذکورہ کی مددستہ الرسوا میں، مسلمانوں کا نہیں۔

انہیں آزاد کرو اسی میں تماری بھری ہے آج یورپ کو المونین حضرت یہود کا خلام تھا۔ حضرت مائیں ابن عمر کے مولی تھے۔ رہید الرأی ہو حضرت امام مالک کے احتجاجتے اس کا باب بھی موالی میں سے تھا جبلہ بن بیسری مخوم کا مولی تھا۔ جس کے بارے میں مشورہ ہے کان اکثر روا طبقات ایں سد میں یہ واقعہ کو ہے کہ ابن الی کو خدمت رسول مختار کے قبائلی عز و شرف میں ایک خلام بر ایر کا حصہ دار ہے۔ آزاد ہونے کے بعد اپنے آقا خدا تعالیٰ نجات اور خداوندی کے سماں ہے کہ وہ اپنے مالک کے خلاصہ دار ہیں جاتا تھا۔ رسالت مابین نبی مسیح میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ حضرت میری پیغمبر جو ان ہے کیسیں اس کا خلام کرو جائے۔ آپ نے فرمایا تھیں بالل پسند ہے۔ دوسری مرتبہ یہی سوال پیش نہادت کیا رسلات ماب مختار کے فرمایا تھیں کہ ایسا کام کیا جائے اور خاص خیال رکھا گیا۔ ایسا کام کیا ہو؟ ابن الی کو راضی ہو گے اور حضور مختار کو نکاح کرنے کی اجازت دے دی گی۔ چنانچہ حضور مختار کے بہت ایلی ایک طرف منسوب کرے۔ خادم ایں خداوند اسی مضموم کو بیوں بیان کرتے ہیں اور یہ لوگ کمل مل کر ان کے ساتھ رہتے ہیں تو یہ بھی صحت میں قیلے کے ساتھ شرک ہو جاتے ہیں۔ بیساکھ حضور مختار کا ارشاد ہے کہ قوم کا مولی اپنی میں سے ہو آتا ہے۔

وسائی کی جو قلائق و صورت ابتدائی اسلام میں تھی اس کے پیش نظر قلائی کافی القور غائرہ بہت سی معاشرتی و پیغمبر گوں کا باعث ہے سکتا تھا۔ تدریجی منسوبہ بندی کے تحت تھی قلائی کا خاتر حالات کا ایک بہت بڑا اقتضائی تھا۔ ایک طرف عوام کو رضا کاران رشتہ والا جائے کہ خداوند کو آزاد کر دینے میں انسانیت کی بھری ہے اور دوسری طرف معاشرے میں ان مسلمانوں کو ہمازت مقام دینے کی وجہ وہ کی گئی۔ نسبتہنگامی کا قلع قلعہ ہو گیا چنانچہ اگر مخلوک کو لونڈی ہوئی تھا مالک کو اس کے ساتھ بعضی تعاقبات قائم کرنے کی اجازت تھی۔ یہ اسلام کی تکمیل پاٹیں تھیں اگر اجازت نہ دی ہوئی تو اس کا نتیجہ وہی قلائق اگر مخلوکوں کے ماقبت خالص خاتم کا ہے۔ اس عورت کا جلی قیدی ہے کہ آنا اس کے ساتھ نکاح کی تجھنگ اور بانطباط طریقے سے آقا کے پاس آنا کا خلام کا قائم مقام سمجھا جاتا ہے۔ ابتداء پر ایک شرکا کو پورا کرنے لازم ہے۔ ان تعاقبات کا اعلان کیا جائے کیونکہ پاپ کی مذکورہ بیٹے کے لئے باز نہیں اس میں استبراء و تمہارے بیٹے کی نسبت میں کسی قسم کا شہر نہ رہے گیں یہ لونڈی مالک کی وفات کے بعد خود بخود آزاد ہو جائے گی اور اولاد ہونے کی صورت میں اسے آگے بیجا نہیں جا سکے۔ اس کے ساتھ ساتھ اسلام نے قلائی کے مضموم کی تھی کہ قلائی کوئی کلی چیز نہیں کہ اس کا مسئلہ نسل در نسل پہنچ رہے ہوگا تو ایک قسم کی سزاۓ ناریلی یا جنگ و بدال کا نتیجہ ہے۔ انسان حقوق اور سلوک میں یہ لوگ کسی طرح کم نہیں ہیں۔ ایسی ہاتھ کی تحریخ حضور مختار کے نتیجہ الداع کے چانچل میں کی تھی اہلاس میں کی۔ آپ مختار کے فرمایا تھیں خاص طور پر دو طبقات کا خیال رکھنا ہے۔ ہو اس وقت سوائی کی مغلوبیت کی نزدیگی گزار رہے ہیں ایک حورت کا طبق اور دو طبقات کا کاگر وہ فرمایا تھیں وہی مکالہ جو خود کھاتے ہو اور انہیں وہ پوشک پہنچا جو خود نسبت کرنے کے لئے اگر ان سے کوئی ایک قلائی سرزوں ہو جائے ہے معاون کرنا مشکل نظر آئے تو

ہاتھ کی سر توڑ کو کوٹھ لی۔ یہ اسلامی تھاکر جس نے
انہیں عدل و انصاف کے نہایت اونچے مناصب پہنچ لیے۔
ریگ و نسل سے تعلیم نکران کی علمی سیادت کا اعزاز کیا
تمام مدنی اور معاشری حقوق حاصل ہوتے تھے جو ایک حا
لactual شخص کو حاصل ہوتے ہیں۔ پرانچے وہ فکر و کی
قیادت کر سکتا ہے۔ چار شاخوں کی اسے ایجاد ہے۔ تمام
واعظی اور غاری تصریفات میں خود ممتاز ہے۔ حضرت امام
غلام زادو تھے اور سکن بھی لیکن رسالت مابین اسیں
لٹکری قیادت کے لئے منتخب فرمایا۔ حالانکہ اس لٹکر میں
حضرت عمر بیجے جبل القدر صحابہ موجود تھے۔ انہیں یہ لٹکر
مقام خندق تک ہی پہنچا تھا کہ حضور ﷺ کا وصال
ہو گیا۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ فیض ہے۔ لوگوں
کی چیزیں گویوں کے علی الرغم آپ نے حضور ﷺ کے
پیٹے کو برقرار رکھا اور اس شکن سے روانہ کیا کہ حضرت
اسلام مجھ سے پیچے اترے کی کوشش کی تھے۔
حضرت جب حضرت امام نے پیچے اترے کی کوشش کی تھے۔
اور میں پیدل ہی چلوں گا۔ آج کل ہمارے ہاں ہر کوئی
امامت کے لئے بے تاب نظر آتا ہے۔ حالانکہ محمد اول میں
یہ حالت نہیں تھی۔ صرف وی اخلاص امامت کا فرض
الحاجم دیتے تھے جو نہد و تقویٰ میں ممتاز نظر آتے تھے۔
حضرت سالم مولیٰ حذیفہ کی امامت کا واقعہ تاحدیت کی مدد
کا ہوں میں مذکور ہے۔ اسلام کو لٹکی کے ہام پر بدھ کرنے
والے سن کرجان ہوں گے کہ اخراج کی طرح غلام بھی
امامت کر لیا کرتے تھے اور عظیم المرحیت صحابہؓ ان کی اقتداء
کی تھیں اور ان کیا کرتے تھے۔ آزاد ہوئے سے پہلے امامت
عبداللہ بن احمد کے غلام تھے۔ آزاد ہوئے سے پہلے امامت
کر لیا کرتے تھے اور یہ سے پہلے صحابہؓ ان کی اقتداء
کی تھی۔ پرانچے داؤ بن الحسین کے الناظم میں ان باب اسفیان
یوم بنی عبد الاشہل فی مسجدہم وہ مکاتب
فی رمضان و فیهم قوم قد شہادا بدری۔ و اقتداء
کے مکاتب ہوئے کا ہے۔ جن جب وہ غلام ہی تھے اس
وقت بھی امامت کر لیا کرتے تھے۔ پرانچے ایک وحد کا ذکر ہے
کہ محمد بن مسلم اور سلم بن صادق جو مشور مختاری میں
ایک دفعہ اور ہر سے گزرے کہ ابوحنیفہ نماز پڑھا رہے تھے۔
ان کی قرات کے لئے خبر گئے اور پھر فرمایا لہذا من امام
باس ایسے امام میں تو کوئی مضاائقہ نہیں۔ ذکر ان ہو جس حضرت
عائشہ صدیقۃؓ کے غلام تھے اور جنہیں مدھلہ گیا تھا۔ قریش
کی امامت کر لیا کرتے تھے۔ عبد اللہ بن الی ملکیہ کا یاں ہے
کہ ایک دفعہ حضرت عائشہؓ مقام حرا اور ہر کے درمیان قیام
پڑی تھیں۔ قریش کے وفد شرف نیاز کے لئے ان کی
خدمت میں حاضر ہوتے تھے۔ اسی اثناء میں نماز کا وقت
ہو جاتا تو عبد اللہ بن الی بکر لماز پڑھا دیتے تھے۔ اگر وہ نہ
ہوتے تو ذکر ان ثابت کرائے تھے۔ آج ہماری سوسائیتی میں
ہاتھ صڑا پر

فرماتے ہیں کہ میں نے شام میں کھول سے زیادہ قیمتیں
ویکھاں ان حضرات کے ملاواہ ایسے تائیں کا بھی ذکر نہ ہے۔
جن کے پابن علی اور ماکیں بھی تھیں۔ خلآل سالم بن عبد اللہ
بن عمر بن الخطابؓ قاسم بن محمد بن الی بکر علی بن الحسین بن
علی بن الی طالبؓ زمخشی کے قول کے مقابل ان کی ماکیں
یوگوی کی پیشیاں تھیں۔ العقد الفردی میں ابن الی بکر لکھتے ہیں
کہ عیینی بن مویسی نے مجھ سے پوچھا من فقيہ البصرہ
میں نے کما الحسن بن علی الحسن اور محمد بن سیرین نے پوچھا یہ
کون؟ تھا لیکیا گیا مویل تھے۔ اس کے بعد پوچھا من فقيہ البصرہ
مکہ میں نے کما عطاء بن علی ربانیؓ صحابہؓ سعید بن جیہؓ
سلمان بن یسار پوچھا یہ کون تھے؟ میں نے کما موالی۔ پھر پوچھا
من الفقه القباء میں نے کماریق الراہی و ابو الزہرا پوچھا یہ
کون ہیں؟ میں نے کما موالی۔ یہ سنتہ ہی اس کی طبیعت میں
کچھ تکددر سایہ اور گیا۔ سالمہ کام جاری رکھتے ہوئے پوچھا
من فقيہہ القیمین؟ میں نے کما ملاکوں و زانہ و ان سب
پوچھا یہ کون؟ میں نے کما موالی۔ یہ سنتہ ہی اس کی طبیعت
میں اور خلابی پیدا ہو گی۔ پھر پوچھا من فقيہہ الشام قلت
کھول الدمشقی پوچھا یہ کون؟ میں نے کما ممالک اموالی پوچھا یہ
من فقيہہ الکوفہ راوی لکھتا ہے کہ جی چاہتا تھا کہ کوئی
حکیم بن عتبہ غفاری بن علی سلمان۔ و لکھنا رایت فہ آخرين
پوچھا ابراہیم الفہنی اور ارشی کون تھے؟ میں نے کما علی۔ یہ
سنتہ ہی اسے قدرے آسوی گی اور آرام انصیب ہوں۔ اسی
طرح کی ایک مثال بیجم یا قوت میں ہے۔ عبد الرحمن بن زید
لکھتے ہیں کہ جب عبدالوہ (عبدالله بن عباس، عبد الرحمن بن زید
زید اور عبد اللہ بن عمرو بن العاص) کا انتقال ہوا تو صار
الفقہ فی جمیع البلدان الی الموالی پس کہ کا قیسہ
علام بن الی ربانیؓ ایک ایک پر نہے نے سمجھ کی ورز
خواب میں دیکھا کہ ایک پر نہے نے سمجھ کی ورز
کو دفن کر کے آئے ہیں۔ جب بیٹھنے تو اس قدر اس اور
کوہا ایک قیدی ہے جس کے قتل کا حکم ہو چکا ہے اور وہ اپنی
ہماری کے انشار میں بیٹھا ہے کہ ان کے ساتھ دوزخ کا ذکر
کیا جاتا تو اس قدر ان پر بھیت طاری ہوتی گواہ دوزخ صرف
ان کے لئے ہی بحالی گئی ہے۔ ان کی وفات کے پہلے میں
ایک واقعہ مشور ہے کہ وفات سے چند روز پہلے کسی نے
خواب میں دیکھا کہ ایک پر نہے نے سمجھ کی ورز
احمال۔ اس نے حضرت ابن یرس سے تعمیر ہو گی۔ فرمایا
اگر تیر اخواب سچا ہے تو حسن بصری کی وفات اور پیچی ہے۔
ایسا ہی ہو۔ خواب کے چند روز بعد حضرت حسن کی وفات
کی خبر سن گئی۔ جنہاں میں لوگ اس کی رثیت سے شرک ہوئے
۔۔۔ جامع بصرہ میں ایک شخص بھی صدر کی نماز کے لئے موجود
ہیں تھے ایک بھروسہ میں ایک بھروسہ میں ایک بھروسہ
لے کر آج تک تاریخ بصرہ میں اسی اتفاق دیکھنے میں نہیں
آیا۔ شام میں کھول دشیت تھے جو لام اور زانی کے استھان تھے
بن کے بارے میں مشور تھا ابوہ من اهل المرات و امه
انبیۃ الملک من ملوک الکابیل حضرت کھول اپنی بہادری
زندگی کا ذکر ہوئے کرتے ہیں۔ میں عمود بن سعید بن العاص کا
غلوص رہا ہوئے کی وجہ سے علم میں ممتاز ہو جاتے۔ اس کی
لام غلہ انہوں نے بھی قبیلہ مندریل کے ایک شخص کے
ویلی عافی مولی این عمر کی کہ انہوں نے اکٹھم این مرے
ماہل کیا۔ عکرہ ہو این عباس کے لازم تھے۔ آخری وقت
تک آپ کے ساتھ رہے۔ پرانچے مشور ہے کہ جب حضرت
ابن عباس کی وفات ہوئی تو آپ ابھی غلامی کی حالت میں
تھے۔ ان کے بیٹوں نے اسیں چار بزار بخار میں آگے
فروریت کیا۔

وشاہت سے بیان کیا جا پکا ہے کہ اسلام نے غلاموں کو
سرلنڈ کرنے اور اسیں معاشری طور پر ان کی مالت بخیر

سوال ۶ : ہوائی جہاز کے مددات میں انسان کے پیغام سے از جاتے، سندھی مددات میں انسان کی لاشوں کو سندھی جاہر کھا جاتے ہیں لور اکٹھ تجویں پر عرصہ طویل بعد غارہ تین بن جاتی ہیں۔ ایسے مددات میں تمہیں سوال ہوا بیاندھاب تواب کس طرح ہے؟ تاہمے بندگی یہ اصل ہے۔

جواب : موت کے بعد دن بھی مددات میں ہو وی اس کی قبر ہے۔ اور اسی مددات میں اس پر برزخ کے انواع طاری ہوتے ہیں۔ واللہ اعلم۔

تبیغی جماعت کے بارے میں نفلط فتنی کا ازالہ

سوال : ہمارے بیان ایک عالم دین جو ختم نبوت کے سرکردہ بھی ہیں، وہ تکلیفیست یہ خوب نہت بھی فرمادے ہے یعنی اللہ پاک اپنی جانے خرط عطا فرائیے لور جنہی فتنی مرمت فرمائے (ایمیں)۔ مگر مددات و تبلیغ کی جماعت کے لئے ان کی گنتگوں تقریر میں بچھے اکی باتیں اوتی رہتی ہیں جن سے کافی احباب اس جماعت سے کچھ اچھا ملن نہیں رکھتے، موصوف کی ان باتیں کے متعلق احباب کا مشورہ ہوا کہ آپ سے ربطدار رکھنے کوے انتشار کیا جائے اور واقعی اس جماعت میں وہ باتیں ہیں جو شرکت سے پر بڑی کیا جائے۔ اس جماعت کے وہ باتیں ہیں کہ تبلیغ اے کے تکلیف کے خلاف کچھ کہ موصوف کا کہنا ہے کہ تبلیغ اے کے تکلیف کے خلاف کچھ نہیں کہتا۔ ختم نبوت کی بات نہیں کرتے۔ صرف چھ نبیوں ہے ذور دیتے ہیں، ان کی اس خاتمیتی اور تکلیفوں کے خلاف کچھ کہنا کہ تکلیف کا کچھ ایسا کہ تکلیفوں سے معاف ہے کہ آپ کے خلاف کچھ نہیں کہیں گے۔

فہ تبلیغ والوں نے قرآن پاک میں تکلیف کر کی ہے، جو اسی کی آیات و احادیث و حدیث کے راستے کے لئے بتائے ہیں۔

۱۰۸ اس ترتیب سے جماعت کا کام سماپت سے ثابت نہیں۔ بر او کرم تفصیل سے ان امور پر رد شنی ڈال کر ہماری رہبری درستہ الی فرمائیں۔

جواب : ہر شخص اپنے اندازِ تلف و علم کے مطابق بات کیا کرتا ہے۔ مالی مکالم تکنیق ختم نبوت کے ذمہ داروں صرف تبلیغ کے کام کو انت کی سرہنگی کا ذریعہ کہتے ہیں اور اکابر تبلیغ کے دل سے قدر و انہیں بلکہ ختم نبوت کے دستور میں لکھا ہوا ہے کہ ختم نبوت کے مبلغین کو تبلیغ میں بھیجا جائے۔ اس لئے آپ حضرات غیر مذکور افراد کی اقویں پر وجہ دیں، اکو ان امور میں ایجنس سے کریز کریں۔ بچھے معلوم ہے کہ اکل تبلیغ الحدیث ختم نبوت کا مستد بھی یا ان کریتے ہیں اور جملہ کی فرمیت کے بھی ہاں ہیں۔ ختم نبوت کے خدام تمام مسلمانوں کو اپنا خود کہتے ہیں۔

ایصالِ ثواب کی وعاء

سوال : الرؤس کا ایک اکار اور شرک کے فوتوں کی



تمہارا درخت تھاں (کے سال) کی الجیہ کا بھی) اگر یہ ناجائز ہو تو آپ تک نظرت (کے سال) اس کو تبدیل کرنے کا ختم فرمائے۔

سوال ۳ : کسی رکعت میں بھول سے ایک ای سجدہ کیا اور سلام تسلی پلے یاد ہی ڈیا تو کیا کرنا چاہیے؟

جواب : جب یاد آجائے اس سجدہ کو ادا کرے، پھر دستور کے مطابق سجدہ سوچی کرے۔

سوال ۴ : جماعت میں الام کا دشمن جاندار ہا اور الام کی جگہ دوسرا کوئی نہیں آیا اب نمازی اپنے نماز کس طرح ادا کریں گے اور کیا یہ نماز کامل ہو گی۔ درستے یہ کہ الام جانتے وقت اکل صفت سے کسی کو اپنی جگہ کھانا کر کیا تو یہ دوسرا الام نماز کش شرعاً سے پڑھائے گا ایسا جام سے نماز پڑھو گی اپنی دہان سے پڑھائے اور سری نمازوں میں کیا پڑے کہ سورہ بھی پڑھو گی اپنی باتیں اور کیا الام کے طبق باتے ہے جماعت کا ثواب ہو گا کہ نہیں یا دوبارہ جماعت کرنا ہو گی۔ واضح اور مفصل ہو اب سے فوڑیں۔

جواب : الام کو اپنی جگہ کسی کو غایب ہانا چاہیے۔

اگر نہ ہائے تو مقتدیوں میں سے کسی کو آگے بڑھ کر خود طیار بن جانا چاہیے۔ اگر الام غایب ہائے بغیر سمجھتے اکل کیا اور

اس کی جگہ کوئی دوسرا انسان کیا تو سب کی نماز کاہیت ہے۔

اصل الام نے جمل سے نماز پڑھو گی طیف کو چاہیے کہ دیہی سے آگے شروع کر دے۔ اگر الام کے ذمہ قرات ہائی تو طیف کو اس کا اشارہ کر دے۔ مثلاً چون گی طیف کو چاہیے کہ اشارہ کر دے کوئی جس کے منی ہوں گے کہ قرات ہائی ہے اور اگر قرات کر کا حقہ اکھنوں پر ہاتھ رکھ کر اشارہ کر دے کہ رکھنے ہائی ہے۔

سوال ۵ : جرکی اذان میں الصلوٰۃ خبر من النوم لو اکرنا بھول جائے اور پچھو دی اذان کر دی جائے تو پھر کیا کرنا گا؟ اسی طرح دیگر لاٹوں میں ایک گلہ بیاد کلت اور ان کے جائیں تو پھر کیا صورت ہے؟

جواب : اذان جریں الصلوٰۃ خبر من النوم (و درست) کا مستحب ہے، اگر بھول جائے تو کوئی حرج نہیں، دوسرا لاٹوں میں اگر کوئی کلت پھوٹ جائیں تو اذان کو لوٹا جائے یا نہیں؟ یہ مندرجہ کیا ہے۔

تو پہ کریں اور الگ ہو جائیں
سوال : میرے ایک عزیز نے ۲۰۰۴ء میں شادی کی مگر ملکوں مددات کے تحت یورپی کو تین طلاقیں دے دیں۔ اس وقت اس کی بیوی حالتِ حی ہے۔ اسی مددات میں دوبارہ تھاں پر جو ہوا اپنی مکمل حالت کیں کریا گی اور پھر عرصہ بعد تھاں پر جھوٹے والوں نے بھی اپنے تھاں درجہ دوبارہ پر جھوٹے۔ اب اس کے دو سچے ہیں۔ کیا یہ کلہ درست ہے؟

جواب : تم طلاق کے بعد بغیر شرعی طلاق کے دوبارہ تھاں نہیں ہونے کے دو نوں کو چاہیے کہ اس کاہی کی زندگی سے قبیر کریں اور فوراً الگ ہو جائیں۔ عدت کے بعد عدت دوسری جگہ سچے تھاں کر کے درے شوہر کے ساتھ بھیستری کرے۔ اس کے بعد وہ اپنی خوشی سے طلاق دے دے یا مرحائے اور دو نوں صورتوں میں اس کی عدت گزد جائے تو پہلے شوہر سے تھاں کر سکتی ہے۔ اغا عصہ دو گلہ کی زندگی برکی اس پر دو نوں قبیر کریں ایکوں کہ قبرتہ قبیر ہے۔

نماز اور اذان وغیرہ کے مسائل

سوال ۱ : جماعت میں سعیہ میں رکھنے کے ثواب اور سعیہ میں کرنے کے کہاں سے شرعی حرم سے ہمکار فرطیں کریں ایسا کی پوچھ کرہیت ہے کہ نہیں مگر اور بھائیوں کو بھی طلاق بثواب بنا سکوں۔

جواب : اس کی آگی میں یہ ایک حدیث است ہے عباد اللہ لشون صفو فکم او بخلافن اللہ بین وجوہ کم (صحیح مسلم۔ مکملہ ص ۹۸)

"الله کے بندوں میں سعید حاکم" ورنہ اللہ تعالیٰ

تسارے چوں میں اختلاف ڈال دیں گے۔

سوال ۲ : ناکل کیا عمل لفڑا ہے؟ اس کے کیا منی ہیں؟ میں نے سنائے کہ یہ عزتی الات اور ناکل و فیرہ توں کے ہم ہیں، جن کی کسی زمانے میں پوچھا جاتی تھی۔ میں آن کل ناکل ہم لاکوں کا جسے شوق سے رکھا جاتا ہے۔ کیا شرمی ناکل ہم رکھا جاتا ہے؟

جواب : جی ہاں اعلیٰ لفڑا ہے۔ جس کے منی ہیں علیہ احتیٰ ماض کرنے والی۔ یہ بعض محلیات کا بھی ہم

قباریانی شخص نے اہل خانہ سمیت اسلام قبول کر لیا

کوت مومن۔ کوت مومن کے ایک فلپائنی شہری احمد نے اپنے اہل خانہ سمیت قباریانیت سے توبہ کر کے اسلام قبول کر لیا ہے۔ فیض احمد کے دادا دوست محمد نے قباریانیت قبول کی تھی مگر اب پند افراد کے ساتھ کے تمام افراد مسلم ہو چکے ہیں۔ تفصیلات کے مطابق کوت مومن کے رہائشیں احمد بروڈگار کے سطح میں قابل ہو گئی ہوں اور میرا خلوند قباریانی ہے، اپنے اگر وہ مسلم ہو جائے تو تھیک ورنہ میرا اور اس کا رشتہ شمیم ہو گیکہ سابق مسیحی بخوبی پوچھ دیجئے اسلام قبول کرنے پر اس خاندان کو مبارکہ کا وہی ویش کی ہے۔

...○○...

فیصل آپلا۔ عالی مجلس تحدید شتم نبوت کے سیکریٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے صدر پاکستان اور وفاقی وزیر داخلہ سے مطالبہ کیا ہے کہ پاکستان میں قباریانی قذف کے خاتم کے مرد کی شرعی سزا مانذہ کی جائے اور اگر قباریانی مردم شماری میں حصہ نہ لیں اور غیر مسلم اقلیت کے خاندان میں ہم درج نہ کرائیں تو ان کی پاکستانی شہریت شتم کر کے ملک بدر کر دیا جائے۔ انہوں نے کماکر انتقال قباریانیت آزادی پس 1982ء کے تحت قباریانی مذہب کی تبلیغ و تثیری پاہندی سے اور قباریانی اسلامی شعائر استعمال نہیں کر سکتے جبکہ قباریانی آئین و قانون کی حکم کملکا خلاف ورزی کرتے ہوئے بعثتوں کے مردیک ہو رہے ہیں۔ اس کے مطابق قباریانیوں نے اپنے دوست غیر مسلم کے خاندان میں درج نہیں کرائے اب جبکہ قباریانیوں کو سرکاری طور پر آئین میں ترمیم کر کے مزدیساً احمد قباریانی کو یا نیجی تعلیم کرنے پر غیر مسلم اقلیت قرار دیا جا پکا ہے تو 1984ء کی مردم شماری کی طرح اب غیر مسلموں کے خاندان میں اپنے ہم درج کرائیں مگر ان کی سمجھ تدوادا کا پہنچ ہل سکے جبکہ 1984ء کی مردم شماری میں قباریانیوں کی کل تعداد ایک لاکھ چار بیڑا 223 تھی، جن میں سے بھائی کربت سے قباریانی امریکہ، برطانیہ، جرمنی، اسٹریلنیا، فرانس اور پاکستانیوں نے اپنے اب تدوادا چند بیڑا ہلی رہا گئی ہے جن کو کافی طور پر غیر مسلم شمار کیا جائے۔

...○○...

فیصل آپلا۔ عالی مجلس تحدید شتم نبوت کے سیکریٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے ایک ملی گرام کے ذریعہ صدر پاکستان سردار قادر احمد خان القادری، وزیر اعظم پاکستان نے نظیر بھٹو، وفاقی وزیر تعلیم یہود نور شید احمد شاہ سے مطالبہ کیا ہے کہ قباریانی غیر مسلموں کی بڑی ہوئی اسلام و شمن سرگرمیوں کی روک قائم کے لئے قباریانیوں کو تمام کلیدی اسماجیوں سے الگ کیا جائے اور مگر تعلیم پر قبضہ شتم کرنے کے لئے قباریانی غیر مسلموں کو فوری تبدیل کیا جائے اور

قبول اسلام

پسورد۔ تفصیل پسورد کے نواعی گاؤں ہر وہ منڈی میں ایک فلپائنی شخص نے اسلام قبول کر لیا ہے۔ تفصیلات کے مطابق ہر وہ منڈی کے محل اسلام کے رہائشی امانت اند ولڈ مبارک احمدی انتظامی طلاق "مرال" میں اسکن احمد، شمسی احمد، شمسی احمدی کیوں انت اونٹیلا اسے تین بیٹیوں ناصر احمد، مکرور احمد، شمسی احمدی پانچ بیٹیوں نے مزدیسیت سے تائب ہو کر میان غلام محمد کی تبلیغ پر اسلام قبول کر لیا ہے۔

لالہ موی کے نواعی گاؤں گنجیانہ نمل کے ایک خاندان نے قباریانیت سے تائب ہو کر اسلام قبول کر لیا ہے۔

قباریانیوں کو سزا

توہین کفر طبیب کے مردیک ہن تین قباریانی مبلغوں کی سزا کو برقرار رکھتے ہوئے ایڈیشنل کنز کو کوئی دوچین جناب شیر احمد ریسمانی نے قباریانیوں کی ایک مسٹرڈ کر دی اور ماختہ عدالت کا فیصلہ ہمال رکھا۔ اہل اسلام کی جانب سے اس مسٹرکٹ اہلیتی جانب مگر کرم تگی نے دوکات کی۔ تفصیلات کے مطابق ایڈیشنل کنز کو کوئی دوچین جناب شیر احمد ریسمانی نے کفر طبیب کا حق لگانے والے تین قباریانیوں مبارک احمد ولد عبد الرحمن، اسٹف جاوید ولد مکور احمد، احسان اللہ ولد متبرول احمد کو ماختہ عدالت سے دی جانے والی ایک ایک

مضمون نگار حضرات سے التماس

○ ... مضمون کافی کے ایک طرف لکھیں۔ «توں طرف کم از کم ایک اخچ غالی جگہ پھوڑیں۔ ○ ... دوسروں کے درمیان ذرا محدود رکھیں۔

○ ... تحریر صاف اور غوش خط لکھتے ہی کو شش کریں ہاگر ہائی سیکنڈری ملکن ہوئے۔

○ ... مضمون کے لئے انتساب موضوع کے بعد حق الامانیکان اس کی کوشش کریں کہ موضوع سے متعلق موادی تحریر میں لا جائے۔ موضوع سے بہت کفر فیض ضروری باقتوں کو درج کرنے سے کریں۔

○ ... وہی موضوعات پر لکھنے والے محدود کتب و رسائل سے مواد میا کریں۔ قرآنی آیات کی نقل میں صحت کا خاص ذیال رکھیں۔ اور حدیث کے محتاط میں یہی احتیاط سے کام لیں۔ نئے لکھنے والے حدیث کی مشورہ و تداول کتب سے حدیث نقل کیا کریں اس طرح موضوع میں موضوع احادیث درج کرنے سے خلاف رہے گی۔

○ ... مضمون پورا ارسال کریں۔ الگ الگ قطیلوں کی صورت میں مکمل تحریر آئنے تک قابل اشاعت نہ ہوگا۔

○ ... جلد، کافی فسی کی روپورث لکھتے وقت اس بات کا خاص ذیال رکھا جائے کہ تقریروں میں بلا وجوہ جملوں کا محکماہ و دہری لا جائے۔ مفصل تقریر کا خاص متصدود و تو تقریر کے انہم اور خاص نکات کو حقیقت کریں۔

○ ... بخوبی اور بیانات سمجھیج و بت متعدد نوٹے کی اقدیمی کی جائے۔ قیامتیت سے متعلق خبروں میں سخت احتیاط سے کام لیا جائے۔

○ ... باتیل اشاعت مضمون کا مسودہ اپس ملکوں کے لئے واک فرج اوارہ کے ذمہ نہ ہوگا۔

○ ... وہی مدارس کے طبق اور دیگر حضرات تحریر کا طریقہ یعنی کے لئے باتیانہ رابطہ کریں۔

○ مظلوم کی پردھان سے اور دیکھ کر اس کے اور اللہ کے

در میان کوئی پڑھ نہیں۔

○ یہ بخت قوای ہے جو فتویں سے بچا اور جس نے

آنہائیں میں ہبہ کیا اس کا کیا کہتا۔

○ لوگوں پر ایک ایسا واقعہ آئے کہ ب قاتل کو یہ معلوم

نہ ہوگا کہ اس نے کیوں قتل کیا اور نہ مبتول کو یہ معلوم ہوگا

کہ وہ کیوں قتل ہوا۔

○ خدا کو دیکھوں سے زیادہ محظوظ کوئی چیز نہیں۔ ایک ق

دو آنسو ہو تو فدای سے لگل اور دوسرا وہ قدرہ ہوں جو راہ

خدا میں گرے۔

○ جملوں کو اپنے ہاتھوں سے اپنی زبانوں سے اور اپنے

ہاں سے۔

○ افضل جملوں سلطان کے سامنے کی بات کہا تے۔

○ جب تم اُدی سر کو لھیں تو ایک کو اپنا اہمیت بیالیں۔

○ بہترت فتح نہ ہوگی جب تک قبہ فتح نہ ہوگی اور قبہ

فتح نہ ہوگی جب تک سورج مغرب سے نہ لکھ آئے۔

○ ہو ٹھیک اپنے ہاں کی خلافت میں قتل کیا جائے وہ شہید

ہے۔

○ شہید کے سب گلہاء معاشر ہوں گے سوائے قرض کے۔

○ صدقہ میں مددار کا حصہ نہیں اور نہ کہانے کے قابل

مضبوط اُدی کا۔

○ قیدی کو رہا کرو، بھوکے کو کھانا کھلاو اور بیمار کی عیارات

کرو۔

○ تحری زبان اللہ کی یاد سے بیشتر رہانی ہاں ہے۔

ہیں 'مولانا محمد علی صدیقی

سیدنا صدیق اکبر کے اسلام پر بہت احسان ہیں اور اسلام

کی خدمت کرنے والی ہستیوں میں سیدنا صدیق اکبر

سرورت ہیں جس نے جب ضرورت پڑی اسلام کے لئے

قرآنی دی۔ نبی کریم ﷺ نے آخری دنوں میں

ارشاد فرمیا کہ سب کے احسان کا بدل پکار دیا لیکن ابو بکر

صدیق ایسا شخص ہے جس کے احسانوں کا بدل اللہ رب

العزت ہی دیں گے۔ ان خیالات کا انکسار عالی مجلس تحفظ فتح

نبوت کرائی کے مطلع مولانا محمد علی صدیقی نے پائی محمد بن علی

مولانا نے فرمایا کہ سیدنا صدیق اکبرؒ کو ایسی بھی اللہ تعالیٰ نے دی۔ جب ایک یہودی نے نبی کریم ﷺ کی

عدالت میں مقدمہ ادا کیا کہ صدیقؒ نے مجھے مارا ہے۔ نبی

کریم ﷺ نے پوچھا صدیقؒ کی وہ اسے مارا ہے۔

یا رسول اللہ ﷺ نے اللہ رب العزت کی قیمت کی

حقی۔ صدیقؒ تحریر پاہ کوہا ہے۔ یا رسول اللہ ﷺ نے اسے مارا ہے۔

آپؒ کو فوراً اللہ تعالیٰ نے جیر کیل اینیں کو بھیج دیا کہ اللہ تعالیٰ

کو ادا ہے۔ صدیقؒ کا یہ یہودی نے تجویٹ کا صدقیں چاہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں صحابہ کرامؑ کے راست پر چلے کی تھیں نصیب

فرائیں (آئیں)۔

اموال موتی

مرسل۔ ساجہزادہ محمد مختار الرحمن۔ سرگودھا

(۱۹۸۰ء۔ کامیاب)

سال قیدہ باشقت اور مبلغ پانچ بیانی ہزار روپے جنماد کی سزا کے خلاف قاریانہوں کی ایک کو مسخر کرتے ہوئے ماتحت بیداری کا فیصلہ ہمال رکھنے کا حکم سنایا۔ مذکورہ قیتوں قاریانہوں کو استثنی کشش جناب اشرف اللہ خان کا لکڑی کی عدالت سے کلر طیبہ کی توجیہ اور نوہ کو مسلمان ظاہر کر کے اہل اسلام کے جذبات کو بخوبی کرتے کے جرم میں وصف ۱۹۸۲ء میں تحریرات پاکستان کے تحت مورخ ۲۶۔۱۰۔۱۹۸۲ء کی ایک سال قیدہ باشقت اور پانچ بیانی ہزار روپے جنماد کی سزا ایک سال قیدہ باشقت کے سزا پایے والے تینوں افراد قاریانی مذہب کے سزا پایے والے تینوں قیتوں کی جانب سے ایک پیش کشش جناب بشیر احمد ریسانی کی عدالت میں ایک داڑی کی گئی۔ عدالت نے فریضیں کا موقوف سنا اور فریضیں کے وکلاء نے اپنے اپنے دلاک دیئے۔ استناد اور مسلمانوں کی جانب سے ڈرکٹ اہلیتی جذبات کریمؒ نے اپنے دلاک میں کہا کہ قاریانہوں کو غیر مسلم اقیانی قاریوں کے جذبات کے بعد کوئی حق نہیں پہنچا کر وہ خود کو مسلمان ظاہر کر کے مسلمانوں کو دھوکہ دیں یا کسی بھی طریقے سے مسلمانوں کے جذبات سے کھلیں۔ انہوں نے عدالت ہائے ہاں میں ایک کوثر اور پریم کوثر کے فیصلہ جات کا خواہ دے کر کہا کہ وہ ہمارے لئے مشعل راہ ہیں۔ قاریانہوں کی جانب سے احسان اعلیٰ قاریانی میڈیو دیکٹ نے بھرمان کی مظلہ میں اپنے دلاک پیش کئے۔ عدالت نے فریضیں کے دلاک میں کے بعد اپنی فیصلہ سناتے ہوئے ماتحت عدالت کا فیصلہ ہمال رکھنے کا حکم دیا اور قاریانہوں کی ایک غارنگ کر دی۔

مولانا غلام مصطفیٰ بہلول پوری کی تمام جماعتی احباب سے تعزیت

یاہی بکس تحفظ فتح نبوت بہلول پوری کے رانہما مولانا غلام مصطفیٰ بہلول پوری برطانیہ کے تبلیغی دورے سے واہی ہے دفتر مالی مجلس تحفظ فتح نبوت چائم سمجھ باب الرحمت کرائی تشریف لائے اور بعثت دوزہ فتح نبوت کے ہاں دیر جناب مالک تحفظ فتح نبوت میں ایک دوسرے سے داہی ہے دفتر مالک تحفظ فتح نبوت چائم سمجھ باب الرحمت کرائی تشریف لائے اور بعثت دوزہ فتح نبوت کے ہاں دیر جناب مالک تحفظ فتح نبوت کی رحلت پر لائل دفتر سے تعزیت کی اور مردم کے لئے بلندی درجات کی دعا کی۔ آپ نے عالی مجلس تحفظ فتح نبوت کرائی کے مطلع مولانا محمد علی صدیقی کو بیلکاں میں نے برطانیہ میں قائم پر گرامیوں کے انتظامی جذبات جانقاہ مالک تحفظ فتح نبوت کے بلندی درجات کے لئے دعا کی۔ مولانا نے مزیو کہا کہ حافظ محمد حنفی صاحب کی وفات ہمارے لئے ایک بہت بڑا سانحہ ہے۔ مولانا غلام مصطفیٰ صاحب درس الہوار العلوم آدم ناؤں تشریف لے گئے جذبات مولانا عبداللہ در خواتیح رحمت اللہ علیہ کی وفات ہے ان کے سازہزاوگان سے تعزیت کی اور دعا کی کہ اللہ تعالیٰ مردموں کو اپنے ہوار رحمت میں بچکے علیحدت فرمائیں۔

سیدنا صدیق اکبرؒ کے اسلام پر بہت احسان

پہنچنے سے لگوں سے لگو دے گی۔ آخر وہ وقت بھی ہیاگر
جیزیرتیں بلدیہ میان وجد الدین شس سے مس ن ہوئے تو
اہم فدائیان صحابہؓ پہنچنے سے لگوں سے تمام گیتوں پر
تمام الاتحاء کے جلاڑوں کے ہام لگو دیئے۔ اس کے ساتھ
ساقی تحریک عروج پر پہنچنے کی۔ جب جیزیرتیں بلدیہ و انتظامیہ
نے یہ سمجھا ہے جان نیں پھوڑے گی تو انہوں نے لاہور سے
سک مرمری تختیوں کا آرڈر دے دیا۔

۱ صدر گیٹ کام ہاپ اللہ اسلام۔

۲۔ محمد مختار کے گیٹ کام ہاپ اللہ مکمل تھا۔

۳۔ شفیع گیٹ ہاپ حضرت ابو مکرم صدیق رضی اللہ عنہ۔

۴۔ ولی سہر گیٹ لاہم ہاپ گیٹ کام ہاپ حضرت مر

نادری۔

۵۔ مرتضیٰ ٹلامیں یک گیٹ کام ہاپ حضرت مہمن

غفرانی۔

۶۔ مدینی مسجد گیٹ کام ہاپ حضرت علی الرضا علیہ السلام۔

۷۔ امام بازادہ گیٹ کام ہاپ حضرت حسین علیہ السلام۔

۸۔ سید سہل پر ائمہ گیٹ کام ہاپ حضرت امام صدیقہ

حسن علیہ السلام۔

۹۔ سول اپنال گیٹ کام ہاپ خالق بنست حضرت فاطمہؓ

۱۰۔ مکی خواجہ فیروز والی گیٹ کام ہاپ حضرت عائشہ صدیقہ

۱۱۔ دوزیر چوہان گیٹ کام ہاپ حضرت بالل علیہ السلام۔

۱۲۔ محمد یعقوب چاٹ گیٹ کام ہاپ حضرت ابو العاصیؓ ہن

رائے۔

۱۳۔ گورنمنٹ ہائی اسکول ایم بی گیٹ کام ہاپ حضرت

زینب علیہ السلام۔

۱۴۔ بالمقابل کارخانہ حاجی محمد شفیع گیٹ ہاپ حضرت

علیہ السلام۔

یہ گیٹ ان ہوں کے قریب ہیں جو ہم پہلے لکھے گئے

ہیں۔ ان گیتوں پر اصحاب رسول و اہلیت کے ہوں

کی یاد قیامت تک رہے گی۔ لوگوں کا ایمان تازہ ہوتا رہے

گلے یہ ایک گردشی کا رہا ہے۔ اب ہم بھی خدا دلکش

ہوتی ہے۔ ان گیتوں کے قریب ہیں جو ہم ہوتا رہے۔ اب الل

شیع حضرات کا عاشورہ کا جلوس ہاپ حضرت ابو مکرم

صدیق علیہ السلام کے پہنچے سے گزرا ہے۔ جب نے

جیزیرتیں بلدیہ دیوان محمد مختار بنستے تو انہوں نے اہم

فدائیان صحابہؓ کی خواہیں پر اپنی ذاتی ریاستی و ایمانی غیرت کا

ظاہرہ کرتے ہوئے جیزیرتیں بلدیہ نے تمام تختیوں کو نے

کر کے سے لاہور سے سک مرمری ہوائیں جو اپنی مثال

آپ ہیں۔ تختیں گیتوں پر گلوادیں اس کے ساتھ ساقی

گیٹ بھی خوبصورت ہوادیئے۔ اہم فدائیان صحابہؓ نے

جیزیرتیں بلدیہ دیوان محمد مختار کو خراج چیزوں پیش کیا ہے۔

شاید اسی کی اور شریں گیتوں پر اصحاب رسول کے ہم

درج ہوں۔ جب بھی کوئی لوار اس شریں داخل ہوتا ہے تو

ضور مجاڑ ہوتا ہے۔

ملک محمد یامن قادری

مشابہات و تاثرات

ٹلخ منڈی بہاؤ الدین دو دریاؤں کے درمیان میں واقع ہے۔ ایک طرف دریائے جلم دوسری طرف دریائے چناب ہے۔ میرزاگل حضرت زکریا کے ہام سے منسوب ہے۔ حضرت بہاؤ الدین زکریا نے کچھ عرصہ میں قیام کیا تھا۔ جس کی وجہ سے یہ شریعہ مختاری کے ہام سے مشورہ ہو گیا۔ اس شریعہ مختاری کے ہام سے مولانا عالمہ قاضی اکبر الجاہد یہ علماء کی طرف سے مولانا صوفی احمد دینؒ اس کا صدر بازار، کمیٹی بازار، پکڑی روڈ، میں بازار، چالیس روڈ، ریلوے روڈ، ڈاک خانہ روڈ زیادہ صروف ہیں۔ لیکن آج گوہاگوں مسائیں سے دوچار ہے۔ ٹلخ منڈی بہاؤ الدین کے ریلوے اسٹیشن کے سامنے صدر گیٹ ہے جو ۱۸۳۳ء میں قائم کیا تھا۔ اس گیٹ کے پہنچیں پر صیری جامع مسجد ہے۔ مسجد ہندوؤں و سکھوں کی بھروسہ حالت کے پہنچیں پر کمیٹی بازار میں تیرکاری کیا تھی۔ اس کا پانچہ پاک ہند میں جن کیا تھا۔ اس کا ایک بیانگار محل ہو گیا تھا۔ یہ بیانگار دنیا کی تمام مشابہ سے بڑا ہے۔ اس مسجد کو لوگ دور دور سے بھیجتے آتے ہیں۔ بیانگار محل میں اورہا ہے۔ مسجد پیش سایہوں کی توجہ کا مرکز رہی ہے۔ رمضان البارک میں روزہ کا لفڑاگاری کیا تھا۔ اس مسجد سے چلا ہے۔ سب یہ اس پیش سے اتفاق کرتے ہیں۔ اس مسجد کی خلابت کے فرائض دنیا کے بیانگار نے اگر تختیں نہ لکوائیں تو میں یہ کام کروں گا۔ مگر تحریک چلتی رہی فدائیان صحابہؓ نے دفعہ خلابت کا نظریں کا پروگرام ہالیا۔ مرنگی جامع مسجد میں کاظمیں اور جامیونی کے قاتم آزادی کے رہنماء مولانا حسیب الرحمن لہ جیانوی کے پیش بند کے متعلق جو ضمیم لہ جیانوی خلابت کے فرائض اور اکر پچے ہیں۔ ان کی قدری کی شریعت دو دریاں کے میان میں بھی ہوئی تھی۔ جمعت البارک کو تکمیل لکھن علیہ میں ایک اجتماع ہوا تھا۔ لوگ آج بھی یہے دریے ساتھی مفتی قیم لہ جیانوی کا ذکر کرتے ہیں۔ آپ کا تحریک آزادی میں بہت اہم کاردار رہا ہے۔ یہ شرپڑہ گیتوں پر مشتمل ہے۔ اس شریعہ کے شروع میں ایسی خلافت کے لئے بڑا ہے۔ ان پر لوبے

ابن فردی کے قلم ت

پس جن میں اس سے خدا ہوئے کادھوئی کید خدا کا بیٹا ہوئے کادھوئی کید جی کہ نعمودہش خدا کی بیوی ہوئے کادھوئی کید۔ مسلم کتاباتے والی ان جماعتیں پر جرس ہے کہ جو صحیح معلومات میں خدا اور رسول خدا مختصر کے کشائخ اور دشمن ہیں ان کو بھی کسی تحریر نہ دھکی نہیں دی اور بھی ضمن کہا کہ کسی قوتی اسلامی کے بھرنسے نبی کرم مختار کے کشائخ اور دشمن مرزا قادری کے مانے والے کی حملت کی 71 سے تقلیل کر دیں گے۔ جب سے پاکستان ہا حکومتیں آتی اور جاتی رہیں، البتہ تقریباً تمام حکومتوں نے قاریانوں کی حملت اور پشت پاہی کی تحریر کی لے بھی نہیں کیا کہ جس حکومت نے قاریانوں کی حملت کی تو حکومت فتح کریں گے اور قاریانوں کی حملت کرنے والے مجرمان اسلامی کی سنتیں خالی ہو جائیں گی اور اس موقع پر دھمکیاں دینے والے وہ حضرات ہیں جن کے اسلامی دھمکیاں دینے والے وہ حضرات ہیں جن کے اسلامی دھمکیاں دینے والے ذرا سو بھل کہ یہ کس لوگوں کے مقام سدھ کی جیکیں کرو رہے ہیں۔ میں بھی بھی سچے پر مجور ہو جاتا ہے کہ یہ جماحتیں دین کے کام کے لئے ہائی گنی ہیں با اسلامی کی نمائش کے لئے؟ جس ملک عزیز کو مسلسل محنت اور لاؤکوں قاریانوں سے ماحصل کیا گیا ہے، اس کے بارے میں قاریانوں کے عوام یہ ہیں کہ ملک گلوے گلوے ہو جائے اور ہم اپنے قاریان میں جا کر رہیں۔ قاریانوں نے اس ملک عزیز کو نہ پسلے تحریر کیا تھا اور نہ اب کرتے ہیں اور نہ ہی ان سے اس کی وقوع ہے۔ کیونکہ ان کے فخر میں خداواری کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے۔ یہ ان لوگوں میں سے ہیں کہ جس بیان میں کہاتے ہیں اسی میں پچید کرتے ہیں۔ اس کی واضح مثالی ہے کہ جب ہائی پاکستان کی لماز جاڑاہو ہو رہی تھی تو پاکستان کے سابق وزیر خارجہ لفڑی اللہ خان قداری اسے لماز جاڑاہ میں شرکت نہیں کی بلکہ غیر ملکی حضرات کے ساتھ ہیں رہا۔ جب اس سے پوچھا گیا کہ آپ اپنے ہمس کا جاڑاہ کیوں نہیں پڑھا تو صاف کہنے لگا کہ ملک کا فردوڑ سمجھیں یا کافر حکومت کا مسلمان وزیر نہیں نے اس سے لماز جاڑاہ میں شرکت نہیں کی۔ اب ہمیں سوچتا چاہتے کہ ہم ہو ہائی کر رہے ہیں کیا اس سے دین و ملک کی کوئی خدمت ہو رہی ہے یا انسان ہو رہا ہے؟ یقیناً نہ انسان ہو رہا ہے۔ حق پوچھتے ہم نے قاریانوں سے آج تک جو جگ کی ہے وہ خالص اصول اور قاریان کی بیگن ہے اور اس میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں حق سے بیکار کیا ہے۔ یہ چند طرس انتہائی سوچ پھانک کے بعد قاریم کی خدمت میں پہنچ کی ہیں۔ آخر میں خدا کا واطد دے کر تمام مسلمانوں سے اول کرنا ہوں کہ مسلمان اپنے دشمنوں کو پہنچائیں اور ان کا صحیح معلوم میں تعاقب کریں۔ اللہ تعالیٰ صحیح گھنے کی قبولی نصیب فرمائیں (آئین)۔

آخر کیوں نہیں سوچتے

بیعت طباء الاسلام کی ۲۵ سالہ کارکردگی پر روشنی ڈالی گئی۔

بپن مقررین نے اس اجتماع میں حکومت کو اور بپن نے اپوزیشن کو آؤسے ہاتھوں لایا۔ اسی طرح ایک اور کافر نلس

لاؤکر موضعی دروازہ میں ہوئی ہو کافر نلس امام محمدی کے ہم سے موسم تھی۔ ہائی کافر نلس نوں کی طرح اس امام محمدی کافر نلس کی خبر اخبارات کی زیست تھیں۔ مورخ سالار فہر

۱۹۷۳ء میں مقررین نے اس اجتماع کو روشنامہ پاکستان میں شائع ہوئی اور اس میں

میں تبلیغ کے لئے جانے والی تمام جماعتوں کو خصوصی طور پر ہمیں میں تبلیغ کے لئے جانے والی تمام جماعتوں کے عالمی امیر مولانا اعماں الحسن

صاحب دامت بر کا تم نے امت مسلم کی کامیابی رشد و ہبہ ایلات اور رہائی اتحاد کے لئے دعا کرائی۔ اس دفعہ اجتماع میں

گزشتہ سالوں سے زیادہ نبوس اللہ اور اس کے رسول ناظم الانعام مختار کی قیمتی کیا جاتا ہے کیا جاتا ہے کے لئے جمع ہوئے تھے۔

اس اجتماع سے حضرت اقدس مولانا اعماں الحسن امیر تبلیغ

جماعت حضرت اقدس مولانا محمد عمر بیان پوری کے علاوہ

پاکستان میں جماعت کے رہائنا جاتی عبد الرحمن "مولانا محمد

احمد" مولانا مفتی زین العابدین کے علاوہ اور دیگر حضرات علماء

کرام کے ایمان افراد ہیں ہوئے۔ کافل عرصہ سے یہ بات

ہل آرہی ہے کہ بہ رائجہ اجتماع کا انتخاب قرب آتا ہے تو کوئی

ذمہ دینی اور سیاسی جماعتیں بھی اپنے انتخابات مدد کو رکھے تبلیغ

اٹھ سے پہلے اور بعد میں رکھتے ہیں۔ اسلام بھی اسی طرح

ہوں جماعت اسلامی کے زیر انتظام شدہ اکشیم کافر نلس ہوئی

ہو ایک بہت بڑی کافر نلس تھی۔ جس میں پاکستان سے جماعت اسلامی کے رہائنا جاتی ہے ایسا کیا جا رہا ہے۔

کتابت "کافر نلس کی ثبوت کی قاریانوں کے سوا کسی سے

لڑائی نہیں۔ ہماری جماعت کا تم مدد ہے کہ یہی

کریم مختار کافر نلس اور آپ کے صحابہ کرام کی حرمت و

ہوس کے تحفظ کے لئے نہایت حکمت عملی کے ساتھ کام

کرتا ہے "کافر نلس نے ہمیں کرم مختار کافر نلس کی ثبوت کا

صرف ایک کارکردگاہ ایک ایسے شخص کو جس کا کوئی اچھا کارکردگاہ

نہیں اپنائی ہے اور اس کو پیغمبر خاتم الانعام مختار کافر نلس

کے مقابلہ میں لا کارکردگاہ۔ اور قاریانوں نے جس کو نبی ہبلا

اس بہجت نے د صرف ثبوت کا دھمکی کیا بلکہ یہ ہزارہ سرائی

بھی کی کہ "نعمودہش" نبی کرم مختار کافر نلس کی مثال پہلی

رات کے چاند کی ماند اور میری مثال پورا گھویں رات کے

چاند کی ماند ہے۔ ایک اور جگ مرزا اپنی کتاب کشی قوح میں

دھوکی کرتا ہے کہ "مبارک ہو وہ جس نے مجھے پہنچا دیں

خدا کی راہوں میں سے آخری را ہو۔ اور خدا کے

تو دوں میں سے آخری تو رہے۔ بد قسم ہے وہ جس نے مجھے

پھوڑا۔ "اس کے علاوہ اس بہجت نے اور بھی دعاوی کے

مدد پیدا کر کوئی نہیں کیا۔ اس کافر نلس میں

سینپیشتر "حافظہ فضل احمد سینیز اور جمیعت طباء الاسلام کے

مرکزی رہائنا جاتا ہے۔ مولانا احمد خان "حافظہ حسین احمد

مدد پیدا کر کوئی نہیں کیا۔ اس کافر نلس کے

عین فردی کے قلم ت

مولانا حبیب الرحمن قاکی مغل

مدارس عربیہ کے نصاب پر بے چا اعترافات

اس سلطنت کی تصدیقات کے لئے اس باب بحثت ہے اور
سید مردوم روش مستقبل ازمو لوی سید قطب احمد مردوم
اور نقش جیات از فتح الاسلام مولانا سید "سین انہم مدنی قدس
سرہ ملا جنکی جائیں۔"

ان مکاتب میں مسلم علمکارین دوسرین کا یہ مختصر فصل ہوا
کہ گورنمنٹ کا چاقم کیا ہوا اسلام قیام مسلمانوں کی ضرورت
کو کوچرا خیص کر سکتا بلکہ یہ اسلامی تدبیب اور پلچر لیکے چاہے
کن اور ان کے مقام و احوال کے واسطے ملک ہے، مگر
اس اسلام کی اصلاح کے سلسلے میں ان کی رائیں مختلف
ہو گئیں، ایک جماعت نے مسلمانوں کی اس زیادوں مالی کاملاع
انگریزی علوم و فنون اور تدبیب و تمدن میں تجویز کیا، باقاعدہ
و مگر اس جماعت کا اصل مقصود مسلمانوں کی اقتصادی اصلاح
اور دینی یا ثقافتی کا دور کرنا تھا، اس جماعت کے سردار اور
قائد سرید احمد مردوم تھے اور اس نظریہ کا دلیل ستر مسلم
یونیورسٹی ملی گزندہ ہے، سرید مردوم ہمیں اگرچہ نسبتی
ضرورت کو تعلیم کرتے تھے مگر دنیوی ترقی کو وہ اولیٰ دینیتے
تھے، ان کا خیال یہ تھا کہ دنیوی ترقی کی راہ سے رئی مذاہد
ملک پہنچا جائے، مردوم اپنے اس نظریہ کی دعا صحت ان الفاظ
میں کرتے تھے۔

"تفصیل ہمارے دامیں ہاتھ میں ہو گنجپل سامنے ہائی
ہاتھ میں اور لاکال اللادن محمد رسول اللہ کامن سر۔"

ایک موقع پر مردوم سرید نے اپنے اس نظریہ کی
وضاحت ان لفظوں میں کی ہے

"در اصل مقصود اس کام کا یہ ہے کہ مسلمانوں میں عموماً
اور با تخصیص اعلیٰ درج کے مسلمان خالک انوں میں پورپن
سائنسز اور لیزر پیکر کو روشن دے اور ایک ایسا فرقہ پیدا
کرے جو زر کے نسبت میں اسلام لوار از روئے فون
اور رنگ کے ہندوستانی ہوں مگر باقیارہ مدنی اور رائے و فہم
کے انگریزوں ہوں۔"

مگر وہ اپنے اس منصب میں کامیاب نہیں ہو گئے، چنانچہ
تجزیک علی گزندہ کے متعلق دلکش اور سرید مردوم کے
ذیر دست ہائی شیخ گور اکرام لکھتے ہیں "وہ مطلب علم کے
ساتھ ایمان کاں اور سچی نہیں تربیت کو ضروری کہتے تھے،
لیکن اس میں اٹھیں پورپن کامیاب نہیں ہوئی۔"

اس ہاتھی کی تفصیل بیان کرتے ہوئے یہی شیخ اکرام لکھتے
ہیں۔ "جن لوگوں نے مسجدوں کی چنائیوں پر ڈینے کو تعلیم
پائی، ان میں تو سرید، عسکر اللہ اور وقار اللہ بیٹے ہیں،

اس سیاسی انتخاب نے مسلمانوں کے اقتصادی ترقی اور
ملی و دینی تکامل کو کس طرح پالا کیا اس کی تفصیل سروبلیم
ہنزئے اپنی کتاب "توڑ انہیں مسلمان" (ہمارے ہندوستانی کی
مسلمان) میں کسی قدر بیان کی ہے، انھوں نے ایک بند
مسلمانوں کی اقتصادی زیادوں مالی اور مشکلات پر بحث کرتے
ہوئے لکھا ہے کہ۔

"حکومت نے ان کے لئے قائم اہم عہدوں کا دروازہ بند
کر دیا ہے۔ وہ سرے ایسا طریقہ تعلیم جاری کر دیا ہے جس میں
ان کی قوم کے لئے کوئی انتظام نہیں ہے تمہرے قاتیوں کی
موقعیتے ہزاروں خالک انوں کو ہونق اور اسلامی علم کے
پاس بانی تھے، بلکہ اور ہتھ کردا ہے، پورچے ان کے اوقاف کی
آمدی ہو ان کی تعلیم پر خرچ ہوتی چاہئے تھی ملکہ مصروفوں پر
خرچ ہو رہی ہے۔"

تعلیم کے سلطنت میں اس نئی حکومت کی پالیسی یہ تھی کہ
اس طرز کا تعلیمی نظام راجح کیا جائے تھے پڑھ کر ہندوستانی
ذہن، فکری طور پر بالکل انگریز بن جائیں۔

چنانچہ مسٹر افنسٹسین اپنی بادوادشت میں لکھتے ہیں۔
"میں عالمیہ نہیں تو درپر دہ پاور پویں کی جو مسلط افرانی
کروں گا، اگرچہ مجھے گورنر صاحب سے اس بارہ میں انتقال
ہے کہ مجھی امور میں امداد کرنے سے اجازہ کیا جائے گا،

جب تک ہندوستانی لوگ ہمایوں کی فلکیت نہ کریں، اب
تک ان کی تعلیم کے مفہوم ہوئے میں ذرا شہر نہیں، اگر تعلیم
سے ان کی رائیوں میں ایک تبدیلی پیدا ہو سکے کہ وہ اپنے
ذہب کو لفڑی کھینچ لیں یا ہم وہ اس سے زیادہ ایمان وار بخوبی
ریالیات ضرور بن جائیں گے۔"

ہندوستان کی ملی تاریخ سے ہو لوگ واقف ہیں وہ اچھی
طرح باتی ہیں کہ مسلمانوں کے دورِ اقتدار میں تعلیم و
قدیمیں کا قائم تر اصحاب مسلم عکاروں، امراء اور نوابیں کی
علم یہ دری، علماء نوازی اور دادو دشی پر تھا، ہر شر اور
تصدیقات میں سلطنتیں اور امراء کی جانب سے مدرسے قائم
تھے، بن کے صادرات کی تکمیل دہ داری شاہی خزانے پر
ہوتی تھی، چنانچہ اچیر، اولیٰ، ہنگاب، اگرہ، اودھ، بیکال،
بہار، دکن، بہار، ملک، تکشیر، گجرات وغیرہ میں اس قسم کی
ہزاروں درسگاہیں قائم تھیں، ان پا قاتم وہ درسگاہوں کے حافظہ
علماء، مفہوم طور پر بھی اپنے اپنے مستقرے تعلیم و تعلم کی
خدمات انجام دیا کرتے تھے، اور ان علماء کو معاش کی جانب
سے بے غرر کئے کے لئے دربار شاہی سے مد معاش کے
عوان سے چاگیریں اور دخانیں مقرر تھے۔

مسلمانوں کا یہ تکامل تعلیم سے ۱۸۵۷ء تک قائم رہا، اس
تکامل تعلیم میں عام طور پر صرف "خون، ہلافت، اقت" اصول
ذہن، مذہن، کلام، تصور، تکشیر، حدیث وغیرہ کے علموں
و فنون پر چھے پڑھائے جاتے تھے، البتہ حدیث و تکشیر کافی
ہے اسی تھا، زیادہ توجہ نہ دو اسکے لئے اصول فقہ اور پہر مذہن و فلسفہ
پر دی جاتی تھی۔

سے ۱۸۵۷ء میں جب ہندوستان سے مسلمانوں کی
حکومت کا چانچل ہو گیا، اور مسلمانوں کی بجائے سیاسی
لقدیاری انگریزوں کا پانڈت ہو گیا تو یہاں کے عام پاٹھے اور
دری، خاص مسلمان "ان الملوك لزاده حلو قبریۃ
ادسدوہا و جعلوا اعزہ ناہمہنما الذلة" کے فطری اصول کا
رجوع ملی، بن گئے۔

عبد الحق کل محمد ائمہ طرسز

کولہ ایمہ سلور میڈیس ائمہ آرڈر پلائز

شاپ نمبر این - ۹۱ - صرافہ

میٹھا درگاہی فرانش - ۷۲۵۵۴۳ -

اکھم میں بیش بہاد فیلی ہے اور آج ہو سچ اسلامی مقام کا
آج کل ہندوستان میں مسلمانوں کے ہو دینی و دنیاوی
اور اے اور تعلیم گاہیں قائم اور اپنے طور پر خدمات انجام
و سے رہی چیز وہ سب درحقیقت اُسیں دلوں نقطہ نظر کی
ترین میں اور اپنے اپنے نقطہ کے متعلق مسلمانوں کی
ملنی ورنی اور دنیاوی تحریر و ترقی میں مصروف تھیں اُب
اگر کسی ایک نقطی کو دوسرے پر تھوڑتے کی کوشش کی جائے
گی تو یہ احتلاواں اتفاق کے بجائے انتشار لوری انگلہ کی کا سبب
ہو گی، آج کل بعض حقوق کی طرف سے اسلامی درستگاہوں
کے نسب تعلیم کی اصلاح کی آواز بڑی شدود کے ساتھ بدن
کی جاری ہے اور نہ دعا دعا جاری ہے کہ دینی مدارس کے
نسب میں جدید علم کا پتہ لگایا جائے اس سلطے میں جہاں
کوئی نہیں، یمندار اور نہ اکرے کا اہتمام کیا جا رہا ہے، اپنی
جگہ ایک حقیقت ہے کہ مدارس کے نسب تعلیم میں ترمیم
کی ضرورت ہے اور ان مدارس اس حقیقت سے اجھی
طروح و اتفاق ہیں اور اپنے طور پر اس سلطے میں کوششیں ہی
کر رہے ہیں، اگر ان کو شش کروئے کاروائی میں کوئی
تبلون پیش کرتا ہے 7 الی 8 مدارس اسے فخری کے ساتھ
تبلوں کریں گے، لیکن صاحب تعلیم میں وقت اور تجھنا کا ہم
لیکر انیں ترمیم ہو اگلے مقصد قیام کے خلاف ہو جبور
مسلمین اسے کسی قیمت پر قول نہیں کر سکتے، اس لئے یہ
خواہن ملت مدارس اسلامیہ کے صاحب کے متعلق ہو جو ہی
بھی ہیں کریں وہ مدارس کے قیام کے پیش، مگر اور ان کے
قیادی مقاصد کو ساختہ رکھ کر پیش کریں، ورنہ انہوں نے ہے کہ
ملت ایک نئے انتشار کا ٹھانہ ہو جائے۔

تو اسی ہے کہ آپ اُسی کی طرح و قیادی تھامت
پسند مسلمان دی سمجھ لیں، یعنی مل کر ازاد کل ہے، امام بازہ تو
اُنھوں نے بھی شاعری اور ایک بدیہی اوب کی نہادِ اللہ،
اور آپ حیات سخنداں خارس، شعرو شاعری، مددِ س

حالِ مجھی کتابیں تصنیف کر لیں، لیکن چب روشن خیالوں
لے کاچی کی عالمگاریں عالمگاری میں تضمیں شامل کی اور جن کی
رسائی مطریب کے بخشن اساتذہ اور دنیا بھر کے علم و ادب
نکھل گئی، ملٹ نظری کوئی اور کیر کمزی کوئی روی سے نکلا
اس تکلیف ہوئے کہ کسی مہموں و فخر کے کل پر نہ ہے، بن
جائیں۔

مرہ نکھلے ہیں۔

"کسی طرف سے اسلام یا مسلمانوں یا ملی گزہ کے غافل
تو زانی ہے اسی بیک کنے والے سب سے پہلے ملی کرد
سے تھیں گے۔"

بیر کاروائی حجۃ الاسلام مولانا محمد قاسم ہاؤ فوئی تھے، اس
تھیں اُنکر کا ملک اولین و اول اعلوم دیوبند ہے، شیخ اکرام ان
و اُن طفزوں کے اختلاف کو ان الفاظ میں بیان کر رہے ہیں۔
بریوہ کا مقصود مسلمانوں کے دینی حلزلہ کو دنکھا اور
اُن باب دیوبند کی فخری ضرورت پر تھی، پھر سرید بلند
امراء کے رکن تھے اور مولانا قاسم ہاؤر کے نمائندے۔

اس فخری اور طریقہ کار پر ہم نہ دوہیں ان النلاسے
تیجہ کیا جائے۔

"اس حقیقت سے کوئی اوسنہ اور منصب انہیں انکار
نہیں کر سکتا کہ وہ اعلم دیوبند کے فضلاء نے ہندوستان کے
کوئی کوشش میں پیل کر دیں ملک اسی کے ذمہ بھی رہنماں کا
تقریب کریں تو آپ کو احسان ہو گا کہ (اگر وہ قوتی نہ دے تو انی کا
پرانا اور رکی لپڑہ نہ ہون لیں)، تو ان کی سب سے بڑی

صراف حاجی صدقی سونے کی تدبیح ددکان

صراف حاجی صدقی اینڈ برادرس

اعلیٰ زیورات بنوانے کیلئے ہائی میں تشریف لامیں

جکنڈن اسٹریٹ مسراffe بازار کراچی

ڈون نمبر: ۷۳۵۸۰۳

مفت مشورہ خاتم خلق دلایاں وہ دل رہائی

بخاری سلسلہ شفراکی کوئی گاہتھی نہیں۔ شفراکی معرفتِ اہلِ کتاب کے پاس ہے۔ پچھے کال، اپنے پتے کمروں کی کمی کو خیر برداشت میں اپنے دل رہنے والے

محکم بدھنی ایسا ہے جس کی بھائیں وہیں نہیں بلکہ اس کو اپنے دل رہنے والے دنیا کی کیلئے دلیل اور کوئی پانچ بھائیں کیلئے دلیل نہیں۔ فون رکن 680840 فون رکن 680795

پرستیم بیشیر الحدیثیہ دلایاں گلزار آف پاکستان محل غلام محمد آباد چاندی چوک فیصل آباد پورہ گاؤ 38900



سوار بھی پکن لفڑیں زمانہ خود میں سرکار انگریزی کی مدد میں دیئے تھے۔ ان کی خدمات کی وجہ سے وہ چھیٹیں خوشنودی حکام میں ان کو فی حصیں بھی افسوس ہے کہ بہت ان میں سے کم ہو گئیں مگر تمیں چھیٹیں ہوتے ہیں پچھلے چکیں ان کی نظریں حاصل ہیں درج کی گئی ہیں پر میرا بڑا بھائی خلام قادر خدمات سرکار میں صوف رہا اور جب "مقدموں" کا سرکار انگریزی فوج سے مقابلہ ہوا تو وہ سرکار انگریزی کی طرف سے لالی میں شریک تھا۔

(کتاب البرہہ الشمار مورخہ ۲۰ ستمبر ۱۸۹۷ء صفحہ ۳۴۰)

مرزا قابویانی

جب گورنمنٹ برطانیہ نے مرزا قابویانی کا انتخاب اپنی مطلب بر آری کے لئے کیا تو مرزا قابویانی نے شرت حاصل کرنے کے لئے اور عوام کی قبولی حاصل کرنے کے لئے معاشر کا روپ و حارہ۔ بھی آریہ سان سے مناکرو، بھی بھالی پاپوریوں سے مناکرو، بھی عکوں سے مناکرو، بھی دوسرے مذاہب کے لوگوں سے مناکرو، مہانتے کے اور پھر قدری بھی اور ارتقائی مراثل طے کے پکے محاذ "مفر" پھر بھوڈ، بھر مددی موجود، بھر میش سکا، بھر تج موجود، بھر تک این مردم اور بھی رسال پھریں تک کہ تمام انبیاء سے افضلیت کا دعویٰ شامل تھا۔ اسی کے ساتھ جلدی منشوی کا اعلان ہو، انگریز کا اصل مقصد تھا پونکہ دری اسور طالب و حرام کو منسوخ کرنا صرف بھی کام ہے وہ جو دی کے ذریعہ ہو سکا ہے کوئی مجہد یا محدث یا ولی دینی عکوں کو منسوخ نہیں کر سکتا۔ لہذا اب وقت آیا تھا کہ مرزا جلدی منشوی کا اعلان کرنا۔ جو مرزا قابویانی نے کیا۔

اب پھوڑ دو دوستو جلد کا خیال
دین کے لئے حرام ہے اب جگ اور لال
علماء اقبال کا مشور مقول ہے۔

"گورنمنٹ اپنے پھل سے پھانجا جائے۔"

مرزا قابویانی نے جلدی منشوی کا اعلان مسلمانوں کو انگریزوں کی غلائی میں بچنے کے لئے کیا تھا۔ اشتخارات، پھنطاؤں، لکھنپوں کی صورت میں بڑی شد و بدست جنم جلدی تشریکی اور رسال تک کیا کہ جو گورنمنٹ برطانیہ سے جگ کرتا ہے وہ بد خواہ، گھن کش، پدکار، جرایی اور ولد الزباء ہے۔ یہ تمام القباب و اور ازات مرزا قابویانی کے غلیظ لفڑیوں میں اب بھی موجود ہیں۔ اس نے بہادر تحریر کیا کہ ہمیں بیت میں یہ بات شامل ہے کہ میرا بڑوہ مرد ہو، بیت کرے گا وہ گورنمنٹ برطانیہ کا وفادار، پیاس ٹار اور خیر خواہ ہو گا۔ مرزا قابویانی نے اپنی کتاب "تبلیغ رسالت" میں ہے۔

"میں انگریز کا خود کلاسٹ پوادھوں۔"

اس پوادے نے درست ہیں کہ عالم اسلام کو کیا دا، اس کا لکھنخاک پیشی خدمت ہے۔

مرزا قابویانی استعاری ضرورت تھا۔ قابویانی نے

ابوالحسن منظور احمد شاہ آسی

(قطع نمبر)

قادیانی مکو ملتِ رسول کے عذر لیں

علامہ اقبال مرزاوم نے آج ہمیں پہنچت نہو کے خلوط کے بواب میں لکھا کہ۔

"اگری نہ صرف اسلام کے خدار ہیں بلکہ یہ ہندوستان کے بھی خدار ہیں۔"

علامہ صاحب کے خلوط میں یہ بات آج بھی موجود ہے اور یہ بھی حقیقت ہے کہ قابویانیت کی بنیادی مطلب سامراج کے مخدوات کا تحلیل کرتا ہے۔ چنانچہ مرزا قابویانی اپنے آپ کو انگریز کا "خود کا لشکر پوادا" کہتا ہے۔

۲۷۹۷ء میں جب شیر میسور نے شہید کو اپنوں کی خداری سے ٹکست ہوئی تو نہ چاہے تو آنکھ حکمت عملی میں بھاگ سکتے تھے لیکن انہوں نے نہاد و لیری بہانہ مزدی، شجاعت سے پھرے ہوئے شیر کی طرح انگریزی افواج کا مقابلہ کیا۔ سلطان کا وہ تاریخی جملہ آج بھی فلاں میں کوئی رہا ہے اور جلدیں آزادی کے لئے سُنگ میں نیشت رکھتا ہے۔ جس میں نہ پوچھ شہید نے کہا تھا۔

"شیر کی ایک دن کی زندگی کی سو سال زندگی سے بہتر ہے۔"

میدان جنگ میں انگریز کلکٹور نے سلطان کی لاش کو پکوان لایا تو روس سے یہ فرمہ مارا۔

"آج سے ہندوستان ہمارا ہے۔"

باقول علماء اقبال مرزاوم مشرق سواہی تھا جیکن نہیں جاگ رہا تھا اور یہ تاریخی حقیقت ہے کہ اگر میر جنڑ، میر صدق اور میرا خلام مرنشی (مرزا خلام احمد قابویانی کا نام) پیدا نہ ہوتے تو آج یہ صوفی کا لشکر کچھ اور ہوتا۔ اقبال مرزاوم نے کیا خوب کہا تھا۔

جنگ از بکال و صدق از دکن
نک تدم، نک دین، نک وطن
۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی کی ناکامی کے بعد، صوفی انگریز بلا شرکت فیرے قابض ہو گیا تو حرب پنڈوں نے شیخ آزادی کو رہش کے رکھل۔ علماء اور دین وار مسلمانوں کے پاک خیر نہوا ہے۔ میرا خلام مرنشی قابویانی گورنمنٹ کی نظر میں ایک ایسے خاندان سے ہوں کہ جو اس گورنمنٹ کا کوشش تھیں۔ آزادی کے پروارے علماء اور عوام کو انگریز نے خیث سے خیث میں آزادی کا خواہ آؤ تھا۔ جس کو بہادر میں کری ملی تھی لور جن کا ذکر صدر گر۔ غنی کی تاریخ ریسانہ جنگ میں ہے۔ اور ۱۸۵۷ء میں انہوں نے اپنی طلاقت سے بیوہ کر سرکار انگریزی کو مددی تھی لیکن ہپاں گھوڑے اور ہپاں

تو حق و سلام کے لگے گئے آزادی کے اس نیشنی سبق نے

سے سلسلی طبقے کیکا۔ کیا کوئی ایسا طریقہ ہے جس پر عمل کریں اور دل آخرت کے اعمال کے شوق میں لگ جائے اور گناہوں سے پناہ آسان ہو جائے؟

جواب :- اس کالیکٹ طریقہ ہے 'استحباب اور دعائے توفیق'۔

سوال :- حضرت عمر بن عبد الرحمنؓ کا قول ہے کہ رشایرِ فضایت کم ہے اور بہرہ من کی بہاد رگا ہے۔ اس سوال کے «اجواب» ہیں۔ ایک رشایرِ فضایت کم ہے اس سے کیا مراد ہے؟

جواب :- یہی کہ ہم لوگ قضاہی پر راضی نہیں۔ بہت کم لوگ ہوں گے؛ جن کو یہ «الت کبریٰ بہرہ من» ہو۔

سوال :- بہرہ من کی بہاد رگا ہے؟ اس سے کیا مراد ہے؟

یہودیوں سے تعلوں کے سطھ میں نقشبندی کی قفل میں دیا جائے اور جب اسرائیل قائم ہوا تو یہودیوں نے مراثات کی قفل میں بھی مرتزاقوں کو صد و سالاں تک اسرائیل میں آپہ نقشبندی ہوئیں کو تو نہ کافر کیا تھا بلکہ کوئی نہ تھی کہ صرف اسرائیل میں ربے کی اجازت دی جا بلکہ تبعیت کی بھی اجازت دی۔ عبادات کا، اسکول اور اپنال بانیے کی خصوصی اجازت دی۔ مرتزاقوں نے خود اخراج کیا تھا کہ عرب ممالک میں بے شک نہیں اس حرم کی اہمیت حاصل نہیں پہنچی، ایک طرف کی اہمیت حاصل ہو گئی ہے اور وہ یہ کہ میں مرکز اسرائیل میں اگر مسلمان رہنے تو وہ صرف ابھری ہیں۔ (روزنامہ الفتن، ۳۰ نومبر ۱۹۷۵ء)

(بخاری ہے)

ہرگز لوگ سے آج ٹک اپنے مقابلی آکھوں کی خواہشات کی تکمیل کے لئے ایسا یہ بھی نہیں کہ زور لکھا۔ جہاں انگریز کو حجتِ ہوئی دہلی تھا تو اسے کافر تھا۔ جس میں بھی تھا کافر تھا میں نہیں تھے جس میں میخ پر چھکتے تھے اسے کافر تھا۔

جب پہلی بیکٹیکم میں ترکوں کو کلست ہوئی، بندار پک نگران ہو گیا تو کافر تھا میں اس پر جس قحط میں تکمیل ہوئی تو اسے کافر تھا۔ (منعِ تحقیقاتی ریورٹ میں ۲۰۸-۲۰۹ء)

درستی بھکر پر ہمسیخ نے کہا۔

"ہمیں کافر تھیں میں اسلامی تھا اور اگر بھارت کے ساتھ تو ہیں آئیں متابلوں و موائزہ کیا۔"

(تحقیقاتی ریورٹ میں ۸۰۶-۸۰۷ء)

علم اسلام کے پڑتائیں دھنس اسرائیل کے قدم میں کافر تھےوں کی خدمات کی سے پوشیدہ نہیں۔ کافر تھےوں بیانات کے درسے ظیف مرتزاقوں علیہ حمود اور رسول اے زمانہ تھا کافر تھے مبلغ جہاں الدین حش کا کردار اگر من افسوس ہے۔ ۱۹۴۸ء میں کافر تھے مبلغ جہاں الدین حش کو کھاہر مبلغ نہ کھیا کیا۔ جب اس کی خوبی سرگرمیوں کا علم ہوا تو انہوں نے اس کو لٹکانے لگائے کاپڑ کرام ہلاک یعنی دفعہ کافر تھا۔ اُخڑی شای خلوات نے اسے ملک پر کردی۔ یہ وہی سے قلعہنی چاہی ۱۹۴۸ء تا ۱۹۷۲ء تک بیانوی مظہرات کے لئے کام کرتا رہا۔ جب بہلولی خلوات کے قام کا صوبہ بیانوی مبلغ مرتزاقوں نے بھی اس میں اگرچہ کام بھایا تھا اور ندو ۱۹۷۲ء میں قلعہنی قیام کیا اور ایک لا تھج عمل مغرب کرنے میں مدد دی۔ کافر تھےوں کے تیز طرار اور نہادت پھاٹک اپنے بھتی جتوں نے بھلیکی کا روپ دھارا ہوا تھا مثلاً اللہ وہ بہلولی عربی پڑھدی تو اور احمد (محمد سلی پڑھدی) شیخ شریف احمد (بونچنڈ سال) تھی اسرائیل سے رجڑا ہو کر آیا۔ میر دشید پٹلائی اور آجھماقی ظفر اللہ خان وغیرہ بھی یہی لوگوں کے غلاف صورت کار رہے۔ مرتزاقوں نے ۱۹۷۳ء میں "جیک جیڈ" کے ہم سے انی تحریک کی داعیٰ تھیں؛ الی۔ اپنے صونیں سے فلیرہ قم کا حوالہ کیا۔ یہ صیری کے باہر دیگر ممالک سے ہو چندہ وصول ہوا اُن میں سب سے زیادہ چندہ قلعہنی کی کافر تھےوں بیانات سے ملا۔ ظاہر ہے کہ ہودی یو دنیا پر سماں کے لئے اس سے چھائے ہوئے ہیں اُنہوں نے تکریبات سے دل کھول کر تعلوں کیا۔ یہ کافر تھےوں کا مسئلہ

لهم آپ کے سامنے

ایتہ امام احمد بن حببل رحمۃ اللہ علیہ سے کرتے ہیں۔ کہا یہ ہے کہ ان عقائد کی ابتداء ان سے اولی ہے۔ اس کے بعد امام احمد تیسرا ہے ابتداء قسم سیست قائم سلف صالحین ان کے پڑھک کے قوتی کی روزیں آتے ہیں، خدا رحمہ وحابیت فریادیں کہ یہ فرقہ مسلمان ہے یا کافر؟

وہ سوال یہ ہے کہ سب سے ایک ہاؤں چان اسی فرقہ سے تعلق رکھتے تھے۔ اب وہ کراچی ہی میں وفات پا کر دیں موفون ہو چکے ہیں۔ ہمارا بروت اسیں ایصال ٹو اب اور ان کے لئے دعائے مغفرت کرنے کو تھی چاہتا ہے، مگر ان کے عقائد کی وجہ سے میں جنکا ہوں کہ خدا غفرانی پر فرقہ مسلمان ہی نہ ہو۔

جواب :- یہ فرقہ خارجیوں کے مثابہ ہے کہ قائم اکابر اللہ سنت کو (جسی کہ امام احمد بن حببل کو بھی) کافر شرک سمجھاتے ہیں اور ان کے عقائد کا مقابلہ سلف صالحین سے پہلے بھی اکابر کا مقابلہ کیا ہے۔ ملائم کی کلموں میں بھی اکابر کا مقابلہ کیا ہے کہ یہ فرقہ قائم سلف صالحین کو گرفتہ کرتا ہو اس کو گرفتہ قرار دیا جائے کا اور جو ان سے کافر قرار دیا ہو اس کو کافر قرار دیا جائے گا۔ بہر حال ان کو کافر قرار دیتے میں قاصیاٹ کی جائے، مگر ان کی گرامی میں تک شیخ میں، آپ اس طرح دمایا کریں کہ اگر مسلمان تھا تو ایش تعالیٰ اس کی مغفرت فرمائیں۔

سوال :- انسان اللہ تعالیٰ کی توفیق کے بغیر کنہوں ساتھ پر تم بٹ ترتیب لے گے۔ جمل تب لے دو۔ قاریانہت پر ایساں عام سے نظاہ طلب فرمایا۔

مدرس

مدرس نے مشود پری ہیئت سجد میں سے رجیب کو بدھ مقرر بنانے والانام گھر یا میں صاحب نے تحفہ شرم نبوت پر پیسیرت اقوۃ نظاہ طلب فرمایا۔

حیدر آباد و سکندر آباد

اور سارے تھر کو تاب و مذاہیتی جمود حسن صاحب باندھ شری نے حیدر آباد اور سکندر آباد کو وہ کر کے ایل مارن

نہایہن گنجائیں مخصوص ارض

گیلانہل مکھس کے فٹک، کھیڑک طیک جیسے مقامات میں رہنے والے، گنجائیں تھک کرنے، اپنے کو سہنے اپنے گھر، ہجوم، خداگرت، بیانے، اسکی مغلی مود کرنے، پورے کلکنی بکاندہ میں اسکے وکیلیں بھائی، پڑھنے، بیکاری، موسی کو کھوئی، اگری، بھرپوری جوں نہیں کیں تھے، کھنڈ کار، زندگی رہنے والے مسکن میں کیں تھے، اس کا انتہا، وہ بھی نہیں تھا جوں کو اس طور پر مذکور ہے، جس کے مصادی

1994ء میں اس کے وکیلیں میں مذکور ہے، اس کے مصادی

1994ء میں اس کے وکیلیں میں مذکور ہے، اس کے مصادی

1994ء میں اس کے وکیلیں میں مذکور ہے، اس کے مصادی

1994ء میں اس کے وکیلیں میں مذکور ہے، اس کے مصادی

1994ء میں اس کے وکیلیں میں مذکور ہے، اس کے مصادی

چھٹے دن بھجے قبڑیں

بھچنے والی مکھس کے فٹک، کھیڑک طیک جیسے مقامات میں رہنے والے، گنجائیں تھک کرنے، اپنے کو سہنے اپنے گھر، ہجوم، خداگرت، بیانے، اسکی مغلی مود کرنے، پورے کلکنی بکاندہ میں اسکے وکیلیں بھائی، پڑھنے، بیکاری، موسی کو کھوئی، اگری، بھرپوری جوں نہیں کیں تھے، اس کا انتہا، وہ بھی نہیں تھا جوں کو اس طور پر مذکور ہے، جس کے مصادی

1994ء میں اس کے وکیلیں میں مذکور ہے، اس کے مصادی

1994ء میں اس کے وکیلیں میں مذکور ہے، اس کے مصادی

1994ء میں اس کے وکیلیں میں مذکور ہے، اس کے مصادی

1994ء میں اس کے وکیلیں میں مذکور ہے، اس کے مصادی

1994ء میں اس کے وکیلیں میں مذکور ہے، اس کے مصادی

لہوں تھر 680800

کو قوت قلادیا نیت کی سرگرمی کی طرف متوجہ فرمایا۔

کیرالہ کا اجتماع

- چہرے پر چڑی توپے ساخت اس کی زبان سے ہے کل کل گیا۔
- جب آپ زندہ سلامت ہیں تو آپ کے بعد ہر ایک سمجھت آسان ہے۔
- حضرت علیؑ (علیہ مبارکہ میں سے) وہ ہیں جنہوں نے اپنے باب کو اس سے لوپی کے بااث ہو حضور ﷺ کی نسبت اس سے صدر ہوئی تھی، قتل کر کے اس کا امر حضور اکرم ﷺ کے سامنے پیش کیا تھا۔
- مسلمانوں کے لئے محبت رسول ﷺ ایمان، اسلام کا معیار ہے۔ محبت رسول ﷺ کی خاطر ہمارے والدین ہماری اولاد ہماری جان و عمل ہماری عزت و عصت ہماری سلطنتیں ہماری حکومتیں قیان ہو سکیں تو، ہماری سعادت ہوگی۔
- حضرت اکرم ﷺ ہر اعتبار سے معموض محبت ہیں۔
- آپ ﷺ اللہ کے محبوب ہیں اور اللہ تعالیٰ کل نبی نوع انسان کا الہ ہے۔ اللہ مروفا کا انتساب ہے کہ اپنے اللہ کے محبوب سے محبت ہو اور اسے معموض محبت ہائیں۔ جدیاتی نقطہ نظر سے بھی آپ ﷺ معموض محبت ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ حسن سے محبت کرنا نظرت انسان خاص ہے اور آپ ﷺ صورت ویرت ہر کلائل سے بیکر حسن تھے۔
- محبت رسول ﷺ کی حقیقت فابیعونی (ابہ ابان) کو مضر ہے۔ مسلمان: جب تک اس راز سے آشنا یعنی صاحب اسرار رہے، انہوں نے آپ ﷺ کا بیان دینا کو پنچائے کا کام جاری و ساری رکھا اور ہر گوش حیات میں اتوام عالم کی رہنمائی کی۔ حقیقت تھی ہے کہ آپ ﷺ کے لہجے کے لہجے کامل کے بغیر محبت رسول ﷺ کا قابل اعتبار ہے۔
- یاد رکھیں محبت ہی اوب و تقدیر سکھائی ہے۔ محبت و ابان و اخاعت پر آلوہ کرتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی محبت کی نمائی یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے طریقے پر اس طرح عمل کیا جائے جیسا کہ آپ ﷺ نے فرمایا۔
- "جس نے میری منت سے محبت رکھی اس نے مجھے محبت کا حق ادا کر دیا اور جس کو مجھے سے محبت ہو گئی وہ میرے ساتھ جنت میں جائے گا۔"
- آپ ﷺ کی اصل محبت یہی ہے کہ ہم آپ ﷺ کی ہر لوا کو محبوب بنا لیں۔
- آپ ﷺ کے ہائے ہوئے طرزِ زندگی کو انتیار کریں۔ اپنی قلبی تحریکوں اور ذاتی منافع پر آپ ﷺ کے احکام کو تنقیج دیں۔
- جو شخص محبت کا دعویٰ کرتا ہے مگر محبوب کے احکامی اخاعت نہیں کرتا اس کے اطوار و اوضاع کو پسند نہیں کرتا اور اس کی بیرت و منت کی خلاف ورزی کرتا ہے، وہ شخص اپنے دعویٰ میں کیسے صارق سمجھا جاسکتا ہے۔

لبقہ آزادی کفیر کے خلاف

- سے خارج پائیسی پر اثر انداز ہوتے رہے ہیں اور ہو رہے ہیں۔ اس اثر پیشگوئی و رُک میں پکھ سیاہی مخفیات بھی شامل ہیں جن پر گمراہ نظر رکھنے کی ضرورت ہے۔ قوی سلامتی کے ذمہ دار اور اسے اپنے پر بھی خود کریں کہ پاکستان میں بڑھتی ہوئی سالانی اور فرقہ وار ان کشیدگی کے پیچے کون ہو سکتا ہے؟ کیا کوئی شید کی سمجھیا کوئی سن کسی لام پاڑے پر حلہ کر سکتا ہے؟ نہیں ایک کام کسی تیرے کا ہے جو دونوں کو لوا کر اپنے کام میں مصروف ہے۔ میں قاریانوں کے خلاف بلا ہواز انتقامی کاروائیوں کی نہیں یہ وہ کسی اور سیاست میں موجود ان کے انہم کل پرزوں پر نظر رکھنے کی بات کر رہا ہوں۔ قیام پاکستان سے انہیں نوابزادہ نصر اللہ خان کا تعلق میں جلاں اخراج سے تھا جس نے یہ موجودوں اور قاریانوں کی سازشیں بنے قباب کریں کیونکہ نوابزادہ نصر اللہ خان "اوزاری انداز" میں مسئلہ کشمیر اور پاکستان کی سلامتی کے حوالے سے یہ موجودوں اور قاریانوں کی سازشیں بنے قباب کریں کیونکہ نوابزادہ نصر اللہ خان کے معلوم ہے۔ **دیکھنی بہرہ دہنماہ پاکستان لا ہوں**

لبقہ محبت رسولؐ

- جا سکتا ہے کہ قریش کا نامور سورہ مائدہ قیمت تجزی سے رسول اللہ ﷺ پر جملہ آور ہوا۔ ام مادرانے دیکھا تو اپنے پیوں کے سامنے آنحضرت ﷺ کے واقعات "صحابہ" اور اہل بیت کی علیکت کی داستانیں اور قرآن کریم میں آمہ اصلاحی قسمے بار بار سانکے جاتے رہیں۔ مگر وہ شروع سے یہ ان دینی چیزوں سے آشنا رہیں۔
- وہ خدمی جھوٹے اور وابیات قصور کیانوں کے بجائے دلوں میں حلال و حرام کی تیز اور چشم سے اور نے کاپنے پیدا کیا جائے اور شیطانی کاموں کی نظرت دل میں بخادی جائے اور اللہ تعالیٰ کا ناٹف دل میں جا گزیں کرو جائے۔
- وہ خدمی جھوٹے اور وابیات قصور کیانوں کے بجائے غرورہ احمد میں ایک صحابی خاتون کے شوہر بھائی اور بنی شہید ہو گئے۔ وہ مدینہ سے انکل کریمہ بن جنک میں آمیں تو ان سے کہا گیا کہ تمہارے خلوند، تمہارا بھائی اور تمہارا اپنا شہید ہو چکے ہیں۔ اس نے ان سب کی شہادت کی خبر سن کر پوچھا کہ نبی کریم ﷺ کیسے ہیں؟ لوگوں نے کہا امداد وہ زندہ سلامت موجود ہیں۔ اس نے کہا مجھے لے جا کر کھاؤ۔ وہ لوگ آنحضرت ﷺ کے پاس لے گئے۔ جب اس کی نظر رسول اکرم ﷺ کے مبارک
- کر کے نماز پڑھو آئیں۔
- وہ شور آنے کے بعد پیچے کا اسراںگ کر دیں۔
- بلوغ کے قریب ۱۳ مہماں کی عمریں خاص گرانی کریں کہ پیوں اور پیوں میں بخشی جذبات بخراکانے والی چیزوں نے

لبقہ پکوں کی تربیت

- اسلام پکوں کی تربیت اور نگهداری کے سلسلہ میں جن پاکیزہ طریقوں کی بدابت دنیا ہے اور ان کا خلاصہ درج ذیل ہے۔
- اہ بہ پچ پیدا ہو تو اس کے دائیں کلین میں اذان اور بائیں کلین میں اہامت کی جائے گاکہ وہ بعد میں شیطانی اڑات سے محفوظ رہے۔
- پیدا کش کے بعد کسی صاحب خیر اور نیک شخص سے تختیب کرائیں یعنی سمجھو بیا کوئی ملٹی چیزان سے چو اکر پیچے کو دیں۔
- ساتویں دن حقیقت کیا جائے اور سر کے بال موڑ کر اس کے بدقدر چاندی صدقہ کریں۔
- اچھا اور بہتر کہ نام رکھا جائے گاکہ وہ نیک فال ہو۔
- جب وہ بوئے کے قابل ہو تو اسے سب سے پہلے کل لا الہ الا اللہ سکھائیں۔
- عقل و شعور پوری طرح آئے سے پہلے ہی سے پیوں کے دلوں میں حلال و حرام کی تیز اور چشم سے اور نے کاپنے پیدا کیا جائے اور شیطانی کاموں کی نظرت دل میں بخادی جائے اور اللہ تعالیٰ کا ناٹف دل میں جا گزیں کرو جائے۔
- وہ خدمی جھوٹے اور وابیات قصور کیانوں کے بجائے غرورہ احمد میں ایک صحابی خاتون کے شوہر بھائی اور بنی شہید ہو گئے۔ وہ مدینہ سے انکل کریمہ بن جنک میں آمیں تو ان سے کہا گیا کہ تمہارے خلوند، تمہارا بھائی اور تمہارا اپنا شہید ہو چکے ہیں۔ اس نے ان سب کی شہادت کی خبر سن کر پوچھا کہ نبی کریم ﷺ کیسے ہیں؟ لوگوں نے کہا امداد وہ زندہ سلامت موجود ہیں۔ اس نے کہا مجھے لے جا کر کھاؤ۔ وہ لوگ آنحضرت ﷺ کے پاس لے گئے۔ جب اس کی نظر رسول اکرم ﷺ کے مبارک
- کر کے نماز پڑھو آئیں۔
- بلوغ کے قریب ۱۳ مہماں کی عمریں خاص گرانی کریں کہ پیوں اور پیوں میں بخشی جذبات بخراکانے والی چیزوں نے

عالی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی "دار المبلغین" کے زیر انتظام

پندرہ روزہ سالانہ "روقاویانیت کورس"

۱۵ ربیعان تا ۳ شعبان ۱۴۲۷ھ بريطانیہ جنوری تا اگر جنوری ۱۹۹۵ء

یقیناً مدرسہ دفتر عالی مجلس تحفظ ختم نبوت مسلم کاونٹی صدقی آباد (روہ) ضلع جنگ

- عالی مجلس کی مجلس عمومی نے اس سال فیصلہ کیا کہ سالانہ "روقاویانیت کورس" "صدقی آباد (روہ)" میں ہو گکر اس کورس میں ممتاز علماء کرام، مناظرِ اسلام اور کار حضرات پیغامبر گے۔
- اس کورس میں شریک حضرات کوہاٹ، خواجہ، کمپلی چسل کے علاوہ عالی مجلس کی کتب کا منتخب سیٹ اور زیرِ حمد روپیہ نقد و طیف دریافت کرے گا۔
- کورس میں شرکت کے لئے علماء، خطباء، دینی مدارس کے مسلم چارم سے پورے طلباء، انڈر میزک یا اس سے اوپر کے اسکولوں و کالجوں کے اسٹوڈنٹس، سرکاری و غیر سرکاری ملازمین اور بعدید تعلیم یافتہ حضرات درخواستیں بھجواسکتے ہیں۔
- ہر روز چار وقت کلاس لگائیں گی۔ ۱۔ صبح کی نماز کے بعد ایک گھنٹہ۔ ۲۔ آنھے بجے سے ساڑھے گیارہ بجے دن۔ ۳۔ بعد از ظهر تا عصر۔ ۴۔ مغرب یا عشاء کے بعد دو گھنٹے (گویا ہر روز نو سے دس گھنٹے تک تعلیم ہو گی)۔ جسمانی روزش و تعلیم و قاعع عصر تا مغرب علاوہ ازیں ہو گی۔
- اس کورس میں شریک ہونے والے حضرات کو دلائل و برائیں سے پندرہ روز میں اتنا مسئلے کریا جائے گا کہ وہ پڑھنے پڑتے ختم نبوت کا ذکر ملنے والے ثابت ہوں گے۔
- عالی مجلس کے اس تاریخ ساز فیصلہ پر عملدرآمد کرنا ہر مسلمان، تمام مقامی جماعتیں، مبلغین حضرات و ارکین شوریٰ و ارکین مجلس عمومی کا فرض اولین ہے۔
- دینی مدارس کے مضموم حضرات و شیعہ حدیث سے بھی درخواست ہے کہ وہ اس مضم میں عالی مجلس کی سرسری فراہیں۔
- تمام رفقاء آج سے بخت شروع کریں۔ رفقاء کو اس غنیمت موقع سے فائدہ حاصل کرنے کے لئے چار کریں۔ ان کی فرشتے بنائیں اور سادہ کفتہ پر جملہ کو اکٹ کے ساتھ ان کی درخواستیں ذیل کے پتے پر ملک بھجوائیں۔
- موسم کے مطابق ستر ہمراہ اتنا لازمی ہے۔

الدائی :- عزیز الرحمن جalandhri، مرکزی ناظم اعلیٰ عالی مجلس تحفظ ختم نبوت
مرکزی دفتر، حضوری بالغ روڈ ملک پاکستان۔ فون نمبر ۰۰۹۷۸